علم الجفر

خدا کا علم ذاتی ہے اور جس طرح اس کی ذات شک و شبہ سے بالاتر ہے اسی طرح اس کا پاک کلام بھی شک اور شبہ اور نقصان اور غلطی سے بالاتر ہے علم جفر بے شک خاص اہل اللہ کا علم ہے مگر یہ منزل من اللہ ہے میں اسے ماننے کو تیار نہیں ہوں اور جہاں تک میں اپنی تحقیق میں پہنچا ہوں۔ یہ سب علم ریاضی کا ایک شعبہ ہے میں یہ بات ماننے کو تیار نہیں کہ مستحصلہ سے جو جواب برآمد ہو وہ ارشاد خدائے علیم ہے جس میں شک و شبہ نہیں اور جو شک و شبہ کرے وہ اسلام سے خارج ہے جو قرآن کا منزل من اللہ ہونے سے انکار کرے وہ کافر ہے۔ ہاں یہ ایک دنیوی علوم میں سے ہے جس طرح علم رمل اور علم نجوم وغیرہ ہیں۔ ہاں اس بات سے انکار نہیں کہ علم جفر دیگر علوم مروجہ سے بالاتر ہے اس کے دو حصے ہیں حصہ آثار اور حصہ اخبار کا نام مستحصلہ ہے اور آثار کا نام عملیات ہیں۔ شفق صاحب نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ مستحصلہ کے حل میں صرف کر دیا مگر حقیقی بات ہاتھ نہ آئی ایک قاعدہ سے جواب نکل آیا۔ مگر جب دوسری مرتبہ کیا جواب گویا نہ ہو اگلا حصہ آثار میں ایسے عمل ضرور ہاتھ آئے جو فیصدی ننانوے باثر تھے اور ہیں منجملہ ازاں لوح تسخیر کا عمل بھی ہاتھ آیا جو کبھی بے اثر نہیں ہوتا بعض اصحاب ایسے ہیں کہ جنھوں نے لوح تسخیر منگائی اور فائدہ نہ ہوا اس میں میرا بھی قصور ہو سکتا ہے اور آپ کی نظر بھی نہ پہنچی لوح تسخیر کبھی بے اثر نہیں ہوتی اس لیے کہ یہ وہ عمل ہے جو قرآن پاک سے اخذ کیا جاتا ہے دعوے کرنا تو انسان کو زیب نہیں لیکن اس سال جس قدر میں محنت کر رہا ہوں اتنی محنت کبھی نہیں کی۔ عمر کا حال خدا کو معلوم ہے کہ کب تک کی ہے اور کب ختم ہوگی مگر اپنی حالت کا اندازہ کرتے ہوئے مجھے صبح و شام کی امید نہیں اگر میں اس سال کی لوح تسخیر تیار کرنے تک زندہ بھی رہا اور آئندہ سال تک بھی زندہ رہا تو اس کے کہے میں مجھے باک نہیں کہ ایسی محنت زندگی بھر نہیں کر سکتا آپ اس سال کی لوح تسخیر ضرور منگائیے میں علم جفر کا بیان کر رہا تھا درمیان میں قصہ لوح تسخیر کا آگیا علم آثار کا ایک عمل لکھ رہا ہوں یہ لوح تسخیر کا مکمل عمل تو نہیں مگر لوح تسخیر کے عمل کا ایک حصہ ضرور ہے قرآن پاک پارہ پندرہ قریب ختم سورۃ بنی اسرائیل کی یہ آیت پڑھو۔ قل ادعو

سے اسماء الحسنیٰ تک ترجمہ کہہ دیجئے (اے پیغمبر پکارو اللہ کو الرحمن کہہ کر بلاؤ اسماء حسنیٰ کے ساتھ) اس آیت پاک سے دعا کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ اسماء حسنیٰ کے وسیلہ اور واسطے سے اُس سے دعا کرو (۔یقینا قبول ہوگی) اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ اسماء حسنیٰ کون سے ہیں تو اس کے واسطے آپ پارہ ۲۸ سورۃ حشر کے آخر میں یہ پاؤ گے اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اس کے اسماء حسنیٰ یہ ہیں اللہ خالق باری مصور یا رحمن اوپر کی آیات میں چند نام اور ہیں۔ مگر خدائے پاک نے ان چاروں ناموں کے ساتھ اسمائے حسنیٰ فرمایا ہے۔ اور سورۃ اسرائیل میں فرمایا گیا ہے کہ خدا سے دعا کرو اسمائے حسنیٰ کے وسیلے سے اب معلوم کرو کہ ابجد ۲۸ حرفوں میں ۱۸ حروف توامیہ ہیں یعنی ہم شکل اور وہ یہ ہیں ب۔ ت۔ ث۔ ج۔ ح۔ خ۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ غ۔ ان اٹھارہ حروف کے اعداد قمری ۵۶۵۳ ہیں اور ان کا مثلث خالی البطن ہے۔

یہ عمل خاص اثرات اور کامیابی کی قدرتی ضمانت اپنے بطن میں سموئے ہوئے ہے بشرطیکہ کرنے والا بھی ہو آج دنیا اس قدر نازک تعلق سے بھری ہوئی ہے کہ شاید کوئی تحمل کر ہی نہیں سکتا میدانی سپاہی تو مل سکتے ہیں مگر روحانی سپاہی نظر نہیں آتے اور اس عمل میں روحانی سپاہیوں کی ضرورت ہے یہ عمل مقبول طرفین ہے یعنی دنیا بھی ہاتھ آئے اور دین بھی اس عمل کا کرنے والا دنیا کا امیر بھی بن جائے گا۔ اور جنت کا ایک معزز مہمان ہوگا۔ لیکن ضرورت ہے روحانی سپاہی کی حضرت علی کرم اللہ فرماتے ہیں و من طلب العلی صعر اللیالی۔ یعنی جو بلندی مرتبہ کا طالب ہے اس سے کہہ دو کہ راتوں کو جاگا کرے۔ آپ بھی ہمت باندھیں اور خدا کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے اس عمل کو کریں انشاء اللہ تعالیٰ زندگی بھر آرام سے گزرے گی اور یہ دین بھی پاک ہوگا میں بڑی وضاحت سے طریق عمل بیان کرتا ہوں مگر بہت لوگ اپنے دلوں سے سوال نکال کر خواہ مخواہ الجھن میں پڑ جاتے ہیں میں سب ترکیب لکھے دیتا ہوں کوئی صاحب اس عمل کے متعلق اب کوئی سوال نہ کریں اور نہ یہ مطالبہ کریں کہ میں بنا کر روانہ کروں ہاں اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے یا مجھ سے کہیں غلطی ہوگئی تو اسے معلوم کرسکتے ہیں اب معلوم کرو کہ یہ مثلث اسی طرح نقل کرلیں اور درمیان کے خانہ خالی میں صرف اتنی عبارت لکھیں۔ ناستجنالہ نجیناہ من الغم یہ آیت دعائے یونس کے آخر میں ہے اور اسمائے حسنیٰ کو اس طرح پڑھیئے یا اللہ یا

خالق یا باری یا مصور یا رحمن استجب انک لا تخلف ←

۱۳۱۳	۳۷۶۹	۳۷۱
۳۲۹۸		۲۳۵۵
۹۳۷	۱۸۸۳	۲۸۲۷

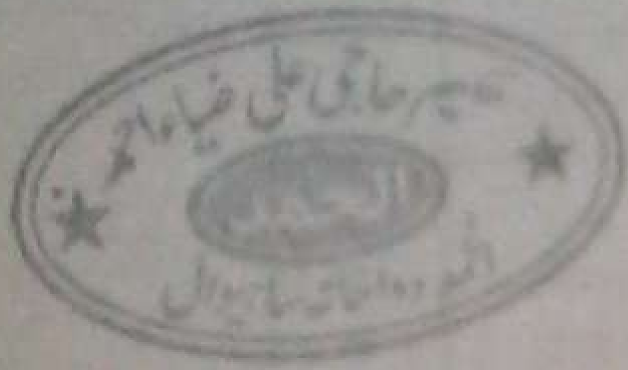


اب پڑھنے کی ترکیب معلوم کرو یہ عمل جلالی ہے بہت نگہداشت کی ضرورت ہے اگر آپ سے کوئی غلطی ہو جائے گی تو کوئی نقصان روحانی یا جسمانی تو نہیں پہنچے گا ہاں کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ ترک حیوانات کریں یعنی چالیس دن تک گوشت یا گوشت سے پیدا ہونیوالی شے نہ کھائیں جیسے دودھ دہی گھی وغیرہ یہ نقش روزانہ چالیس لکھا کریں ہر نقش پر چالیس مرتبہ اسمائے اعظم پڑھا کریں (یا اللہ یا رحمن) تک روزانہ لکھے ہوئے نقوش کی گولیاں بنا کر آٹے میں لپیٹ کر دریا۔ نہر۔ تالاب۔ یعنی ایسے پانی میں جس میں مچھلیاں ہوں ڈال دیا کریں روزانہ گولیاں پانی میں ڈالنا شرط نہیں ہے چند دنوں کی جمع کر کے بھی پانی میں ڈال سکتے ہیں مگر یہ احتیاط کریں کہ کوئی گولی گم نہ ہو جائے اگر کوئی گولی گم ہو جائے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ عمل میں کہیں غلطی ہوئی جو صاحب اس محنت کو برداشت کریں وہ کریں حضور علیہ السلام رات رات بھر کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ مقدس پاؤں پر ورم آگیا تھا جس کے معاملہ میں سورۃ مزمل شریف نازل ہوئی۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ روزانہ رات میں پانچ سو رکعتیں نفل کی پڑھا کرتے تھے حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سالہاسال تمام رات جاگتے رہے کہ جو کچھ ملا ہے محنت سے ہی ملا ہے آپ بھی محنت کریں دنیا کے پیسے بے محنت کے ہاتھ نہیں آتے پھر خدا کی رحمت کے خزانے ایسے ہاتھ آجائیں۔ یہ غلط ہے مجھے کوئی فائدہ نہیں کہ میں خواہ مخواہ آپ سے محنت کراؤں۔ میں اپنی تحقیق میں وہ ہی عمل لکھتا ہوں جو میرے نزدیک صحیح ہیں باقی قبولیت اور عدم قبولیت خدا کے اختیار میں ہے مگر اتنا میرا یقین ہے کہ خدائے پاک محنت کرنے والے کی مزدوری دیتا ہے اور محنت سے زیادہ دیتا ہے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ بارک اللہ لنا و لکم

علم الجفر

نور اور ظلمت دونوں ہی کار آمد عنصر ہیں اور ایک دوسرے کا مظاہرہ ہیں اگر ظلمت نہ ہوتی تو نور کی قدر نہ ہوتی اسی طرح اگر نور نہ ہوتا تو ظلمت کی شناخت نہ ہوتی تاہم نور کو ظلمت پر فوقیت ضرور ہے مگر عملیات کا تعلق بڑی حد تک ظلمت پر ہے۔ عملیات کا تعلق دل سے ہے اور دل جسمانی طریق پر ظلمت اور پوشیدگی میں سے ہے اسی وجہ سے ابجد کے اٹھائیس حرفوں میں پندرہ حروف ظلمت اور پوشیدگی میں ہیں اسی بنیاد پر ابجد کے اٹھائیس حرفوں میں سے پندرہ حروف ظلمت کر دیئے گئے ہیں باقی تیرہ حرف نورانی ہیں مستحصلہ بذاتہ پوشیدہ ہے اس لیے اس کا تعلق زیادہ تر حروف ظلمانی سے ہے حروف ظلمانی اسکے اعداد قمری ۵۴۵۴ ہیں یہ ہیں۔ ب۔ ج۔ ز۔ ی۔ ن۔ ف۔ ق۔ ث۔ ت۔ ش۔ خ۔ ذ۔ ض۔ ظ۔ غ۔ بعض اصحاب حرف یا (ی) کے نقطہ اڑا کر اس کو حروف نورانی میں شامل کر دیتے ہیں اس طرح دونوں کی تعداد چودہ ہو جاتی ہے۔ مگر حرف یا کے نقطہ اڑا دینا۔ یہ خود خلاف عقل ہے اس سے جفر نے مستحصلہ بھی حل کیا ہے جو میری سمجھ سے باہر ہے۔ اور اگر بقدر علم لکھوں بھی تو پھر ان اصحاب کے جواب کون دے جن کو مستحصلہ کا شوق ہو اور میرا لکھنا سمجھ میں نہ آئے تو وہ مجھ سے دریافت کریں۔ ایسے عمل اور ایسی باتیں جن میں دریافت کرنے کی ضرورت رہے میں اب رسالہ میں درج نہیں کروں گا حروف نورانی جو اوپر درج کر چکا اپنی تاثیر میں مکمل ہیں۔ ان حروف کا اثر عمل پر کم و بیش ضروری ہوتا ہے تانبے یا چاندی کا ایک مربع پترہ لو اور اپنے نام کے حرف۔ نورانی حروف میں ملا دو اس طرح کہ ایک حرف نورانی اس کے برابر اپنے نام کا پھر دوسرا حرف نورانی اور اپنے نام کا دوسرا حرف اسی طرح آخر تک ملا دو۔ اگر آپ کے نام میں حروف کم ہیں تو اپنے نام کے حروف اول سے پھر پلٹ لو یہاں تک کہ پندرہ حروف نوانی ختم ہو جائیں اگر نام میں پندرہ سے زیادہ حرف ہیں تو حروف نورانی کو اول سے پلٹ لو' اب ان حرف کو تانبے کا یا چاندی کی تختی مربع پر کندہ کرلو۔ لوہے کی باریک والی نوک سے خود سب حروف ذرا گہرے کندہ کرلو۔ یا کسی سے کندہ کرالو اور اس تختی کی دوسری طرف پر مربع کندہ کرلو۔ اب اس پترہ کو سرخ رنگ کے ریشمی کپڑے میں سی کر اپنے پاس رکھو۔ اور

آپ روزانہ اسم اعظم یا ناصر ۳۵۲ (تین سو باون) مرتبہ پڑھا کریں کوئی وقت خاص مقرر نہیں ہے نہ کوئی پرہیز ہے۔ اکیس دن میں اس کا خاص فائدہ معلوم ہو گا اور آپ اس سے بہت کچھ فائدہ حاصل کریں گے۔ اگر چالیس دن پورے یہ عمل کرلیں تو پھر آپ کو فائدہ بھی مکمل ہو گا۔ بعد کو عمل پڑھنا ختم کر دیں لیکن تعویذ آپ کے پاس رہے یہ عمل آسان ہے۔ لیکن تاثیر میں ڈوبا ہوا ہے۔



۲۰۷	۲۱۰	۲۱۳	۲۰۰
۲۱۲	۲۰۱	۲۰۶	۲۱۱
۲۰۲	۲۱۵	۲۰۸	۲۰۵
۲۰۹	۲۰۴	۲۰۳	۲۱۴

فتحنامہ

لاہور کے ایک صاحب یہ عمل فتحنامہ کے نام سے دس روپے میں فروخت کرتے تھے اور صرف اس نقش کی وجہ سے ان کو اس قدر آمدنی تھی کہ کئی نوکر تھے اور ان کے پاس کار تھی اور شاندار عمارت میں رہتے تھے مجھے یہ نقش معلوم تھا اور ۱۹۳۸ء کے رسالہ میں شائع کیا تھا کئی اصحاب کو اس سے فائدہ پہنچا اور کئی اصحاب کو فائدہ نہ پہنچا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ صحیح نہ کرپائے ایک مشہور مگر صحیح قول ہے کہ نقل را ہم عقل باید یعنی نقل کرنے کے واسطے بھی علم اور عقل کی ضرورت ہے جن اصحاب کو علم عملیات اور قوانین نقش معلوم ہیں وہ تو کرسکتے ہیں مگر جن اصحاب کو اس علم سے تعلق نہیں ہے وہ غلطی کر جاتے ہیں اور اس سے عمل میں فرق آجاتا ہے میں اس قسم کے عمل رسالے میں شائع نہیں کرتا ہوں کئی دوست تو مجھے لکھ دیتے ہیں کہ آپ تیار کر کے روانہ کردیں کئی اصحاب مکمل کر کے روانہ کر دیتے ہیں کہ اس کی جانچ کرلیجئے کہ صحیح ہے یا غلط لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ عمل لکھنے سے جانچ کرنا مشکل ہے جو صاحب کرسکتے ہوں وہ کریں مجھے نہ لکھیں میں بنا کر روانہ نہیں کروں گا اور نہ میں جانچ کرسکوں گا۔ ہاں میں سب ترکیب بہت صاف اور آسان کر کے لکھتا ہوں یہ بھی واضح ہو کہ دنیا کا کوئی ہنر یا تعلیم حاصل کرنا ہو تو عمر کا ایک حصہ ختم ہو جاتا ہے اور خدمت کے علاوہ ہزاروں روپیہ تعلیم پر خرچ

ہو جاتا ہے یہ دینوں علوم کا ذکر ہے مگر عملیات جن کا تعلق عالم غیب سے ہے وہ بے سیکھے اور سکھانے کے آجائے کس طرح ممکن ہے عمل پڑھنا اور اس سے فائدہ حاصل کرنا آسان کام نہیں ہے بہرحال آپ اس عمل میں کوشش کریں امید ہے کہ حق تعالے آپ کی محنت اور کوشش رائیگاں نہ کرے گا۔

۲۶	۲۰	۱۴	۱	۴۴	۳۸	۳۲
۳۴	۲۸	۱۵	۹	۳	۴۶	۴۰
۴۲	۲۹	۲۳	۱۷	۱۱	۵۵	۴۸
۴۳	۳۷	۳۱	۲۵	۱۹	۱۳	۷
۲	۴۵	۳۹	۳۳	۲۷	۲۱	۸
۱۰	۴	۴۷	۴۱	۳۵	۲۲	۱۶
۱۸	۳	۶	۴۹	۳۶	۳۰	۲۴

سات پیغمبروں کے نام ابجد سے حاصل کرو اسی طرح جس طرح میں لکھ رہا ہوں آدم۔ ایوب۔ سلیمان۔ موسیٰ۔ داؤد۔ یوسف۔ محمد علیہم السلام اور آخر میں اپنے نام معہ والدہ کے اور اعداد شامل کر کے ان کو ہفت و ہفت میں پر کرو چال لکھ رہا ہوں جس خانہ میں جو ہندسہ ہے وہ ہی ترتیب ہے یعنی جہاں ایک کا ہندسہ ہے وہ خانہ اول ہے جہاں دو کا ہندسہ ہے وہ خانہ دوم ہے اسی طرح ترتیب ہے پُر کرنے کا یہ قاعدہ ہے کہ جس قدر اعداد ہوں ان میں سے بیالیس عدد قانون کے خارج کر کے بقایا کو سات ۷ پر تقسیم کرو خارج قسمت کے پہلے خانہ میں رکھ کر چال سے پر کرو اگر تقسیم سے ایک باقی رہے تو خانہ چالیس میں دو باقی رہیں تو خانہ سینتیس ۳۷ میں تین باقی ہوں تو انتیس ۲۹ میں چار باقی ہوں تو بائیس ۲۲ میں پانچ باقی ہوں تو پندرہ ۱۵ میں چھ باقی ہو تو خانہ آٹھ میں ایک کا اضافہ کرو اگر محنت کر کے آپ نے یہ نقش تیار کرلیا تو یہ فتحنامہ پر ہوگا۔ اور عمر بھر کام دے گا۔ اس نقش کو عطر میں معطر کر کے اور موم جامہ کر کے اپنے بازو پر باندھ لو۔ یہ بھی اختیار ہے کہ چاندی کے تعویذ میں بند کرلو مگر سیدھے بازو پر باندھنا شرط ہے۔

اب محنت کر کے یہ نقش بطور مسودہ کے تیار کرلو ربیع الاول رجب رمضان شوال یہ چار مہینے ہیں ان مہینوں میں جو پہلا جمعہ آئے جمعہ کے دن سورج طلوع ہونے کے بعد

ے دن کے گیارہ بجے تک اس کو لکھو باقاعدہ طور سے مسودہ تو آپ کے پاس تیار ہی ہے بس نقل کرلو) مگر پہلے غسل کرو اور کپڑے بدل کر پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھو اور سورۃ فتح ایک مرتبہ پڑھو (انا فتحنالک) پھر نقش لکھو۔ اور دانہ خشخاش کی برابر ہونا اور چاندی اس نقش میں رکھ کر اور تعویذ بنا کر موم جامہ کرلو اور بازو پر باندھ لو دوسرے دن ایک مرتبہ سورۃ فتح پڑھ کر اس تعویذ پر پھونک دو سات دن تک روزانہ سورۃ فتح پڑھنا اور تعویذ پر پھونکنا ہے اس کا کوئی وقت خاص مقرر نہیں اب عرض ہے کہ

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

اب جو خدا دے یہ اس کے اختیار میں ہے کہ شاہی اور وزارت دے دیں مگر یہ عمل برکت ترقی فتحیابی سے خالی نہ ہوگا اس کا نام جو فتحنامہ رکھا ہے واقعی اسم بامسمی ثابت ہوگا۔

علم الجفر

فرمایا حضور علیہ السلام نے کہ مزدور کی اجرت پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو یعنی دیر نہ کرو جب خدائے قدوس اپنے محبوب کی معرفت محنت کا صلہ جلد دینے کی تاکید فرماتا ہے تو وہ خود دینے میں تاخیر کرے اس کا خیال بھی گناہ لیکن ہم کو بادشاہ حقیقی سے مانگنے کا طریقہ بھی نہیں آتا وہ کون ہے جو خدا کا محتاج نہیں اور خود اس سے دعا نہ کرتا ہو مگر ہر شخص کو اس کی تمنا کے مطابق دے دیا جائے تو پھر نظام دنیا الٹ پلٹ ہو جائے اس زمانے میں ترقی کی تمنا ہر شخص کو ہے میں علم جفر سے ایک ایسا عمل بیان کرتا ہوں جس سے ہر شخص انشاء اللہ تعالے فائدہ پائے گا چاند دیکھنے پر جو پہلی جمعرات آئے (صبح کو جمعہ ہوگا) رات کے گیاہ بجے کے بعد غسل کریں اور صرف ایک چادر مثل احرام کے باندھیں (احرام کے سب قوانین کی پابندی کریں) یہ احرامی چادر عطر میں بسی ہوئی ہو ایک علیحدہ جگہ کمرہ یا کوٹھری یا مکان کا گوشہ پڑھنے کے واسطے مقرر کریں اس میں بھی چند اگربتیاں سلگا دیں کاغذ کے دس پرزوں پر جدا جدا یہ حرف لکھیں یعنی ہر پرزہ پر ایک حرف ک ھ ی ع ص ح م ع س ق ۲۰ ۵ ۱۰ ۷۰ ۹۰ ۸ ۴۰ ۷۰ ۶۰ ۱۰۰ ہر حرف کے نیچے عدد ہیں۔ اب پہلے

دو رکعت نماز نفل پڑھیں پہلی رکعت بعد الحمد شریف سورۃ والضحیٰ ایک مرتبہ اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ تین مرتبہ پڑھ کر بعد سلام تین مرتبہ درود شریف پڑھکر پہلا پرچہ ہاتھ میں لیں اس پر حرف کاف لکھا ہے اس کے عدد بیس مرتبہ آیت پڑھکر اور اس پرچہ پر پھونک کر ایک طرف رکھدیں اس طرح پڑھیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوا ے کلو من طیبات ما رزقناکم پھر تین مرتبہ پڑھ کر درود پڑھ کر اور اس پرچے پر پھونک کر ایک طرف رکھدیں اب دوسرا پرچہ اٹھایئے اس پر ہے اور عدد پانچ تین مرتبہ درود شریف اول آخر پڑھ لو درمیان میں پانچ مرتبہ یہ آیت اسی طرح ہر پرچہ پر یہ عمل اتنی مرتبہ پڑھتے جاؤ جو عدد اس کے نیچے ہے۔ ہر مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر بقایا آیت پڑھا کرو اور ہر مرتبہ درود شریف اول آخر پڑھنا ہے اسی طرح دسوں پرچے ختم کرو دسواں پرچہ ختم کر کے فوراً سجدہ میں سر رکھ کر سو مرتبہ یارزاق پڑھیں اور سجدہ سے سر اٹھا کر دعا کریں کہ الٰہی اس عمل کے صدقہ میں میری تنگدستی دور فرما۔ ملازمت کے لیے قرض کے ادا ہونے کے واسطے اسی طرح دس دن برابر یہ عمل کریں انشاء اللہ تعالےٰ دس دن میں کامیابی ہوگی اگر دس دن میں کوئی خاص اثر پیدا نہ ہو تو عمل ختم کردیں اور خدا پر بھروسہ رکھیں انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد اس کا خاص اثر ہوگا اگر مشیت الٰہی میں کسی خاص وجہ سے کامیابی نہ ہو تو تین دن ناغہ کریں اور پھر دوبارہ اس عمل کو دس دن کریں اور فائدہ نہ ہونے پر پھر تین دن ناغہ کر کے اس عمل کو کریں کل تیس دن کا عمل ہے خدا چاہے تو ایک مرتبہ ناممکن بھی ممکن ہو جائے گا۔ پہلے دن چاند کی پہلی رات جمعرات شرط ہے باقی دو چلوں میں کوئی شرط نہیں جب دس دن ختم ہوں تو تین دن ناغہ کر کے پھر شروع کردیں کوئی پرہیز اس میں نہیں ہے۔

علم الجفر

"کسی بات پریم کی کہت سنن کی ناہیں جو کہت ہے جانت ناہیں جو جانت ہے کہت ناہیں" میرے بعض دوست مستحصلہ کے بارے میں دریافت کرتے ہیں مجھے تو مستحصلہ آتا ہی نہیں ہے۔ لیکن جس کو آتا ہے وہ اپنی جان دے دے گا۔ تاج و تخت کو ٹھکرا دے گا مگر مستحصلہ نہ بتائے گا۔ آپ جفر کی کتابیں دیکھا کریں اور مستحصلہ حل کرنے



کی کوشش کرتے رہیں۔ جب خدا چاہے گا تو مستحصلہ حل ہو جائے گا۔ مستحصلہ آپ کو اپنی محنت سے ملے گا۔ کسی کے بتانے سے نہ ملے گا۔ اور نہ کوئی بتائے گا۔ آپ کو جب خدا مستحصلہ عطا فرمادے گا اس وقت آپ پر ظاہر ہو گا کہ یہ علم بتانے سے کیوں نہیں آتا اور کوئی کیوں نہیں بتاتا۔ مستحصلہ سات ابجدوں سے باہر نہیں ہے ان سات ابجدوں میں ابجد اعظم میں اس کے مل جانے کا زیادہ گمان ہے بقایا چھ ابجدیں بھی بیکار نہیں ہیں لیکن ان سب میں ابجد اعظم مستحصلہ سے زیادہ قریب ہے۔ یہ ساتوں ابجدیں معہ حل استخراج شفق صاحب کی کتاب ارواح الجفر میں موجود ہیں۔ ابجد اعظم کا قاعدہ لکھتا ہوں۔ یہ ابجد سے نکالی جاتی ہے۔ ہر ابجد میں الف اساسی ہوتا ہے جسے ابتدا میں لکھا جاتا ہے الف کے بعد تین حرف چھوڑتے ہوئے۔ چوتھا حرف لکھتے جاؤ چودہ ۱۴ حرف پیدا ہوں گے اب بائیں حرف سے شمار کر کے پندرھواں حرف لکھتے جاؤ تو ابجد اعظم مکمل ہو جائے گی۔ ابجد اعظم یہ ہے معہ اعداد کے۔

اب اپنا مقصد لکھو جس میں چودہ حروف ہوں۔ اب اپنے مقصد کا حرف اول لو اور جس جگہ وہ ہو اس کا پندرھواں لو حرف الف اساسی ہے یہ شمار میں نہ آئیگا اگر جواب گویا نہ ہو تو پھر چودھواں پھر تیرھواں اسی طرح آخر تک الٹتے پلٹتے رہو۔ کسی جگہ جواب برآمد ہو گا مگر پہلے وہ قانون پڑھ لو جو اس علم میں ضروری ہیں جو صاحب قوانین علم مستحصلہ سے واقف نہ ہوں وہ نہ کریں اور کوئی صاحب مجھ سے قانون دریافت نہ کریں میں جواب نہ دوں گا یہ تو مسئلہ اخبار کا تھا اب مسئلہ آثار ہے آپ کا جو مقصد ہے اور آپ نے ۱۴ حروف میں سے بنالیا ہے اب مقصد کا حرف اول لو اور اس کے مطابق خدا کا نام لو اور وہ اتنی تعداد میں پڑھو جس کے عدد ابجد اعظم میں ہیں چودہ دن میں خدا آپ کو کامیاب فرما دے گا مثال یہ ہے (زہرہ سے عقد ہو جائے) پہلا حرف ز ہے اسم خدا زکی (پاک) عدد ۷۰۔ پہلے دن اسم اعظم ستر مرتبہ اس طرح پڑھو یا ذکی اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف بعد ختم دعا کرو کہ الٰہی اس اسم اعظم کی برکت سے مجھے اس مقصد میں کامیاب فرما۔ اس کا حرف ہ ہے اسم اعظم ہادی اعداد دو ہیں دوسرے دن صرف دو مرتبہ پڑھو یا ہادی اول آخر تین تین بار درود شریف بعد ختم دعا کریں کہ الٰہی اس حرف کی برکت سے مجھے اس میں کامیاب فرما۔ اسی طرح روزانہ ایک حرف پڑھا کرو۔ چودہ دن میں سب حرف ختم ہوں

گے اور خدا کامیاب فرمادے گا یہ طلسم جفر ہے اس کا اثر باطل نہیں ہو گا

ا	ھ	ط	م	ن	ش	ذ	ب	د	ی	ن	ص	ت	ض
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ	د	ح	ل	غ	ر	خ	غ
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۰۰۰

علم جفر

ستارہ کی اشاعت سے صرف یہ غرض ہے کہ کسی کو فائدہ پہنچے اگر سال بھر میں کوئی فائدہ بھی پہنچے تو آپ کے ڈھائی روپے وصول ہو جاتے ہیں۔ عمل ان خرافات کا نام نہیں ہے کہ عورت کا کمربند ٹوٹ جائے' دفینہ ہاتھ آجائے۔ لاٹری سٹہ گھوڑ دوڑ کے نمبر معلوم ہو جائیں۔ انسان نظروں سے پوشیدہ ہو جائے ایک پردہ نشین عفت مآب شرافت کو بالائے طاق رکھ کر قدم اٹھاتے ہوئے پائینچے اٹھاتے ہوئے آپ کے قدموں پر آگرے عمل نام ہے روحانی طاقت کا ہر حرف پر روحانیات مقرر ہیں اور ان کو حکم ہے کہ ہر جائز کام میں عامل کی مدد کریں اور جو ہمارے کلام کو خرافات میں صرف کرے اس سے منہ پھیر لو۔ عمل تیر الہی ہے اور اسے عوام کی نگاہوں سے پوشیدہ کر دیا گیا ہے۔ خاص اصحاب ہی اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ ان ہی اصحاب میں سے جب کسی کی نگاہ کرم ہوتی ہے تو مجھ جیسے گنہگار کو بھی کچھ مل جاتا ہے اور میں آپ تک پہنچا دیتا ہوں۔ اور آپ اس پر بھی غور کریں کہ دنیا کا کوئی بھی کام چاہے وہ کتنا ہی بے حقیقت ہو بغیر تعلیم کے نہیں آتا پھر آپ عملیات کو بھی اس قدر ارزاں کیوں جانتے ہیں کہ ان کے واسطے تعلیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں حقیقت کو نہیں چھپاتا۔ میری عمر کا بڑا حصہ اس فن کی تلاش میں گزرا مگر اب بھی عاملین کی مجلس میں ایک طالب علم ہی ہوں۔ غرض یہ ہے کہ عمل کا اثر عامل کے ذوق' خلوص اور اعتقاد پر ہے۔ میں جو عمل جفر کا لکھ رہا ہوں اگر آپ محنت اور خلوص سے کریں گے تو اس سے بہت کچھ پائیں گے۔ میں پہلے بھی یہ عمل لکھ چکا ہوں مگر وہ حسب قانون جفر نہ تھا۔ یہ ترکیب بہت اثر والی ہے آپ اس سے ضرور فیض پائیں گے۔ جو صاحب بے روزگار ہوں' مفلسی میں گرفتار ہوں' قرضدار ہوں' وہ اس عمل کو



کریں خدا چاہے تو کامیابی ہوگی۔ چاند دکھائی دینے پر جو پہلی جمعرات آئے جس صبح کو جمعہ ہوگا آپ بعد نماز عشاء غسل کریں اور ایک چادر احرام کی صورت میں باندھیں۔ سر ننگا رہے۔ تنہائی کی جگہ مصلہ بچھا کر یہ عمل شروع کریں۔ خوشبو کا استعمال ضرور ہے۔ چادر میں بھی عطر لگا ہو اور دو چار اگر بتیاں بھی سلگالیں۔ کاغذ کے دس پرزے لے کر ہر پرزہ پر ایک ایک حرف اس طرح لکھیں ق ا س ۲ ع ۳ م ۴ ج ۵ ص ۶ ع ۷ ی ۸ ھ ۹ ک ۱۰۔ یہ پرچے اسی ترتیب سے نیچے اوپر رکھ لیں۔ یعنی پہلے پرچے پر قاف دوسرے پر سین۔ اب پہلا پرچہ ہاتھ میں لیں اس پر قاف ہے۔ اس کے عدد سو ۱۰۰ ہیں۔ پہلے تین مرتبہ درود شریف اور سو ۱۰۰ مرتبہ یہ پڑھیں وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن و سلوی کلو من طیبات مارزقنکم پھر آخر میں تین تین مرتبہ درود شریف۔ اب دوسرا پرچہ لیں اس پر سین ہے۔ اس کے عدد ساٹھ ہیں۔ اس پر یہی آیت ساٹھ مرتبہ پڑھیں اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف۔ اسی طرف ہر حرف کو ہاتھ میں لیتے جائیں اور اس حرف کے جس قدر عدد ہوں اتنی مرتبہ یہ آیت پڑھتے جائیں۔ ہر پرچہ پر اول آخر درود شریف پڑھنا ہے یہ عمل دس ۱۰ دن کریں خدا چاہے تو اس کام میں کامیابی ہوگی جس کام کے لیے یہ عمل کر رہے ہیں۔ مگر بعض کام الجھے ہوتے ہیں ان میں دیر ہوتی ہے۔ اگر دس دن میں کوئی اثر نہ ہو تو تین دن درمیان میں تعطیل دے کر چوتھے دن سے پھر یہی عمل دس دن کریں خدا چاہے تو کامیابی ہوگی۔

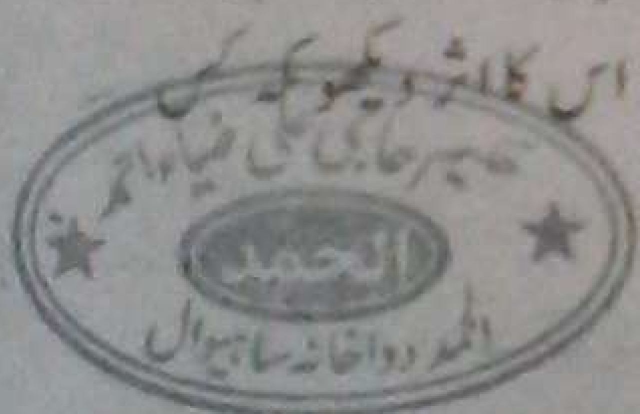
علم الجفر

اندھیری رات میں ایک شہزادے کے تاج کا موتی ٹوٹ کر اس جگہ گرا جہاں کوڑے کرکٹ اور پتھر کا ڈھیر تھا۔ لوگ تلاش کرنے لگے مگر اندھیرے میں پتھر اور موتی کی شناخت مشکل تھی ایک شخص نے کہا کہ اتنی جگہ (جہاں موتی گرا تھا) سب کوڑا کرکٹ جمع کرلو۔ جب صبح کی روشنی ہوگی تو موتی کی چمک ظاہر ہو جائے گی۔ ہر ماہ رسالہ میں عملیات لکھے جاتے ہیں بعض کامیاب ہوتے ہیں بعض ناکام جو لوگ ناکام رہتے ہیں ان سے میں عرض کردوں گا کہ آپ بددل نہ ہوں سچا اور صحیح عمل بھی اس میں ہے کوشش کئے جاؤ کسی دن موتی بھی ہاتھ آ ہی جائے گا۔ آپ کا پہلا ہاتھ ہی موتی پر پڑے ایسا بھی ممکن مگر

یہ خدا کی دین ہے ذیل کا عمل تجربے میں آچکا ہے اور حیرت انگیز فائدے اس سے حاصل ہو چکے ہیں خدا آپ کو کامیاب کرے گا۔

کبھی یوں بھی ہے گردش روزگار
کہ معشوق عاشق کے ہوا مختار

میں نے زندگی میں ہزاروں مرتبہ تجربہ کیا ہے کہ کبھی کسی کام میں سردھڑ کی بازی لگا دو مگر کام نہیں ہوتا۔ اور کبھی مشکل تر کام معمولی کوشش سے ہو جاتا ہے۔ ترکیبوں اور قانون عملیات کے باوجود بعض اوقات عمل بیکار اور بے اثر ہو جاتا ہے اور کوئی معمولی سا چٹکلہ کام دے جاتا ہے یہ عمل بھی جفر کا ایک چٹکلہ ہے مگر خدا چاہے تو یہ سادہ عمل بہت فائدہ دے گا کوئی مہینہ دن تاریخ وقت اس کے واسطے مقرر نہیں ہے نہ کسی قسم کا پرہیز جب موقع ملے اس کی آزمائش کرو۔ آپ کا کاروبار مندا ہے گاہک آتا ہے مگر سودا نہیں لیتا دوکان میں ترقی اور رونق نہیں تو اس عمل کو کرو خدا کے حکم سے ترقی ہوگی۔ اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکال کر اس میں تین سو اٹھارہ ۳۱۸ کا اضافہ کر کے اس میزان کو علیحدہ رکھو۔ پھر اپنے نام کے حروف ملفوظی کر کے اعداد ابجد شمسی سے نکال کر اس میں پانچ سو ایک کا اضافہ کرو اب ان دونوں میزانوں کو جمع کر کے مربع آتشی چال میں پر کرو اور دوسرا مربع خاکی چال سے پر کرو۔ آتشی چال والا مربع موم جامہ کر کے اپنے پاس رکھو دوکان میں کسی جگہ حفاظت سے رکھو اور اس کا اثر دیکھو کہ کس طرح برکت اور ترقی ہوتی ہے خدا برکت اور ترقی عطا کرے گا۔



علم الجفر

جس کو جو کچھ ملا ہے وہ محنت سے ہی ملا ہے یہ صحیح ہے کہ قدرت نے ہی کسی کو افضل اور بہتر بنایا ہے کسی کو کمتر بنایا ہے ایک بادشاہ شہزادی کے بطن سے پیدا ہوتا ہے دوسرا فقیرنی کے بطن سے پیدا ہوتا ہے یہ سب قدرت کے راز ہیں مگر خدائے پاک محنت اور کوشش کسی کی ضائع نہیں فرماتا بلکہ فقیر اور مفلس کے شکستہ دل کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے کوئی مفلس تنگدست ہے پریشان حال ہے قرضدار ہے ملازمت کے لیے آوارہ پھرتا ہے تو وہ خدا کے دربار میں فریاد کرے تو ضرور سنی جائیگی دنیا میں ہر رنگ کے آدمی

ہیں کوئی دفینہ کی تلاش میں رہتا ہے کوئی ہمزاد تابع کر کے دولت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ کوئی کیمیا کی دھن میں مصروف ہے کوئی سٹہ اور لاٹری کے ذریعے دولت کی تلاش میں ہے غرضیکہ ترقی کی دھن میں ہر شخص لگا ہوا ہے۔ لیکن ان سب ذرائع سے بہتر خدا کے دربار سے ترقی پانے اور مانگنے والا کبھی محروم نہیں رہتا۔ میں ایک خاص عمل علم جفر کا بتاتا ہوں آپ حسن اعتقاد اور کامل بھروسہ سے اس عمل کو کریں انشاء اللہ تعالے آپ اس کے فائدے سے محروم نہ رہیں گے اور خدا کے حکم سے آپکی امید سے زیادہ قدرت سے ملے گا۔

بہت سے بزرگوں کے حالات میں نے کتابوں میں پڑھے ہیں کہ ان کے اخراجات امیروں بلکہ بادشاہوں کی طرح ہوئے ہیں مگر خود ایک گوشے میں بیٹھے رہتے تھے اور بظاہر کوئی ذریعہ نہیں تھا کہ اس قدر خرچ کریں۔ مجھے بزرگوں سے پہنچا ہے کہ ان کو اس عمل سے غیب کے خزانے سے پہنچتا تھا۔ آپ اس عمل کو کریں خدا کے حکم سے آپ کی تنگدستی اور پریشانی دور ہوگی۔ عمل یہ ہے کہ چاند دیکھنے پر جو پہلا اتوار کا دن ہو اس اتوار سے یہ عمل شروع کیجئے۔ مہینہ کوئی ہو پہلے اتوار کا دن کا گزر کر جو رات آئے جس کی صبح پیر ہوگا۔ غروب آفتاب سے رات کے بارہ بجے تک اس کا وقت ہے بارہ بجے کے بعد اس کا وقت نہیں رہتا اول آخر سات سات مرتبہ درود شریف اور درمیان میں ستر مرتبہ الحمد شریف پڑھو۔ ہر مرتبہ بسم اللہ شریف سے پڑھو دوسری رات میں چھ چھ مرتبہ اول آخر درود شریف اور درمیان ساٹھ مرتبہ الحمد شریف منگل کے دن پانچ پانچ مرتبہ اول آخر درود شریف اور درمیان میں پچاس مرتبہ الحمد شریف بدھ کے دن چار چار مرتبہ اول آخر درود شریف درمیان میں چالیس مرتبہ الحمد شریف، جمعرات کے دن تین تین مرتبہ درود شریف اول آخر اور درمیان تیس مرتبہ الحمد شریف جمعہ کے دن رات میں دو دو ۲ ۲ مرتبہ اول آخر درود شریف اور درمیان میں بیس ۲۰ مرتبہ الحمد شریف سنیچر کی رات میں ایک ایک مرتبہ اول آخر درود شریف اور درمیان میں دس مرتبہ الحمد شریف یہ ہفتہ ختم ہوا۔ خدا کے حکم سے اسی ایک ہفتہ میں اس کے نیک آثار پیدا ہوں گے مگر مکمل عمل اسی طرح تین ہفتہ کرنا ہے خدا چاہے تو اس سے آپکی پریشانی دور ہوگی اب یہ خدا کی دین ہے کہ جس قدر عطا دے اسکے خزانے میں کمی نہیں ہے۔ مگر جو پریشانی ہے وہ انشاء اللہ

تعالٰے قطعی دور ہوگی یہ بزرگوں کے تجربے کا عمل ہے میرا اس میں کیا فائدہ ہے کہ میں جھوٹ لکھ کر آپ سے محنت کراؤں۔ میں وہی لکھتا ہوں جس کی پختہ سند مجھے ملتی ہے یا جس کو خود میں نے تجربہ کیا ہے۔ اس عمل سے فائدہ ہوگا اور آپ بہت کچھ غیب سے پائیں گے۔ آپ اس عمل کو ضرور کریں۔ بعض صاحب ایسے بھی شاید ہوں کہ ان کو رات کے وقت پڑھنا مشکل ہے وہ پڑھنے سے مجبور ہیں تو دن میں پڑھا کریں یا جو وقت فرصت کا ہو۔ غیروقت پڑھنے سے عمل کامل اثر تو نہ ہوگا۔ تاہم برکت اور کامیابی سے خالی نہ ہوگا۔ صحیح اور کامل اثر والا وقت یہی ہے کہ غروب آفتاب سے رات کے بارہ بجے تک پڑھا جائے۔

علم الجفر

سائنس نے جس قدر ترقی کی ہے وہ سب حیرت و استعجاب ہے اگر آلہ مکبرالصوت (لاؤڈ اسپیکر) نے آواز کو ہزار گنا زیادہ کردیا تو ریڈیو نے ہزاروں کوس کی آواز کو ہم تک پہنچا دیا۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ ان سب میں ایک برقی سلسلہ ہے اگر وہ سلسلہ منقطع کردیا جائے تو پھر لاؤڈ اسپیکر میں الصوت کی نہ طاقت رہے گی نہ ریڈیو میں دور کی آواز ہم تک پہنچ پانے میں قوت رہے گی لیکن آپ کیا جانتے ہیں کہ یہ خفیہ طاقتیں کس طرح عالم وجود میں آئیں بہترین دماغ اس کی جستجو میں خاک بن گئے۔ بے انتہا ذی عقل ہستیاں اس کی تلاش میں ختم ہوگئیں جب کہیں جاکر بجلی کی طاقت معلوم ہو سکی اور خدا جانے کہ ابھی برق جہاں سوز میں کتنی عجوبہ کاریاں پنہاں ہیں اور ابھی کتنے دماغ اس قدرتی مذاق سے پردہ اٹھانے میں مصروف ہیں۔ آج اگر کوئی صاحب دماغ اس سلسلہ کو منقطع کرکے بھی یہ ہی اثرات قائم کر دکھائے تو کوئی تعجب نہیں مثلاً نہ برقی تار کی حجت رہے نہ ریڈیو کے بکس کی۔ بغیر کسی سلسلہ اور ارتباط کے اپنی جگہ بیٹھے ہوئے ہر شخص اپنی آواز کو سینکڑوں کوس پہنچا دے تو اور بھی حیرت انگیز بات ہوگی۔ مگر اس سے پہلے کہ یورپ لاؤڈ سپیکر ایجاد کرے قدرت نے ہر شخص کے دل میں بے تار کا لاؤڈ سپیکر لگا دیا ہے۔

قرآن پاک میں یہ ہے کہ جب کوئی خدا کو پکارتا ہے (دل میں یاد کرتا ہے) تو آواز آتی ہے فانی قریب (میں تمہارے پاس ہوں) حضرت عمر ہزاروں کوس کے فاصلے پر غازیان



کو ہدایت دیتے ہیں لیکن اس خفیہ اور محض روحانی ریڈیو اور لاؤڈ سپیکر کے علاوہ قدرت نے عام طریق پر ہر شخص کو یہ روحانی ریڈیو عطا فرمایا ہے اس سے میری مراد عملیات سے ہے ایک شخص گوشے میں بیٹھ کر چپکے چپکے چند الفاظ پڑھتا اور بنا کسی ربط اور سلسلہ کے دوسرے کا دل بے چین ہو جاتا ہے لیکن جس طرح دنیوی ریڈیو کو بہت سی مشکلات ہیں تو اس روحانی ریڈیو میں اس سے بھی زیادہ مشکلات ہیں۔ لیکن پہلے میں اپنے آپ کو اور بعد ازاں ہزاروں میں سے کسی ایک کو بھی اس کا اہل نہیں پاتا۔ آپ کو معلوم ہے کہ انجن نام ہے ایک مشینری کا جس میں بہت سے پرزے کام کر رہے ہیں یہ تو سب کو معلوم ہے کہ آگ اور پانی سے انجن حرکت کر رہا ہے لیکن آگ اور پانی کے اجتماع کے علاوہ بہت سے پرزے کام کر رہے ہیں اگر ان بہت سے پرزوں میں سے ایک پرزہ بھی فیل ہو جائے تو سارا انجن ہی بیکار ہو جائے گا۔ چاہے آگ اور پانی موجود ہو۔ عمل یہ بھی ایک انجن ہے جس میں بہت سے پرزے کام کرتے ہیں ایک پرزے کی خرابی سب انجن کو فیل کر دیتی ہے عمل کے قواعد ہی عمل کے پرزے ہوتے ہیں ایک خاص عمل جفر کا بیان کرتا ہوں مگر اس میں انجن کے پرزوں کی طرح بہت سے پرزے ہیں آپ کو ہر پرزے کو اپنی اپنی جگہ صحیح کرنا ہے اگر آپ ہر پرزے کو اس کی معین جگہ لگاویں گے تو پھر عمل کے اثر کو آپ پائیں گے یہ پرزے صرف اسی عمل کے واسطے کار آمد نہیں بلکہ ہر عمل میں ان ہی پرزوں کی ضرورت ہے۔ وظائف عملیات میں جداگانہ قسم ہے انجن بنانے والا اگر ہزار انجن بنالے تو ہر انجن میں ان ہی پرزوں کی ضرورت ہوگی جو اس کے چلنے کے واسطے مقرر ہیں اسی طرح ہر عمل میں ان ہی قواعد کی ضرورت ہے جو عمل کے اثر کرنے میں معاون ہوں واضح ہو کہ ابجد کے اٹھائیس حرف چار عناصر پر تقسیم ہیں آتشی بادی۔ آبی خاکی لہذا ہر عنصر میں سات حرف آتے ہیں حرف اول کو مرتبہ دوم کو درجہ سوم کو دقیقہ چہارم کو ثانیہ پنجم کو ثالثہ۔ ششم کو رابطہ ہفتم کو خامسہ کہتے ہیں۔ ہر حرف اپنی جگہ پر وہ ہی کام کرتا ہے جو استاد نے اس جگہ کے واسطے بنایا ہے یعنی اپنے مقام پر اگر کوئی پرزہ الٹ پلٹ لگادیا جائے تو وہ بے کار ہو گا۔ اس نقشہ سے سب حال معلوم کرو اور حروف کا باہمی اتحاد و اتفاق معلوم کرو۔ آتش اور باد باہمی دوست ہیں اور آب کو خاک سے محبت ہے۔ اسی طرح اس کے برعکس ایک عنصر کو دوسرے سے مخالفت ہے اور بعض میں باہمی امتزاج ہے مثلاً خاک

اور ہوا میں دشمنی ہے آب اور آتش باہمی مخالف ہیں ہوا اور پانی باہمی ممزوج ہیں اسی طرح بقایا مراتب تقسیم کرلو نظر اس بات پر شاہد ہے کہ کسی موسم میں کوئی چیز پیدا ہوتی ہے اور کسی موسم میں فنا ہو جاتی ہے بعض درخت ہمیشہ ممزوج حالت میں رہتے ہیں یہ تمام اثر سیارگان کا ہے جو ستارہ جس شے کا مخالف ہے اپنے طلوع میں اسے نابود کر دیتا ہے اور جس سے موافق ہے اسے نشو و نما دیتا ہے اور جس سے حالت امتزاج ہے اس پر تنزل اور ترقی کا کوئی اثر نہیں ہوتا اسی نظریے کے ماتحت عملین نے بخور کا جلانا عملیات میں شامل کیا بس جس ستارے کو جس چیز سے محبت ہے وہ ہی بخور جلانا اختیار کیا وہ ہی غذا اور پھل۔ اناج مقرر کئے اب نام طالب معہ والدہ اور نام مطلوب مع والدہ جدا جدا حرفوں میں لکھو۔ پھر ان تمام حروف کو حسب مراتب جدا جدا حسب مزاج لکھو۔ یعنی آبی حروف آبی میں اور بادی بادی میں شامل کرلو یعنی ہر مزاج کے حروف جمع کرلو ان حروف کے اعداد نکال کر اس کے مزاج کے مطابق مثلث میں کرو مثلث بھی چار قسم سے بھرا جاتا ہے۔ اب ہر حرف کو مزاج کے مطابق کام میں لاؤ۔ بادی نقش درخت پر باندھو آتشی آگ میں جلاؤ آبی پانی میں ڈال دو خاکی زمین میں دفن کرو اسی طرح روزانہ سات دن کا عمل کرو اور حسب مزاج عمل کیا کرو اس شخص کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوگی۔ محنت کرو اور کام کرو محنت کا نتیجہ ضرور ملتا ہے۔

آتشی	بادی	آبی	خاکی	ستارہ	اعداد	طبیعت
ا	ب	ج	د	زحل	۱۰	مرتبہ
ہ	و	ز	ح	مشتری	۲۶	درجہ
ط	ی	ک	ل	مریخ	۶۹	دقیقہ
م	ن	س	ع	شمس	۲۲۰	ثانیہ
ف	ص	ق	ر	زہرہ	۲۴۰	ثالثہ
ش	ت	ث	خ	عطارد	۱۸۰۰	رابعہ
ذ	ض	ظ	غ	قمر	۳۴۰۰	خامسہ



علم الجفر

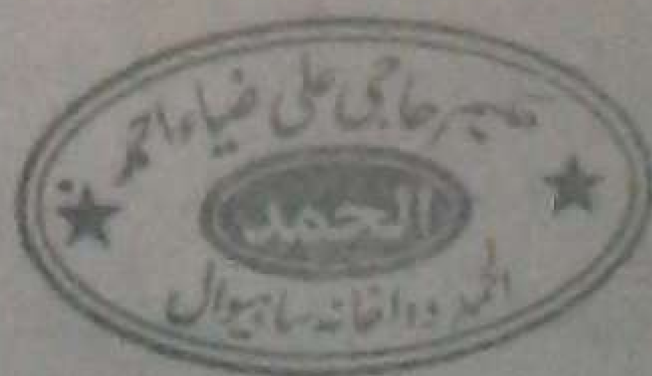
اس زمانہ میں سب سے ٹیڑھا اور مشکل مسئلہ ترقی کا ہے آج ہر انسان کو یہ شکایت ہے کہ آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہے برکت اٹھ گئی۔ ترقی معدوم ہوگئی۔ گھر گھر یہ ہی رونا ہے کہ خرچ پورا نہیں ہوتا۔ ہر شے روز روز گراں ہوتی جاتی ہے۔ حکومت دن رات کوشش کررہی ہے کہ یہ تکلیف دور ہو۔ ہر شخص آرام کی زندگی بسر کرے مگر قدرت کے مقابلے پر کون آسکتا ہے۔ غیب سے امداد ہو تو یہ رونا جائے کہ خرچ سے زیادہ آمدنی ہو خدا کے خزانے بھرپور ہیں وہی مدد کرے تو کام بنے اور کسی کے بس کا یہ روگ نہیں ہے کہ ہم اطمینان اور خوشی کی زندگی بسر کرسکیں میں علم جفر سے ایک خاص عمل لکھتا ہوں اگر آپ اسے کریں تو خدا کے حکم سے غیب سے آپ کی مدد ہوگی۔ قرض ہے نوکری نہیں ہوتی ان سب باتوں کے واسطے خدا چاہے تو یہ عمل کام دے گا۔ میں نے سب ضروری ترکیب لکھدی ہے اپنے دل سے سوال پیدا نہ کرو۔ بس جو لکھ دیا ہے اس پر ہی عمل کرو ابجد کی ایک قسم ہے جس کا نام ابزط ہے اور اس کا تعلق شمس سے ہے۔ ابجد ابزط اعداد یہ ہے۔

آپ اپنے نام مع والدہ کے اعداد اس ابجد ابزط سے استخراج کریں اور اس میں سبحان ربی الاعلیٰ کے اعداد ابجد ابزط سے ملا کر شامل کریں۔ دونوں کی میزان دے کر مثلث خالی البطن میں پر کریں درمیان کے خانہ خالی میں یہ لکھیں رب الغنی ،غنفک۔ یہ نقش زعفران یا ہلدی کے پانی سے روزانہ گیارہ عدد لکھا کریں۔ جب گیارہ نقش لکھ چکیں تو اسی جگہ سجدہ میں پڑ کریں گیارہ مرتبہ الحمد شریف پوری سورۃ اس ترکیب سے پڑھیں کہ جب آپ صراط الذین انعمت علیھم پر پہنچیں تو صرف اتنے ٹکڑے کو گیارہ بار پڑھیں یعنی ایک مرتبہ تو اصل سورۃ میں آئے گا اس کے علاوہ گیارہ مرتبہ اس جملہ کی تکرار کریں اور گیارہ مرتبہ اس جملے کی تکرار کر کے پھر آگے پڑھ کر سورۃ ختم کریں اور سجدے سے سر اٹھائیں پھر دوسرا سجدہ کریں اور اسی طرح اس کو ختم کریں اس طرح گیارہ سجدہ کریں اور ہر سجدہ گیارہ مرتبہ سورۃ الحمد شریف پڑھیں اور ہر مرتبہ گیارہ مرتبہ اس جملہ کی تکرار کریں۔ اسی میں گیارہ دن روزانہ یہ عمل کریں اور پورا اعتقاد رکھیں کہ یہ عمل بے اثر

بیکار نہ ہوگا خدا چاہے تو غیب سے آپ کی مدد ہوگی۔ قرض ادا ہوگا نوکری ملے گی۔ ترقی ہوگی جو جائز خرچ آپ کے گھر اور زندگی کا ہے وہ پورا ہوگا اور پھر خدا کو اختیار ہے وہ قادر ہے کہ غیب کے خزانے آپ پر ظاہر کردے اور آپ کی سب فکریں اور پریشانیاں دور فرمادے وہ مالک ہے مختار ہے اس کو ایک فقیر کو بادشاہ بنا دینا مشکل نہیں ہے وہ مالک الملک ہے اب یہ معلوم کرو اس عمل کے کرنے کا وقت طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے طلوع سے قبل اور غروب آفتاب کے بعد اس کا وقت نہیں رہے گا کسی سے قطعی ذکر نہ کریں کہ میں یہ عمل کر رہا ہوں کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے یعنی آج صبح کے دن پڑھا کل دوپہر کو طلوع سے لیکر غروب تک پڑھ لیا کریں کوئی پرہیز نہیں ہے کوئی مذہب کی شرط بھی نہیں ہے ہر مذہب کا آدمی اسے کرسکتا ہے اگر الحمد شریف پڑھ سکے روزانہ لکھے ہوئے نقوش احتیاط سے رکھیں۔ اور سب زمین میں دفن کر دیا کریں یہ احتیاط کریں کوئی نقش ضائع نہ ہو۔ روزانہ کے لکھے ہوئے گیارہ نقش روزانہ دفن کر دیا کریں دو چار دن کے جمع کر کے دفن نہ کریں مگر ایسی جگہ دفن نہ کریں جہاں آدمی چلتے پھرتے ہیں۔ اس عمل کو کرو۔ اور خدا پر بھروسہ کرو کہ وہ اتنا دے گا کہ آپ کی پریشانی جاتی رہے گی۔ (وما علینا الا البلاغ)

قاعدہ

جتنے بجے آفتاب طلوع ہو اس کو دوگنا کرنے سے رات کی لمبائی معلوم ہوگی اور جتنے بجے آفتاب غروب ہو اس کو دوگنا کرنے سے دن کی لمبائی معلوم ہوگی۔



علم الجفر

جفر میں مستحصلہ ایسا باب ہے جس سے بہت فائدے اٹھائے جاسکتے ہیں مگر یہ استعداد مشکل ہے کہ عوام کجا خواص کا ہاتھ بھی اس کے دامن تک پہنچنا دشوار ہے میں اس قدر ہی کہوں گا کہ علم ظاہر و باطن دونوں ہیں اور ساتھ ہی علم ریاضی میں جس کو استعداد کامل نہ ہوگی۔ مستحصلہ نہیں آئے گا۔ شفق صاحب کی عمر کا بڑا حصہ اس کی جستجو میں گزرا بہت کچھ اس میں حاصل کیا جس کی جھلک ان کی مصنف کتابوں میں نظر آتی ہے۔ مگر سوال کا جواب حاصل کرنے پر اب بھی مکمل طور پر قادر نہیں کبھی خواب نکل آیا کبھی نہیں اور وہ ہمیشہ یہ تلقین کرتے رہے کہ علم الاخبار کے جھگڑے میں نہ پڑو۔ علم الاثر کو اپناؤ کوئی نہ کوئی عمل ہاتھ آہی جائے گا جس سے دین بھی ملے گا اور دنیا بھی۔ جو عمل میں لکھ رہا ہوں یہ ایک طلسم ہے اور اس کے فوائد بے شمار ہیں اثر کا کم و بیش ہونا تو ممکن ہے اگر ہزار آدمی بھی اس پر عمل کریں گے تو سب ہی فائدہ پائیں گے (کم یا زیادہ) خوب غور سے سمجھئے کوئی بات اس میں مشکل نہیں ہے۔ اپنے نام مع والدہ کے اعداد ابجد قمری سے استخراج کر کے اس میں ایک ہزار سترہ ۱۰۱۷ عدد زیادہ کر کے مربع آتشی چال سے پر کرو اس مربع کے اوپر یہ نام رکھو یا کینفول اور نیچے یہ نام لکھو ملیقول اور اس مربع کے ارد گرد یہ حروف لکھ دو۔ یہ سب حرف مربع کے چاروں گوشوں میں لکھ دو کسی گوشے میں کم کسی میں زیادہ اس سے کوئی نقصان نہیں ہے۔ ا۔ ل۔ و۔ ھ۔ ل۔ ی۔ ف۔ ب۔ ع۔ ب۔ ا۔ د۔ ھ۔ ی۔ ر۔ ز۔ ق۔ م۔ ن۔ ی۔ ش۔ ا۔ ا۔ ب۔ غ۔ ی۔ ر۔ ح۔ س۔ ا۔ ب۔ (یہ ۳۲ حروف ہیں) اب یہ مربع تیار ہوگیا۔ اب دوبارہ اپنے نام مع والدہ کے حروف ابجد سے نکال کر اس میں (۲۲۲۸) کا اضافہ کر کے اسے مثلث خالی البطن میں پر کر کے خانہ خالی میں لکھ دو یا رزاق اور یہ مثلث اس مربع کی پشت پر لکھو۔ اس نقش کو عطر میں معطر کر کے اور تعویذ بنا کر کپڑے میں باندھ کر اپنے بازو پر باندھ لو اور روزانہ تین سو انیس (۳۱۹) مرتبہ اسم اعظم یارزاق دن رات میں کسی وقت پڑھ کر اس تعویذ پر پھونک دیا کرو جو بازو پر بندھا ہے۔ صرف اکیس ۲۱ دن کا عمل ہے۔ خدا کے حکم سے اگر نوکری کی ضرورت ہے تو نوکری مل جائے گی۔ اگر کاروبار بند ہے تو اس میں ترقی

ہوگی اور جو فکریں اور پریشانیاں ہیں وہ جاتی رہیں گی۔ یہ عمل ترقی و برکت رزق کے واسطے ہے جو صاحب کر سکتے ہوں وہ کریں جو نہ کر سکتے ہوں نہ کریں۔ مجھے اپنے عمل لوح تسخیر اور خطوط کے جوابات نیز اور دنیا کے کاموں سے کھانے تک کی فرصت نہیں ملتی۔ کوئی صاحب مجھے نہ لکھیں کہ بنا کر روانہ کردو۔ میں تعمیل سے مجبور ہوں۔ لیکن جو بھی اس عمل کو کرے گا فائدہ پائے گا۔ خود ہی محنت کرو۔ علم تلاش کرو۔ میں وعدہ کرتا ہوں بلکہ خدا کے پاک کلام پر بھروسہ کرتے ہوئے دعوے کرتا ہوں کہ اس عمل کا فائدہ اور اثر باطل نہ ہوگا۔ بعض اصحاب حل کر کے وہ تمام مجھے بھیج دیتے ہیں کہ صحیح یا غلط کی جانچ کرلوں وہ یہ نہیں جانتے کہ حل کرنے سے زیادہ مشکل جانچ کرنا ہے۔

علم الجفر

اے بی ارے متعلق مجھے کوئی علم نہیں (میں تو جاہل مطلق ہوں) مگر جس قدر تو نے عطا فرمادیا ہے اسی قدر جانتا ہوں تو ہی حقیقی علیم و حکیم ہے ابجد کے ۲۸ حروف ہیں لیکن جب حروف متشابہا کو حرف کر دیا جائے تو پھر یہ تعداد کم رہ جاتی ہے۔ دنیا کی کوئی بات ہو کوئی جملہ معنی بے معنی منہ سے نکلے ان ہی حروف سے بنا ہوگا۔ ہر حرف ایک عالم اور علنا اس عالم میں بیشمار عالم پوشیدہ ہیں اور ازل سے اب تک اور اب سے ابد تک ان چند حرفوں کا جوڑ نہ ختم ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اب جس کو کوئی حرف بزرگوں سے پہنچ گیا اور جس قدر معلومات حاصل کیں وہ اسے آتا ہے۔ ترتیب کے لحاظ سے ابجد الف سے شروع ہو کر غین پر ختم ہوتی ہے۔ ابتداء اور انتہا کے یہ دو حرف (ا-غ) تمام عالم اپنے بطن میں سموئے ہوئے ہیں۔ ان دونوں کے اعداد مکتوبی ایک ہزار ایک ہیں اور ملفوظی ۱۱۷۱ ہیں۔ میزان ۲۲۴۲۔ اسکا مثلث خالی البطن یہ ہے۔

۵۵۸	۱۴۹۸	۱۸۶
۱۳۱۲		۹۳۰
۳۷۲	۷۴۴	۱۱۲۶



ایک علم مکمل ہو کر آپ کے سامنے آیا آپ کو اس کی کیا قدر ہو سکتی ہے لیکن جس نے مدت تک اس پر دماغ سوزی کی اور ریاضی کا یہ حساب معلوم کیا کہ کوئی عدد آٹھ

خانوں میں کس طرح پورا کیا جاسکتا ہے اس سے ہی اس کی قدر معلوم کرو۔

اب گزارش ہے کہ آپ دنیا کا ہر کام اپنے تجربے اپنی عقل اپنی تدبیر سے کرتے ہیں۔ کوئی بگڑ جاتا ہے کوئی سنبھل جاتا ہے۔ تجارت شروع کرتے ہیں۔ کوئی مقدمہ کرتے ہیں۔ بیماری میں علاج شروع کرتے ہیں کوئی صحیح ہو جاتا ہے کوئی غلط کسی میں فائدہ ہو جاتا ہے کسی میں نقصان۔ اگر آپ کو پہلے معلوم ہو جاتا کہ اس میں نقصان ہے تو آپ ہرگز نہ کرتے مگر تم (یا کوئی) عالم الغیب نہیں ہو۔ ہاں خدا عالم و دانا ہے اگر انسان عالم الغیب ہو جائے تو دنیا کا نظام ایک دن بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ اب گزارش ہے کہ آپ اس نقش کو سطحی نظر سے نہ دیکھو اس سے کام لو۔ مگر بے زکوۃ کے اس کا اثر نہیں ہوتا طریق زکوۃ یہ ہے کہ یہ مثلث ۲۲۴۲ مرتبہ بہ نیت زکوۃ کوئی مہینہ دن وقت مقرر نہیں نہ کسی خاص قلم و دوات اور کاغذ کی ضرورت ہے نہ کوئی دنوں کی تعداد مقرر ہے کہ اتنے دنوں میں زکواۃ پوری کرو بس یہ تعداد پوری کرنا ہے۔ ہاں ایک شرط یہ ضرور ہے کہ جب زکواۃ کرو تو کوئی دن درمیان میں ناغہ نہ کرو کسی دن دو ہی لکھ لو۔ سفر میں ہو تو ذرا سا کاغذ اور پینسل اپنے پاس رکھ لو جب یہ تعداد پوری ہو جائے تو اب آپ اس کے عامل ہیں۔ آپ کام لیں دوسروں کو بنا کر دیں۔ لکھے ہوئے نقوش زمین میں دفن کر دیا کریں۔ اب جو کام آپ شروع کریں خانہ خالی میں وہ کام لکھ کر اسے اپنے پاس رکھے۔ خدا کے حکم سے وہ کام کامیابی پر ختم ہوگا۔ مثلاً سفر سے فائدہ اس کام میں کامیابی ہو۔ اس مال میں فائدہ ہو۔ غرض اسی طرح جو مقصد ہو خانہ خالی میں لکھ کر اپنے پاس رکھو اگر وہ کام آپ کے موافق نہیں ہے یا اس میں فائدہ نہیں ہے تو خدا ایسے تعاون کرے گا کہ آپ اس کام کو کر ہی نہ سکیں گے یا خواب میں یا کسی طرح آپ کو خبر ہو جائے گی۔ کہ یہ کام غلط ہے یہ علم جفر کا ایک خاص قاعدہ ہے اس سے کام لو۔ خدا کے حکم سے اس سے بہت فائدہ پاؤ گے۔ گویا قدم قدم پر ایک قدرتی رہنما آپ کے ساتھ ہوگا۔

علم الجفر

آج سے سات سو برس پہلے حافظ شیرازی نے ایک غزل اپنے زمانے کے حالات پر لکھی تھی یہ وہ زمانہ تھا کہ ہلاکو نے شیرازہ اسلام کو منتشر کر دیا تھا۔ خلافت مستعصم باللہ پر

ختم ہو گئی تھی گویا ایک قیامت تھی اس غزل کا ایک شعر یہ ہے۔

ہر کسے روز بھی می طلبد از ایام
ایں است کہ ہر روز تبری غنیم

یعنی ہر شخص اچھے دن کی تلاش میں ہے۔ مگر ہر روز بدتری نظر آتا ہے۔ حافظ کا شعر شاعرانہ تخیلات تھا یا زیادہ سے زیادہ مقامی حالات کے ماتحت مگر آج یہ شعر دنیا پر صادق نظر آرہا ہے۔ روس اور امریکہ کی چشمک فرانس اور الجیریا کے مابین وہ ڈرامہ ہو رہا ہے۔ جو ہلاکو نے مستعصم کے مقابلے پر کھیلا تھا۔ غرض برطانیہ فرانس مصر جمہوریہ عرب کی پریشان کن خبریں مل رہی ہیں۔ قدرتی انتظام یہ ہو رہا ہے کہ گرانی۔ ترقی۔ ملازمت۔ معدوم۔ روزگار ٹھپ ہو رہا ہے غرض کہ ہر گھر میں آمدنی کم اور خرچ زیادہ روپے کے دو سیر سے گیہوں کیوں نہیں بڑھے ہماری حکومت طرح طرح کے منصوبے بناتی ہے مگر بے روزگاری اور گرانی پر قابو نہیں پایا جاتا یہ سچ ہے کہ قدرت کے مقابلے پر کوئی منصوبہ کام نہیں دیتا اس پر آشوب وقت میں سچے دل سے خدائے قدوس کو ہی چارہ ساز بناؤ وہ ہی رحم کرے تو سب کچھ ہے ورنہ کسی کے بس کی بات نہیں ہے ورنہ ستارہ نہ سیاسی پرچہ ہے نہ اسے تاجرانہ قانون آتے ہیں ستارہ کو بس اتنا ہی آتا ہے کہ خدا کے دربار میں سر جھکاؤ اسی سے پناہ مانگو جو کچھ ہو گا اسی کے حکم سے ہو گا۔ علم جفر ایک خاص علم ہے تاریخ میں یہ واقعہ درج ہے کہ ۹۸۲ھ میں اکبر نے حاکم بنگالہ داؤد پر فوج کشی کی سید میرکی اصفہانی نے قاعدہ علم جفر یا پیش گوئی کی۔

(بزودی اکبر از بخت ہمایوں برد ملک از کف داؤد بیروں) شعر یہ ہے ایسا ہی ہوا کہ اکبر کی فتح ہوئی اور بنگال اکبر کے تصرف آ گیا مگر داؤد ہاتھ نہ آیا وہ چھپ گیا۔ اکبر کی فوج داؤد کی تلاش میں سرگرداں پھرتی رہی اب سید میرکی نے ایک اور شعر لکھ کر پیش کیا۔

مژدہ فتح بناگاہ رسید
سرراہ بخت بدرگاہ رسید

اس شعر کے پیش کرنے سے دوسرے دن داؤد کا سر اکبر کے دربار میں پہنچ گیا مولانا عبدالقادر بدایونی نے سید میرکی سے علم جفر حاصل کرنے کی استدعا کی ملائے بدایونی کا تبحر علمی سب کو معلوم ہے آپ شیخ عبدالنبی اور ابو الفضل اور فیضی سے داب نہیں

کھاتے تھے سید میرکی نے کہا کہ مولانا یہ علم اور ہے آپ سے محنت نہ ہو سکے گی یہ بہت الجھا ہوا علم ہے رسالہ میں بعض عملیات میں لکھتا ہوں میں بہت ہی سلجھا کر لکھتا ہوں لیکن بعض اصحاب جن کو علم جفر سے کوئی لگاؤ نہیں ہے اب خط لکھتے ہیں کہ فلاں بات سمجھایئے۔ جن اصحاب کو اس علم سے کچھ واسطہ ہے اور کچھ جانتے ہیں وہ کوئی بات دریافت کریں تو بتا دی جائے لیکن جن اصحاب کو اس سے کوئی تعلق نہیں وہ کوشش کریں تو بیکار ہے میرے اپنے بہت سے کام الجھے ہوئے رہ جاتے ہیں اور میں اس کو سلجھا نہیں سکتا میں آپ کو کیا سبق پڑھاؤں پیر آپ زہر شفاعت کون کرے مگر خدا کی دین کا رنگ جدا ہے جاننے والا محروم رہ جاتا ہے اور نہ جاننے والا سب کچھ جان لیتا ہے

کیمیاگر بغصہ مردہ درنج

ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج

زمانہ پر آشوب ہے چند امیروں کو چھوڑ کر باقی سب دنیا پریشان ہے۔ یہ عمل میں دس سال قبل رسالہ میں درج کر چکا ہوں اتفاق ہی سے سالہا سال میں اس عمل کا وقت آجاتا ہے اس سال ۲۸ ستمبر۱۹۹۴ء بدھ کے دن طلوع آفتاب سے قبل اس کا وقت ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ چاندی کا ایک ہلال پہلے سے بنوالیں۔ جو اس صورت کا ہو۔





اوپر لکھے ہوئے وقت پر اس کے پیٹ میں یہ حرف لکھئے ا-و-ز-ج-س-ک-س-ص-ق-ت-ث-ذ-ض-غ- اور دوسری طرف اپنا نام معہ والدہ کے لکھ کر اس کے آگے لکھئے اذاجاء نصراللہ والفتح۔ بس اسی قدر۔ سرخ ریشمی کپڑے میں اس ہلال کو لپیٹ کر اپنے پاس رکھیں۔ جہاں مناسب ہو خدا چاہے تو اس سے بہت فیض ہو گا کوئی خاص قلم دوات مقرر نہیں ہے ہاں روشنائی ذرا تیز ہو جس سے نمایاں حروف لکھے جائیں۔ سورج طلوع ہونے سے قبل لکھ لیں اگر سورج طلوع ہو گیا تو پھر لکھنا بیکار ہو گا۔

علم الجفر

افسوس کا مقام ہے کہ ہم دنیا کے موجودہ اور مروّجہ علوم اور ہنر سیکھنے میں عمر کا بہترین حصہ صرف کرتے ہیں۔ سالہاسال کوشش اور روپیہ صرف کرتے ہیں۔ مگر اس علم کے واسطے نہ علم و تعلیم کی ضرورت مانتے ہیں اور نہ محنت و کوشش ہی کرتے ہیں۔ نہ قوانین علم سے واقف ہیں نہ اس علم کو حاصل کرنے کی کوشش عمل کے شائقین اور عمل کرنے والے ہزاروں بلکہ حقیقت علم سے ایک بھی واقف نہیں۔ علم جفر علوم ظاہری و باطنی کی کنجی ہے۔ دنیا والوں نے حسب مراتب سمجھا مگر من کل الوجود کوئی حاصل نہ کرسکا اللہ اور اس کا رسول اور خاص بندے ہی حسب قوت جان سکے عمل تسخیر کیمیا ہے یہ عمل تسخیر جو شائع کررہا ہوں عالمیں نے اسے آصف بن برخیا علیہ السلام سے منسوب کیا ہے۔ یہ وہ ہی عامل ہیں کہ ملکہ بلقیس کا تخت معہ ملکہ کے ہزاروں کوس سے پلک مارتے لائے تھے جس کی تصدیق قران پاک نے بھی کی ہے اگر کوئی صاحب کرسکیں تو اس عمل کو کریں اور تسخیر حاصل کریں۔ میں وضاحت سے بیان کررہا ہوں اپنے دل نے سوال پیدا نہ کریں۔ نام طالب و مطلوب کے عدد ابجد قمری سے حاصل کرو ان اعداد کو تیس ۳۰ پر تقسیم کرو جو باقی بچے اس کو درجہ تصور کرو۔ اور پورا تقسیم ہوجائے باقی نہ رہے تو تیس ۳۰ تصور کرو۔ پھر ان ہی اعداد کو (ناموں کے عدد کو) بارہ پر تقسیم کرو جو باقی بچے اسے برج مانو اگر پورا تقسیم ہوجائے تو برج حوت ہے۔ اب ان ہی اعداد کو سات پر تقسیم کرو جو باقی رہے ستارہ ہے جس کی ترتیب یہ ہے شمس۔ قمر۔ مریخ۔ عطارد۔ مشتری۔ زہرہ۔ زحل اب ان ہی اعداد کو چار پر تقسیم کرو اگر ایک باقی رہے تو آتشی دو باقی رہیں تو بادی تین باقی رہیں تو آبی پورا تقسیم ہوجائے تو خاکی پھر ان ہی اعداد کو تین پر تقسیم کرو اگر ایک باقی رہے تو مولد حیوان ہے اور دو باقی رہیں تو نباتات پورا تقسیم ہوجائی تو جمادات اب پانچ چیزیں آپ کے پاس ہیں۔ درجہ۔ برج۔ ستارہ۔ مزاج۔ مولد اب ہر عدد کا حرف یا حروف بناؤ۔ یہ جگہ ذرا تامل اور غور کی ہے۔ ہر تقسیم سے جو عدد بچا ہے اس کا حرف یا حروف بنانا ہیں۔ اگر تقسیم کامل ہوجائے تو وہ عدد لیا جائے گا جس پر تقسیم کیا ہے۔ اب تیس ۳۰ کی تقسیم سے جو بچا ہے اس کے آگے جملہ آئیل زیادہ کرو۔ یہ موکل علوی ہے۔ یہ یاد

رکھو کہ اگر پورا تقسیم ہو جائے تو اس عدد کے حرف یا حروف ہی بنیں گے جس پر تقسیم کیا ہے۔ مثلاً تیس پر تقسیم ہے اور تقسیم کامل ہوئی تو تیس کے حرف ہی بنیں گے (لام) دوسری تقسیم کے حرف بنا کر جملہ یوش زیادہ کرو یہ موکل سفلی ہے۔ تیسری تقسیم کے حروف کے آگے طیش زیادہ کرو۔ یہ اعوان ہے۔ چوتھی تقسیم کے حرف کے آگے یوش زیادہ کرو یہ جن ہے۔ پانچویں تقسیم کے حرف کے آگے روش زیادہ کرو یہ خلیفہ ہے۔ اب پانچ نام آپ کے پاس ہیں اس سے عزمت تیار کرو جو یہ ہے۔ عزیمت علیکم ابوالخدر ملک الاحمر اجب عزیمتی بحق (پانچوں نام پڑھو جو اس کے پاس ہیں) و بحق الملک الموکل بقاھہ الغرش شمائل احرق قلب (فلاں بن فلانہ نام مع مطلوب والدہ) بحبی بارک اللہ فیک۔ یہ عزیمت ایک سو ایک مرتبہ پڑھنا ہے۔ اب معلوم کرو کہ آفتاب جب اس درجہ پر ہو جو درجہ آپ کو تیس کی تقسیم سے ملا ہے اور آپ یہ تاریخ سے معلوم کرو یعنی مثلاً اگر دس باقی ہیں تو دس تاریخ کو بیس باقی ہیں تو بیس تاریخ کو اگر پورا تقسیم ہے تو تیس تاریخ کو برج کو آپ چھوڑ دیں وہ بہت طوالت کا کام ہے اور وہ سال بھر میں ایک ہی مرتبہ آتا ہے اور وہ بہت اہم کام میں لیا جاتا ہے ساعت اس ستارہ کی ہو جو سات کی تقسیم پر ملا ہے (ہر گھنٹہ کے بعد ستارہ تبدیل ہوتا ہے) اب مزاج کی پیروی کرو اگر آتشی ہے تو پڑھتے وقت چند کوئلے دہکا کر اپنے پاس رکھو۔ اگر بادی ہے تو ایسی جگہ پڑھو جہاں ہوا آتی ہو۔ اگر ایسی جگہ نہیں ہے تو عمل پڑھتے ہوئے پنکھے سے ہوا جھلتے رہو۔ اگر آبی ہے تو کسی برتن میں اپنے سامنے پانی بھر کر رکھو اور وقفہ وقفہ سے اپنے ہاتھ تر کر کے منہ پر پھیرتے جاؤ۔ اگر خاکی ہے تو پاک زمین پر بیٹھ کر پڑھو۔ اب مولد رہا اگر حیوان رہا تو پڑھتے وقت کوئی بھی جانور اس جگہ ہو جہاں آپ پڑھ رہے ہیں۔ اگر کوئی پرندہ پنجرے میں پلا ہوا ہے تو وہ پنجرہ سامنے رکھ لو۔ اگر جانور نہیں ملتا تو تھوڑا سا گوشت سامنے رکھ لو کسی جانور کا ہی ہو اور بعد ختم عمل وہ گوشت چیل کووں کو کھلا دو اگر بناتات ہے تو کسی درخت کی ڈالی اپنے پاس رکھو۔ اگر جمادات ہے تو کوئی پتھر اپنے پاس رکھو۔ اول تو ایک ہی دن میں مطلوب کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوگی۔ ورنہ تین دن کرو۔ بحکم خدا یہ عمل ضائع نہ ہوگا۔ اس قسم کے عمل رسالہ میں درج کرنا مناسب نہیں۔ مگر لکھ دیا گیا جو صاحب کر سکیں کریں جو نہ کر سکیں وہ نہ کریں۔ مجھ سے کوئی بات دریافت نہ کریں۔ اگر کوئی

غلطی ہو تو اس کی صحت جوابی خط سے کر سکتے ہیں

فالنامہ رمل مشرقی

یہ فالنامہ رمل میں بہت مستند ہے اس کے دیکھنے کا وقت طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ تک ہے آپ باوضو ہوں۔ دو تین اگربتیاں خوشبو کے واسطے سلگالیں آپ کا منہ مشرق کی طرف ہو۔ اپنا مقصد دل میں لیکر اور خدائے قدوس کو عالم الغیب تصور کرتے ہوئے آنکھیں بند کر کے اس نقشہ پر انگلی رکھو جس خانے پر انگلی پڑے اس کا حال ذیل میں دیکھو۔



[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اس شکل کا تعلق برج حمل سے ہے برج جوزا سے تعلق فائدہ مند اس کام میں کامیابی ہوگی۔ ملازمت کی ضرورت ہے قرضداری ہے مقدمہ ہے تو اس میں کامیابی ہوگی اگر بیماری ہے تو صحت ہوگی اگر ترقی کا سوال ہے تو اس میں ابھی دیر ہے۔

اس کا تعلق ثور سے ہے۔ ثور کا تعلق قوس سے ناقص ہوتا ہے جو ارادہ کیا ہے اس میں کامیابی کی امید نہیں ہے۔ چند دن انتظار کرو پھر کامیابی ہو سکتی ہے۔

اس کا تعلق جوزا سے ہے۔ سرطان سے تعلق سادی ہے............ فی الحال جو حالت ہے اس میں تبدیلی نہ ہوگی یہی حالت رہے گی مگر چند روز کے بعد فائدہ اور ترقی کی امید ہے۔

اس کا تعلق سرطان سے ہے۔ سنبلہ سے نسبت اچھی ہے تمہاری کامیابی کسی

شخص کے ذریعہ سے ہوگی تمہارا خیال جس کی طرف ہے واقعی اس سے فائدہ ہوگا۔

•:• | اس کا تعلق اسد سے ہے برج ثور سے مادی ہے کوئی خاص تبدیلی حالات میں نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی واقعہ تکلیف یا نقصان کا پیدا ہوجائے۔ احتیاط شرط ہے۔ کچھ خیرات کرو۔ اور خدا کا نام زیادہ لیا کرو۔

•:• | اس کا تعلق سنبلہ سے ہے۔ اسد سے تعلق ناقص ہے کامیابی میں شبہ ہے۔ کسی پر بھروسہ نہ کرو۔ خدا پر بھروسہ کرو۔ کچھ خیرات کرو اور خدا کی یاد کیا کرو۔

:•| اس کا تعلق میزان سے ہے۔ جوزا سے مفید ہے۔ تمہاری کامیابی میں دیر نہیں ہے۔ تم تردد نہ کرو اور کام شروع کرو۔ غیب سے مدد ملے گی۔

•:| اس کا تعلق عقرب سے ہے حوت سے مفید ہے ثمرہ نیک ہے دیر مت کرو جو قصد کررہے ہو اس میں کوشش کرو۔ بحکم خدا کامیابی ہوگی۔

••:| اس کا تعلق قوس سے ہے۔ ثور سے ناقص ہے تمہارے ارادہ میں کامیابی کی امید نہیں ہے۔ ابھی اس خیال کو ترک کردو۔ چند روز کے بعد کامیابی ہوسکتی ہے۔

:–| اس کا تعلق جدی سے ہے۔ دلو سے مادی مگر ناقص پھل زیادہ ہے۔ آئندہ حالات

اور خراب ہوں تو ممکن ہے احتیاط کرو صدقہ اور دعا سے غافل نہ ہو۔

| :: اس کا تعلق دلو سے ہے جوزا سے مفید تعلق ہے۔ کامیابی میں شبہ نہیں ہے۔ جس طرف خیال ہے وہ خیر خواہ دوست ہے اس سے فائدہ ہوگا۔

| :: اس کا تعلق حوت سے ہے۔ سنبلہ سے موافق ہے۔ کامیابی عنقریب ہے بلکہ صبح و شام ہی ظاہر ہو جائے۔ مگر کامیابی میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔



فالنامہ

یہ فالنامہ بہت مجرب ہے ننانوے فیصدی صحیح جواب ملتا ہے کسی شخص سے آپکا کام ہے اور آپ اس سے ملنا چاہتے ہیں وہ ملے گا یا نہیں یا تمہارا قرض کسی پر ہے وہ دے گا یا نہیں غرض کہ کسی کے متعلق یہ معلوم کرنا ہے کہ آپ کی طرف سے کیا خیال ہے اور یہ کہ تم کو کامیابی ہوگی یا نہیں تو اس شخص کے نام معہ والدہ کے ابجد اعداد سے نکالو پھر اپنے نام معہ والدہ کے ابجد سے نکالو اور جس دن آپ یہ حساب کر رہے ہیں اس دن چاند کی تاریخ کیا ہے مثلاً ۴۔۵ یا ۱۰۔۲۰ اور جو دن ہو اس کے عدد سے سنیچر سے شروع کرو۔ سنیچر ایک اتوار دو اسی طرح اور اس وقت جس ستارے کی ساعت ہے اس کے عدد یعنی شمس قمر زہرہ وغیرہ سب کو جمع کر کے سات پر تقسیم کرو۔ اگر باقی ایک ہے تو خلاف بھی نہیں ہے اور خاص موافق بھی نہیں۔ اگر موقع ملے گا تو مل جائے گا کوئی خاص کوشش ملنے کی نہ کرے گا اگر دو باقی رہیں گے تو وہ ملے گا مگر تمہاری مرضی کے مطابق کام نہیں

کرے گا۔ لیکن کچھ کرے گا ضرور اگر تین باقی رہیں تو اس کے دل میں تمہارا خیال ہے وہ کام کرے گا اگر چار ۴ باقی ہیں تو اس سے کوئی امید نہیں نہ رکھو صاف انکار سمجھ لو۔ اگر پانچ باقی رہیں تو اس سے صبح شام ملاقات ہوگی وہ خود تمہاری خواہش رکھتا ہے اگر چھ ۶ باقی رہیں تو اس سے کوئی امید نہ رکھو وہ فضول آدمی ہے اور نہ تمہارا خیال ہے اگر باقی کچھ نہ رہے تو اس سے کوئی امید نہ رکھو بلکہ اس سے نقصان پہنچ سکتا ہے اس خیال کو چھوڑ دو

فالنامہ

یہ ایک بزرگ کا عطیہ ہے مگر مجرب ہے بار بار کا تجربہ شدہ ہے اس سے صحیح جواب ملتا ہے۔ سب سے پہلے اپنا مقصد دل میں لو پھر صحیح عقیدہ سے دعا کرو کہ الٰہی ان پاک حرفوں سے میرا مقصد ظاہر فرما اور مجھے غیب سے مشورہ دے پھر خدا کا نام لے کر اور آنکھیں بند کر کے اس نقشہ پر انگلی رکھو جس حرف پر انگلی پڑے اس کا حال ذیل میں دیکھو مگر جواب پر عمل کرو اگر عمل نہ کرو گے تو نقصان ہوگا۔

ب	ج	ز
ی	ن	ف
ق	ش	ت
ث	خ	ذ
ض	ظ	غ

(ب) ابھی کامیابی میں دیر ہے صدقہ دو خدا کامیاب فرمائے گا۔

(ج) اس خیال کو ترک کردو تو بہتر ہے۔

(ز) کامیابی قریب ہے فکر نہ کرو۔

(ی) یہ آدمی یہ خیال یہ سفر یہ تجارت ابھی فائدے کی امید نہیں ہے چند روز بعد کام کرو۔

(ن) تمہاری کامیابی بالکل قریب ہے فکر نہ کرو۔

(ف) ابھی کامیابی میں کچھ دیر ہے مگر کامیابی بحکم خدا ضرور ہوگی۔

(ق) دشمنوں نے تو کام بگاڑا تھا مگر خدا نے فضل کر دیا۔ اب کامیابی ہے۔

(ش) فکر نہ کرو۔ اب صبح شام اچھی خبر ملنے والی ہے۔

(ت) سب کام درست ہو جائے گا مگر کسی کو شریک نہ کرو کسی پر راز ظاہر نہ کرو۔

(ث) بہت اچھی فال ہے ہفتہ عشرہ میں کامیابی کی امید ہے۔

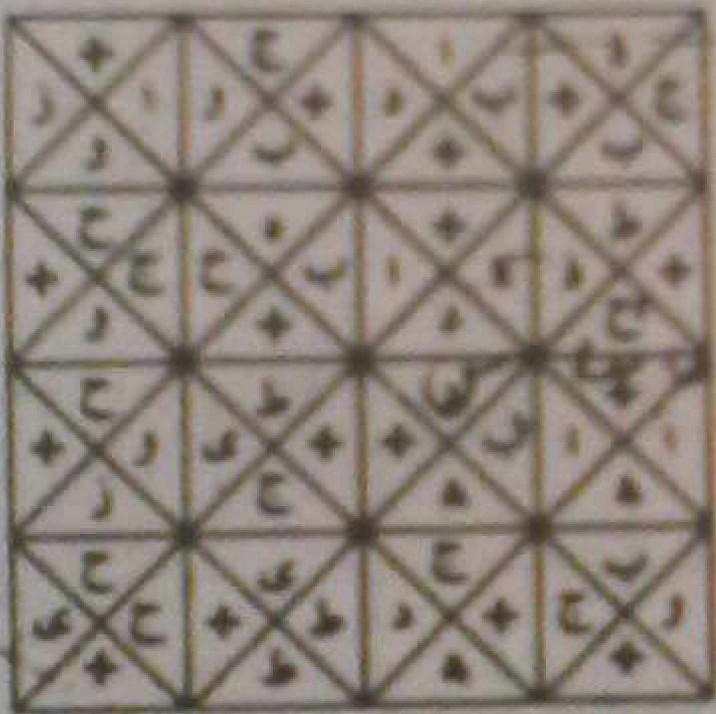
(خ) وقت اچھا نہیں ہے ابھی گردش ایام باقی ہے چند روز توقف کرو۔

(ذ) تمہارا کام تو ہو گا مگر تمہارے خیال اور آرزو سے کم۔

(ض) ابھی کامیابی میں دیر ہے۔

(ظ) بہت کوشش کی ضرورت ہے کام بگڑا ہوا ہے۔

(غ) کامیابی کی کچھ زیادہ امید نہیں ہے۔





فالنامہ

یہ جفر سے اساتذہ سلف نے بنایا ہے اور تجربے سے صحیح ثابت ہوا ہے آپ اچھی نیت سے پاک صاف ہو کر آنکھیں بند کر کے سیدھے ہاتھ والی شہادت کی انگلی سے اس نقشہ پر رکھیں۔

اگر ز۔و۔ج۔ب۔ھ پر انگلی پڑے تو کامیابی ا۔د۔ح۔ط۔ی پر انگلی پڑے تو دیر میں کامیابی ہو گی اگر ھ انگلی پڑے تو کامیابی کی امید نہیں ہے صحیح طریق پر اس سے فال لو انشاء اللہ صحیح جواب ملے گا۔ جدول اوپر ہے۔

فالنامہ

یہ فالنامہ بزرگوں میں کشف العطاء کے نام سے موسوم ہے اور حقیقتاً لسان الغیب ہے اور صحیح جواب دیتا ہے مگر کسی اہم کام میں اس سے کام لو۔ معمولی کاموں پر اسے استعمال نہ کرو۔ بات بات پر اس سے کام لینا ایک قسم کا استہزار اور مذاق ہے بلکہ اس سے نقصان پہنچتا ہے خاص وقت اور اہم کام میں اس سے فال لو۔ کسی دن تاریخ مہینہ کی اس میں شرط نہیں ہے۔ ہاں وقت مقرر ہے عصر اور مغرب کے درمیان عمل کرو۔ کاغذ کے نو ۹ پرچے لو۔ اور ہر پرچہ پر ایک ایک حرف لکھو ا/۱' ب/۲' م/۳' ی/۴' ل/۵/ ع/۶' ا/۷' ل/۸' ع/۹ ان کی گولیاں "نو گولیاں" بناؤ۔ یعنی ہر حرف کی جدا جدا۔ یہ سب ایک برتن میں ڈال دو اور تین مرتبہ قل ھو اللہ شریف معہ بسم اللہ پڑھ کر اس میں سے ایک گولی نکال لو اس گولی پر جو حرف لکھا ہو اس کا نتیجہ معلوم کرو۔ ہر حرف پر ایک سے نو تک نمبر ڈالو۔

ا/۱:۔ فال سعد ہے۔ جو ارادہ یا کام آپ کر رہے ہیں اس میں خدا کامیاب کرے گا۔

ب/۲:۔ فی الحال کامیابی میں خطرہ اور دیر ہے۔ اگر اس خیال کو ترک نہ کرسکو تو چند یوم کے واسطے صبر ضرور کرو۔ دیر میں خیر ہے۔

م/۳:۔ در پردہ تمہارے خلاف کوشش ہو رہی ہے اور ہوگی اور تم مجبور ہو اس لیے اس خیال کا ترک کر دینا ہی بہتر ہے۔

ی/۴:۔ تمہاری نحوست کا وقت نکل چکا ہے اب تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گے جو قصد کیا ہے اس پر عمل کرو۔

ل/۵:۔ ابتداء میں رکاوٹ بلکہ خطرہ ضرور ہے مگر تم اپنے ارادے پر ڈٹے رہو۔ اپنا ارادہ کسی پر ظاہر نہ کرو۔ بعض دشمن دوستی کے لباس میں ہیں۔

ع/۶:۔ خدا کا حکم ہو چکا پردہ میں ہے عنقریب تمہاری کامیابی ہونے والی ہے۔

ا/۷:۔ وقت اچھا نہیں ہے جس پر تم بھروسہ کئے ہوئے ہو وہ بھروسہ کے قابل نہیں ہے۔ اپنی ذات پر بھروسہ کرو چند یوم بعد کامیابی ہوگی۔

ل/۸:۔ وقت اچھا ہے زمانہ موافق ہے۔ کامیابی میں دیر یا رکاوٹ نہیں ہے کام کرو۔

ع/۹/۔ کامیابی کا وقت آچکا۔ فکر نہ کرو۔ سب کام قدرت سے درست ہو جائیں گے۔

فالنامہ

یہ فالنامہ بہت مستند ہے اور اکثر صحیح جواب ملتا ہے۔ باقی سو فیصدی اور مکمل علم تو خدا کا ہی ہے۔ اس میں سات نمبر مقرر کیے گئے ہیں ترکیب یہ ہے کہ کوئی بھی کتاب ہو کسی کتاب کا تعین نہیں ہے اس کتاب کو کہیں سے کھولئے اور سطر اول کا پہلا حرف لکھیں۔ اسی طرح آخر سطر کا حرف آخر لکھیں۔ پھر دوسرا صفحہ کہیں سے کھولئے اس کی سطر اول کا پہلا حروف اور سطر آخر کا آخری حرف لکھیں۔ اسی طرح سات صفحہ کے اول آخر حروف لکھیں یہ چودہ حروف ہوں گے۔ ان چودہ حروف کے اعداد ابجد سے نکال کر اور میزان دے کر اسے سات پر تقسیم کرو۔ جو باقی بچے اس کا حل ذیل سے معلوم کرو۔ اگر باقی ایک رہے تو سوال سفر کا ہے سفر بچئے۔ ابتداء میں ناامیدی مایوسی تکلیف نقصان شاید ہو مگر دل شکستہ اور مایوس نہ ہوں۔ آخر کار کامیابی اور فائدہ ہوگا۔ دو باقی رہیں تو سوال ترقی کا ہے جس میں تجارت ملازمت قرض وغیرہ شامل ہیں۔ ابھی کامیابی میں دیر ہے یہ مقصد پورا ہونے میں سات مہینے کی دیر ہے مگر کامیابی ہوگی۔ تین باقی رہیں تو سوال ملازمت کا ہے جو جلد ملے گی۔ اگر حسب منشاء اس وقت نہ ملے جو ملے منظور کریں ترقی جلد ہو جائے گی چار باقی رہیں تو سوال بیماری کا ہے ابتداء میں علاج غلط ہوا اور اب بھی صحیح نہیں ہے۔ علاج تبدیل کرو۔ بیماری تو خطرہ کی ہے مگر خدا پر بھروسہ کریں شفا ہو جائے گی اگر پانچ باقی رہیں تو سوال شادی کا ہے۔ اس میں زیادہ دیر نہیں ہے عنقریب کامیابی ہوگی۔ کوشش اور کریں۔ اگر چھ باقی رہیں تو سوال مقدمہ کا ہے آپ کی طرف سے کوشش میں کمی ہے۔ دوسرا زیادہ کوشش کر رہا ہے کوشش آپ بھی زیادہ کریں مگر آپ کی کامیابی میں خطرہ ضرور ہے اگر باقی کچھ نہ رہے تو سوال اولاد کا ہے کسی بیماری کی وجہ سے رکاوٹ ہے خود آپ میں نقصان ہے یا بی بی میں۔ علاج کرو اولاد ہوگی۔

فالنامہ

بہت مجرب ہے شفق صاحب اکثر اس سے کام لیتے ہیں اور اکثر صحیح جواب ملتا ہے اس نقشہ میں چار علامتیں ہیں۔



اکبر	ا-ت-ج-خ-ذ-ز-ش
کبیر	ب-ث-ح-د-ر-س-ص
اصغر	ی-و-م-ک-ف-ع-ض
صغیر	ہ-ن-ل-ق-غ-ظ-ط

اکبر:۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کی کامیابی میں دیر نہیں ہے۔

کبیر:۔ کامیابی میں دیر ہے مگر کامیابی میں شبہ نہیں ہے۔

اصغر:۔ اس میں کامیابی مشکل ہے اس خیال کو ترک کردو تو بہتر ہے۔

صغیر:۔ ابھی کامیابی میں دیر بھی ہے اور مکمل کامیابی بھی نہ ہوگی' قدرے کامیابی ہوگی اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے وضو کرو۔ اور قرآن پاک ہاتھ میں لو اور کہو کہ الٰہی تیرا کلام سچا ہے میں اپنے مقصد کے بارے میں پریشان ہوں مجھے صحیح اطلاع فرما۔ پھر تین مرتبہ درود شریف اور بسم اللہ پڑھ کر قرآن پاک کسی جگہ سے کھولو پہلے صفحہ کی سات سطریں چھوڑ کر آٹھویں سطر کو دیکھو آٹھویں سطر جس حرف سے شروع ہو اس حروف کا حال معلوم کرو جو اوپر لکھا ہے کوئی دن تاریخ مقرر نہیں ہاں صبح کا وقت بہتر ہے۔

فالنامہ

یہ فالنامہ بہت مجرب ہے خدا کے حکم میں تو یا رائے کو حکم زدن نہیں مگر خدا چاہے تو اس کا جواب صحیح ہوگا۔ صحیح طریق پر عمل کرو اگر آپ سے کوئی غلطی ہو تو اور بات ہے اگر آپ نے صحیح عمل کیا ہے تو جواب بھی صحیح ہوگا۔ آپ کسی سے کسی مقصد کے واسطے ملنا چاہتے ہیں اور معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کام کرے گا یا نہیں یا کوئی مقصد بھی ہو اسے معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ یہ کام ہوگا یا نہیں تو اس شخص کے نام معہ والدہ کے اعداد ابجد قمری سے حاصل کرو۔ اسی طرح اپنے نام معہ والدہ کے اعداد نکالو اور اس دن جو تاریخ ہو وہ لکھو۔ مثلاً دس پندرہ بیس غرض جو تاریخ ہو۔ اور جو دن ہو اس کے عدد سینچر سے شمار کرکے لکھو۔ سینچر ایک اتوار دو۔ پیر تین اسی طرح) اور جو اس وقت ستارے کی ساعت ہو (زحل کی ایک شمس کی دو۔ قمر کی تین اسی طرح۔ اب ان سب کو جمع کرکے سات پر تقسیم کرو اور ذیل کی جدول سے جواب حاصل کرو۔ اگر ایک باقی رہے تو وہ خلاف

بھی نہیں ہے اور موافق بھی نہیں ہے اگر موقع ہو تو کام کرے گا۔ اگر دو باقی رہیں تو کامیابی کی امید پوری ہے اور دیر بھی نہیں ہے۔ مگر شاید تمہاری منشاء سے کم ہو۔ اگر تین باقی رہیں تو وہ خود تمہارے واسطے کوشش کرے گا مگر حالات سے مجبور ہے۔ جب موقع ملے گا تم سے ملے گا یا تمہارا کام کرے گا اگر چار باقی رہیں تو کامیابی کی کوئی امید نہ رکھو صاف انکار سمجھو اگر پانچ باقی ہیں تو امید رکھو صبح شام کام ہونے ہی والا ہے اگر چھ باقی رہیں تو کوئی امید نہ رکھو وہ فضول آدمی ہے یا فضول کام ہے اگر پورا تقسیم ہو جائے تو باقی کچھ نہ رہے تو سمجھ لو کہ سوائے پریشانی کے اور کچھ تم کو حاصل نہ ہو گا اس خیال کو ہی چھوڑ دو۔

علم النجوم

علم نجوم میں سیارگان سے سعادت و نحوست کا حساب ہے مثلاً زحل اور مریخ نحس ہیں زہرہ و مشتری سعد ہیں اور دن رات میں ایک ایک گھنٹہ ایک ایک ستارہ کا دور رہتا ہے یہ بڑے لمبے چوڑے حساب ہیں دورہ شبا روزی دورہ اصغر۔ دورہ اکبر مثلاً زحل کا ایک دور شبا روزی ہے یعنی ہر گھنٹہ میں یہ دور ختم ہو جاتا ہے دوسرا دور اصغر ہے کہ زحل ڈھائی سال میں برج تبدیل کرتا ہے تیسرا دور اکبر ہے جس کی میعاد ۱۹ برس ہے مگر مجھے اس وقت دورہ شبا روزی کا بیان کرنا ہے کہ یہ ہر وقت کام کی شے ہے۔ واضح ہو کہ دن رات کے چوبیس گھنٹے مانے گئے ہیں مگر حساب کس وقت سے شروع کیا جائے اس میں اختلافات ہیں اسلام میں دن رات کا حساب غروب سے لیا جاتا ہے یعنی پہلے رات پھر دن اسلامی حساب سے یہ مروج ہے مثلاً جس وقت رمضان شریف کا چاند نظر آتا ہے بس اسی وقت سے رمضان المبارک شروع ہو گیا اسی وقت نماز تراویح ہونے لگی سحری کھائیں گے صبح کو روزہ ہو گا۔ اور جیسے ہی آفتاب غروب ہوا روز ختم ہو گیا۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ غروب آفتاب سے تاریخ تبدیل ہو گئی۔ ہندوستان میں اسکا رواج نہیں ہے جو لوگ حجاج کو گئے ہیں کہ وہاں غروب آفتاب کے وقت بارہ بجتے ہیں اور ہندی میں طلوع تک دن مانا گیا ہے اب سب حسابوں میں دن رات کے چوبیس گھنٹے مانے گئے ہیں اور یہ منٹ اور سیکنڈ پر تقسیم ہیں اور اس سے علاوہ دن رات کے کاموں کے سعادت و نحوست سے بحث کی جاتی

ہے لیکن علم جفر میں بجائے چوبیس گھنٹوں کے سولہ پہر کا دن رات مانا گیا ہے یعنی آٹھ پہر اور آٹھ پہر کا دن اس حساب سے ڈیڑھ گھنٹہ یعنی نوے منٹ کا ایک پہر مانا گیا اور ہے تو ستاروں کا ہی حساب مگر نام تبدیل کر لیا ہے جس طرح نجوم میں سات ستارے مانے گئے وہ سات ستارے چار حصوں پر تقسیم ہیں اور ان کو سعادت و نحوست پر تقسیم کیا گیا ہے ان چار کا نام یہ ہے اول ذکی دوم مابین سوم مرغ چہارم احتراق۔ مگر اس میں کوئی ساعت ایک پہر کی ہے کوئی ساعت ڈیڑھ پہر کی ہے ان چاروں کے اثرات یہ ہیں زکی اول سے آخر تک سعد ہے مابین سعد ہے مگر نمبر دوم پر سعد ہے۔ احتراق نحس کامل ہے اور مرغ نحس کمزور ہے بس یہ تقسیم ہے اور یہ قاعدہ زیر قانون جفر ہے اب نجوم کا حساب زیادہ صحیح ہے یا جفر کا یہ تجربہ بتائے گا۔ جن اصحاب کو شوق ہو وہ دونوں نقشے تیار کر کے موازنہ کریں گے تو صاف معلوم ہو گا کہ کون صحیح ہے چونکہ مجھے علم جفر سے ایک خاص تعلق ہے اس لیے میرے تجربے میں جفر کا حساب زیادہ صحیح آیا ہے مگر میں عملیات میں اس سے کام لیتا ہوں باقی آئے دن کا حساب ہندی سے کر لیتا ہوں دن رات کے چوبیس گھنٹے جو ستاروں پر تقسیم ہیں اس کا نقشہ کئی مرتبہ درج کر چکا ہوں مگر اخبار اور رسالہ کا دفتر ایک کبوتر خانہ ہوتا ہے ایک آتا ہے ایک جاتا ہے یہ رسالہ ۳۲ سال سے نکل رہا ہے نام تبدیل ہوتے رہے۔ مگر لکھنے والے شفق صاحب ہی رہے۔ اور اب میں جدول لکھ رہا ہوں نجوم سے دن رات کا حساب ایک نقشہ سے اسی رسالے میں کسی دوسری جگہ درج ہے یہاں جفر سے سعد نحس کی حالت معلوم کرو۔



رات

جمعہ	سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
زکی	مرغ	زکی	مرغ	زکی	مرغ	زکی
٦٠	٦٨	٩٠	٩٠	٩٠	٩٠	١٨٠
مابین	احراق	مابین	احراق	مابین	احراق	مابین
٦٨	٦٨	٩٠	٩٠	٦٨	٩٠	٦٨
مرغ	زکی	مرغ	زکی	مرغ	زکی	مرغ
٦٨	٦٨	٦٨	١٨٠	٩٠	١٨٠	٩٠
احراق	مابین	احراق	مابین	احراق	مابین	احراق
٩٠	٦٨	٦٨	١٨٠	١٨٠	٩٠	٩٠
زکی	مرغ	زکی	مرغ	زکی	مرغ	زکی
٦٨	٩٠	٦٨	٩٠	٩٠	٦٨	٦٨
مابین	احراق	مابین	احراق	مابین	احراق	مابین
٦٨	٩٠	٦٨	٩٠	٩٠	٦٨	٩٠

دن

جمعہ	سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات
مریخ	زکی	مریخ	زکی	مریخ	زکی	مریخ
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۶۸	۹۰	۹۰
احراق	مابین	احراق	مابین	احراق	مابین	احراق
۶۸	۹۰	۱۸۰	۹۰	۱۸۰	۶۸	۶۸
زکی	مریخ	زکی	مریخ	زکی	مریخ	زکی
۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۶۸	۹۰	۹۰	۱۸۰
مابین	احراق	مابین	احراق	مابین	احراق	مابین
۶۸	۱۸۰	۹۰	۶۸	۶۸	۹۰	۶۸
مریخ	زکی	مریخ	زکی	مریخ	زکی	مریخ
۹۰	۹۰	۹۰	۶۸	۹۰	۶۸	۹۰
احراق	مابین	احراق	مابین	احراق	مابین	احراق
۹۰	۹۰	۹۰	۶۸	۹۰	۹۰	۹۰

نوٹ:۔ ہر نام کے ساتھ ہندسہ لکھا ہے اس سے یہ معلوم کرو کہ اس کی ساعت کتنے منٹ کی ہے یعنی جمعہ کے دن طلوع آفتاب سے نوے منٹ تک زکی کی ساعت ہے۔ پھر مابین کی۔

علم النجوم

سیارگان علی الخصوص سورج اور چاند کا تعلق ہماری دنیا سے بدیہیات میں سے ہے جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ دنیا کی ہر شے پر سیارگان کا اثر ہے۔ گرمی' سردی' بہار' خزاں' انسان کا تنفس سانس کی آمدورفت سب زیر اثر سیارگان ہے۔ جب دنیا کی ہر شے اور انسان خود زیر اثر سیارگان ہے تو کاموں کا بگڑنا اور سنبھلنا بھی زیر اثر سیارگان ہے۔ جاڑوں کے موسم میں اور گرمی کے موسم میں ہماری حالت تبدیل ہوتی ہے۔ فاعل حقیقی اور کارساز مطلق نے دنیا کا نظام نظام شمسی پر رکھا ہے۔ عموماً انسان اپنے کام میں اپنی صحت

اور دیگر حالات کا محاسبہ کرتا رہے تو اس کو معلوم ہو جائے گا کہ فلاں سال' مہینہ' دن' ساعت سے اس کا تعلق ہو گا' کوئی وقت سعد اور کوئی وقت نحس ہو گا۔ میں نے اپنی زندگی کا کچھ محاسبہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اپریل کا مہینہ میری زندگی میں انقلاب لاتا ہے خواہ نیک ہو یا بد۔ میں سالہا سال سے تجربہ کر رہا ہوں کہ اپریل کا مہینہ کبھی عظیم واقعہ سے خالی نہیں گیا۔ خدائے قدوس نے بھی کاموں کی تقسیم کی ہے۔ مثلاً قبض روح کا کام حضرت عزرائیل علیہ السلام سے متعلق ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت جبریل علیہ السلام روح قبض کیا کریں۔ اسی طرح نظام عالم چاند سورج کے گردش کے ماتحت ہے اور اس کا علم کامل سوائے خدائے قدوس کے کسی کو نہیں ہے۔ ہم نے تجربے سے چند اثرات معلوم کئے ہیں اور وہ بھی ظن سے خالی نہیں ہیں لکڑی' لوہا' پانی' آگ' خدا نے پیدا کی ہے مگر انسان نے کیسے کیسے کام ان اشیاء کی مدد سے آج پیدا کر لئے ان اختراعات اور ایجادات نے انسان کو اس قدر حواس باختہ کر دیا کہ آج بعض نے خدا کی ہستی سے بھی انکار کر دیا۔ انسان محقق ضرور ہے مگر خالق نہیں ہے اور خدا کی ہمسری کوئی نہیں کر سکتا۔ انسان کے جسم میں بے شمار پرزے ہیں جو سب مل کر نظام حیات قائم کئے ہوئے ہیں۔ مگر میں نے اور آپ نے بھی اتنے ننھے ننھے کیڑے دیکھے ہیں کہ ان کا سارا جسم رائی کے برابر بلکہ اس سے بھی کم ہے۔ ان کا جسم وقت نگاہ سے دیکھا جا سکتا ہے۔ مگر اس ننھے سے کیڑے میں بھی سب وہ ہی پرزے ہیں جو ہاتھی کے جسم میں ہیں۔ جب ان کا تمام جسم ہی اتنا ہے تو اندر کے سب پرزے کتنے ہوں گے بس یہ سوائے خدا کے نہ کوئی جان سکتا ہے نہ دیکھ سکتا ہے نہ باہم جوڑ سکتا ہے غرض کہ ستاروں کا تعلق انسان سے بہت گہرا ہے اور ستاروں کے ماتحت ہی انسان ہے ہم کو بھی خدائے پاک نے ذرا سا علم عطا فرمادیا ہے اور ہم اسی سے کام لیتے ہیں۔

علم النجوم

کنڈلی میں ہر ماہ رسالہ میں درج کرتا ہوں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ کوئی اسے شاید ہی دیکھتا ہو۔ کیونکہ عوام اس سے واقف نہیں ہیں۔ میں آج اس سے فائدہ حاصل کرنے کا ایک مختصر طریق لکھتا ہوں۔ کنڈلی کے بارہ خانے تین پر تقسیم ہیں۔ وتد۔ مائل الوتد زائل

الوتد خانہائے اوتار میں سیارگان قوی ہوتے ہیں اور اپنے ذاتی اثرات میں معتد بہ ترقی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جو سیارگان نحس ہیں وہ بھی اپنے خانہائے اوتار میں آکر سعد ہوجاتے ہیں۔ خانہ ہائے مائل الوتد میں سیارگان کی قوت کمزور ہوجاتی ہے مگر بالکل ناکارہ نہیں ہوتے۔ خانہ ہائے زائل الوتد میں بالکل کمزور یعنی محبوس اور مجبور ہوجاتے ہیں۔ لیکن ستارے خود بذاتہ سعد و نحس ہیں۔ مشتری زہرہ شمس قمر سعد ہیں۔ زحل اور مریخ نحس ہیں۔ عطارد ممتزج ہے۔ یعنی خانہ سعد میں سعد اور نحس میں نحس۔ اگر سعد ستارہ خانہ سعد میں آتا ہے تو اس کی سعادت ایک سے دس ہوجاتی ہے۔ اگر خانہ نحس میں ہو تو سعادت کم ہوجاتی ہے۔ مگر نحس مطلق کی طرح ہمہ تن نحس نہیں ہوتا۔ اسی طرح نحس ستارہ خانہ سعد میں آکر ہمہ تن سعد نہیں بن جاتا ہاں اس کی نحوست کمزور ہوجاتی ہے۔ نحس ستارہ خانہ نحس میں آکر اپنی نحوست ایک سے دس کردیتا ہے اور ہم یہ اثرات ہروقت دنیا میں دیکھتے ہیں۔ اب کنڈلی کے بارہ خانوں کی تقسیم معلوم کرو۔ کنڈلی کا خانہ اول چہارم، ہفتم، دہم، اوتار ہیں۔ ۲-۵-۸-۱۱ مائل الوتد خانہ ۳-۶-۹-۱۲ زائل الوتد ہیں اگر بارہ کو چار پر تقسیم کریں تو فی حصہ تین بن جاتا ہے لہٰذا خانہ ۱-۵-۹ آتشی، ۳-۷-۱۱ بادی، ۴-۸-۱۲ آبی، ۲-۶-۱۰ خاکی۔ اگر دو پر تقسیم کریں تو تر خشک بن جاتے ہیں۔ ۱-۲-۳-۵-۶-۹ خشک ہیں۔ ۴-۸-۱۰-۱۱-۱۲ تر ہیں۔ اس مختصر بیان سے نجوم کا ایک حصہ ایسا آپ جان سکتے ہیں جس سے سوال کا جواب اور مسائل کے حالات بڑی حد تک معلوم ہوجاتے ہیں اگر میں اس کو اساس علم نجوم مان لوں تو میرے نزدیک صحیح ہے اور جواب و حال سائل معلوم ہوسکتا ہے۔ لیکن عالم الغیب خدائے علیم ہی ہے۔ یہ حساب دنیا والوں نے اپنے تجربے سے بنائے ہیں صحیح بھی ہوتے ہیں اور غلط بھی۔

علم النجوم

سال۔ مہینہ، دن، گھنٹہ، منٹ، سیکنڈ۔ یہ دنیا کے حصے ہیں۔ اور سیکنڈ کے بھی حصے بنالو۔ جب بھی ایک تعداد ہوگی اب دنیا میں بے شمار انسان ہیں اگر وقت کی پیدائش سے انسان کا حال (جنم پتری) بنائی جائے تو دنیا میں ہزاروں ایک خصلت ایک صورت کے ملیں گے مگر تماشا یہ ہے کہ ہر انسان صورت سیرت عادت میں ایک دوسرے سے جدا ہے۔ اس سے یہ

نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر انسان خدا کی صناعی اور کاریگری کا جدا نمونہ ہے ہر انسان اپنی ذات میں منفرد ہے اے خدائے بزرگ و برتر تیرے تصویر خانے میں کتنے عکس اور فرے ہیں تو ہی جانتا ہے۔ بے شمار انسان اور ہر ایک جدا صورت اور سیرت کا ہم جو کچھ حساب بناتے ہیں وہ ظن سے خالی نہیں ہے۔ کون کیا ہے کیا ہو گا سوائے تیرے کوئی نہیں جانتا انصاف یہ ہی ہے کہ سچے دل سے مانگا جائے فتبارک اللہ احسن الخالقین ہٹ ہٹ دھرم اور عقل سے بیگانہ وہ ہیں جو تجھے نہیں مانتے۔ ورنہ ذرہ ذرہ تیری وحدانیت پر شاہد عادل ہے۔

ہر گیا ہے کہ از زمیں روید
وحدہ لاشریک لا گوید

دنیوی طریق پر جو تجربہ سے کچھ صحیح ثابت ہوا ہے وہ یہ ہے۔

اتوار	کو پیدا ہو وہ دولت مند باہنر ہو مگر غصہ زیادہ ہو اور شہوت پرست ہو
پیر	کو پیدا ہو وہ بزرگ صاحب عزت حلیم اور سخی اور بات کا پکا ہو
منگل	کو پیدا ہو تو وہ بے علم مفلوک الحال ہو اپنی زندگی پستی اور غریبی میں گزارے
بدھ	کو پیدا ہو وہ صاحب علم ہنر مند۔ سخی عزت والا ہو اور عمر بھی دراز ہو
جمعرات	کو پیدا ہو وہ دولت مند تو ہو مگر اکثر غمگین پریشان اور بیمار رہے
جمعہ	کو پیدا ہو وہ سخی بہادر۔ عالم باہنر۔ دیندار زاہد عابد ہو
سینچر	کو پیدا ہو اس کا دل سخت ہو دنیا کو اس سے تکلیف پہنچے اور خود بھی پریشان رہے

یہ علم نجوم اور تجربے سے لکھا ہے۔ حقیقت خدا ہی جانتا ہے۔

علم النجوم

اگست ۱۹۶۱ء میں دونوں گرہن ہو چکے۔ یہ گرہن بھارت اور دیگر ممالک میں نظر نہیں آئے امریکہ اور افریقہ کے بعض حصوں میں دکھائی دیے۔ لیکن آج دنیا سمٹ کر ایک نقطہ پر جمع ہو گئی ہے اس لیے کسی جگہ بھی حالات خراب ہوں سب دنیا اس سے متاثر ہوتی ہے یہ گرہن خاص طریق پر بادشاہوں اور سلاطین پر اثر انداز ہوا۔ لیکن جن آٹھ ستاروں کا برج جدی میں ۲۴ جنوری سے ۱۱ فروری تک اجتماع ہو گا۔ چاند سورج زہرہ مشتری عطارد، زحل، مریخ، ذنب جمع ہوں گے۔ اب برج جدی کی حالت معلوم کرو (مکرر اس) مریخ کو برج جدی میں شرف ہوتا ہے زحل کو عروج ہوتا ہے ماہتاب کو برج جدی میں وبال ہوتا ہے اور مشتری کو برج جدی میں ہبوط ہوتا ہے۔ باقی سیارگان اپنی حالت میں قائم رہتے ہیں یہ ثمرہ انفرادی حالت کا ہے۔ اب ان سب کا اجتماع ایک دوسرے پر کیا اثر کرے گا اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ وہ ہی اصحاب جان سکتے ہیں جن کو علم نجوم پر عبور ہے۔ جن اصحاب کو علم نجوم میں مہارت حاصل ہے وہ تو اس اجتماع کو قریب قریب قیامت مان رہے ہیں اور ساری دنیا کو اس سے متاثر ہونا مان رہے ہیں دور نزدیک ایسا نہیں ہے جو اس سے متاثر نہ ہو۔ دنیا میں جنگ حکومتوں میں انقلاب۔ بادشاہوں کی موت، وبائی بیماریاں، قحط سالی، دریاؤں میں طوفان، سمندروں میں طوفان۔ جہازوں کا غرق ہونا۔ بعض آبادیاں غرق ہوں گی۔ زلزلہ بعض جگہ زمین شق ہو گی غرض کہ عام تباہی اور بربادی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ مجھے علمی حساب سے انکار نہیں مگر میں ان واقعات سے بالا تر خدائے قدوس کی قوت اور طاقت کو مانتا ہوں جو خدا چاہے گا وہ ہو گا۔ میں سب کا دعاگو ہوں۔ مذہب ایک رشتہ ہے جو خدا اور بندے کے درمیان ہے بہ حیثیت انسان ہر انسان کا دعاگو ہوں ایک غریب آدمی ہوں کسی کی خدمت کے قابل نہیں ہوں بس کلمہ خیر اور دعاگو سب کا ہوں۔

علم النجوم

جس کے یہاں اولاد پیدا ہوتی ہے وہ اس بات کو بھی جانتا ہے کہ یہ زندگی والا ہے یا نہیں صاحب علم اور دولت و عزت ہے یا نہیں۔ غرض کہ اس کی زندگی کے حالات جاننا

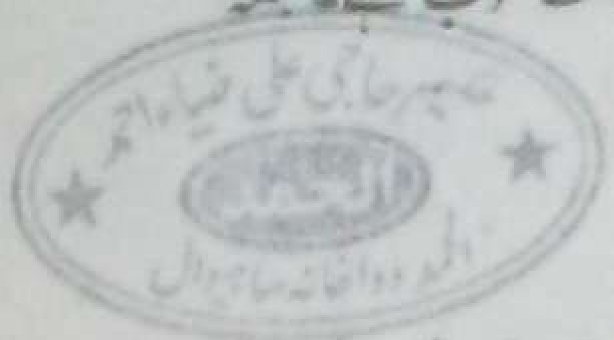
چاہتا ہے۔ اس کے واسطے جنم پتری تیار کی جاتی ہے اور بہت طرح حساب بنے ہوئے موجود ہیں میں سب سے پہلے یہ ایمان رکھتا ہوں کہ خالق ارض و سما اور انسان کا پیدا کرنے والا ہی جانتا ہے کہ یہ پیدا ہونے والا کیا ہے اور کیا ہوگا وہ عالم الغیب ہے ہم کیا جانیں اور کیا بتائیں۔ دنیوی طریق پر لوگوں نے اپنے تجربے سے چند پہچان والی باتیں لکھدی ہیں جن سے کچھ حالات معلوم ہوجاتے ہیں مگر ہم یہ کبھی نہیں کہہ سکتے کہ جو ہم نے تحقیق سے لکھدیا ہے وہ قطعی صحیح ہے بس ایک ظن ہے کبھی صحیح ہوجاتا ہے کبھی غلط اور معلوم کرو کہ وقت پیدائش سے انسان کے حالات کچھ معلوم ہوسکتے ہیں مگر وقت پیدائش معلوم کرنا ہی دشوار ہے۔ ہماری یہاں گھنٹہ 'منٹ' سیکنڈ' ہے لیکن سکنڈ کے بھی حصے ہیں اور یہ ایسا وقفہ ہے کہ سوائے خدائے پاک کے کوئی نہیں جانتا "مثال" سمندر ہے اس میں جس قدر پانی ہے اس میں سے آپ ایک لگی پانی نکال لیجئے۔ اب عقل کہتی ہے کہ جس قدر پانی تھا اس میں اتنا پانی کم ہوگیا مگر یہ کوئی نہیں جانتا کہ کتنا تھا اور کتنا رہ گیا ہے۔ لیکن علم الٰہی میں ہے پھر کوئی ہے دنیا میں جو یہ حساب بتادے بس وہی علم زخیر ہے جو اس کو جانتا ہے یا اس کا مقدس اور محبوب رسول اس کے بتائے ہوئے علم سے جانتا ہے یہ بحث تو بہت طولانی ہے بعض نے ستاروں سے حساب لیا کہ جس ساعت میں وہ بچہ ہوا اس ستارے سے حالات معلوم ہوتے ہیں مگر حساب بھی تو انسان کی سمجھ سے باہر ہے۔ آفتاب کی رفتار ایک سیکنڈ میں انیس میں ہے۔ مگر اس کی رفتار کا ذرہ ذرہ خاصیت اور اثر میں جدا ہے۔ دنیا میں ایک سیکنڈ میں کئی پیدا ہوتے ہیں مگر تماشہ یہ ہے کہ آپ دنیا بھر میں تلاش کیجئے کہ ہر شخص صورت میں عادت میں حالات میں جدا ہوگا۔ سر سے پاؤں تک کبھی صورت اور حالت میں دو شخص نہیں مل سکتے اس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کی پیدائش اور حالات جدا ہیں۔ ہر شخص اپنی صورت اور حالات میں منفرد ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کا زائچہ جدا ہے میں صرف اس کا حال ظنی علم سے لکھتا ہوں۔ مگر یہ حالات اساسی ہیں فروعات پر جب بحث ہو جب وقت ولادت صحیح معلوم ہو۔ اتوار کے دن پیدا ہو وہ صاحب دولت اور ہنر مند ہوتا ہے اپنی زندگی اچھی بسر کرتا ہے مگر غصہ زیادہ ہوتا ہے اور شہوت والا ہوتا ہے۔ جو پیر کے دن پیدا ہو وہ بزرگ صاحب عزت نام آور بہادر سخی ہوتا ہے مگر مالی حالت زیر رہتی ہے اپنے خرچ کی وجہ سے جو منگل کے دن پیدا ہو وہ جاہل پریشان

ہونے کے بعد رکھا گیا تھا پھر پیدائش کے وقت سے اور نام سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے نام کے حرف اول سے جو ستارہ قائم کیا گیا وہ غلط ہو سکتا ہے اس کے واسطے جنم پتری بنائی جاتی ہے۔ مگر میں جنم پتری کو بھی سراپا صحیح نہیں مانتا جنم پتری کا صحیح بنانا بھی خاص کام ہے۔ تاہم نام کے حرف اول سے ستارہ بنانا تو ازروئے قانون علم نجوم صحیح نہیں ہے اور غلط ہو جائے تو ممکن ہے اس لئے آپ ایک کام کریں کہ اپنے نام معہ والدہ کے اعداد ابجد قمری سے نکال کر اسے سات پر تقسیم کریں اور جو باقی رہیں اس سے ستارہ بنایئے اباقی بچے تو زحل ۲ بچے تو شمس تین باقی رہے تو قمر چار باقی رہیں تو مریخ پانچ باقی رہیں تو عطارد چھ باقی رہیں تو مشتری اگر پورا تقسیم ہو جائے تو زہرہ اب اسی طرح ستارہ نکال کر دونوں ناموں کے ماتحت اپنا حال ہر ماہ دیکھا کریں خدا چاہے تو بہت کچھ صحیح حال معلوم ہو گا۔ مگر پہلے یہ معلوم کرلو اور اعتقاد کامل رکھو کہ عالم الغیب خدائے پاک ہے یہ دنیا والوں کا تجربہ اور حساب ہے کبھی غلط ہو جاتا ہے کبھی صحیح۔ یہ ایک نیوہ یا قیافہ ہے کل کیا ہو گا اس کا حقیقی علم سوائے خدائے پاک کے کوئی نہیں جانتا۔

ہدایات ماتحت علم نجوم

تجارت کے لئے کوئی چیز خریدنا چاہتے ہو تو سنیچر اتوار منگل کے دن خرید نہ کرو۔ ان دنوں میں خرید سے فائدہ ہونا مشکل ہے۔ سفر کے واسطے جمعہ کی صبح اتوار اور منگل کا سارا دن جمعرات بہتر دن ہیں۔ بچے کا نام رکھنا۔ مکتب بٹھانا ختنہ یا مونڈن کرنا پیر۔ بدھ۔ جمعرات سعد ہوتے ہیں۔ سنیچر کے دن سفر کرنا نیا کام شروع کرنا شادی بیاہ کرنا ملازمت کی درخواست دینا زمین میں بیج بونا۔ جانور خریدنا یہ سب کام اچھے نہیں اگر مچھلی کھا کر ان دنوں میں کوئی کام کریں تو نحوست کم ہو جاتی ہے اتوار کے دن جنوب دکھن کو سفر کرنا کامیابی ہے شمال کی طرف سفر کرنا خوب ہے مکان کی بنیاد رکھنا خوب ہے اگر پان کھا کر گھر سے نکلو تو کامیابی کی امید زیادہ ہے۔ پیر کے دن نیا کپڑا پہننا۔ زیور بنوانا مکان بنوانا ملازمت پر جانا مفید ہے الائچی کھا کر گھر سے نکلیں تو زیادہ اچھا ہے منگل کے دن نام رکھنا نیا کپڑا اور نیا پھل کھانا مکان کی بنیاد رکھنا مفید ہے۔ دھنیا کھا کر نکلو تو بہت زیادہ اچھا ہے بدھ کے دن سفر بالکل نہ کرو۔ زمین میں بیج ڈالو اگر سفر کرنا ضروری ہو تو دہی کھا کر نکلو یہ اس کا اوپاؤ

ہے جمعرات کے دن غسل صحت کرنا۔ سفر کرنا تجارت شروع کرنا خوب ہے مگر زمین میں بیج ڈالنا اچھا نہیں اگر جمعرات کے دن صبح کو ذرا سا گڑ کھالیا کرو تو بہت خوب ہے۔ جمعہ کے دن کپڑا پہننا نیا پھل کھانا مفید ہے۔



بروج

بارہ بروج ہیں اور سات ستارے اس میں گردش کرتے رہتے ہیں ان میں چار برج حمل۔ سرطان۔ میزان۔ جدی منقلب ہیں۔ ان میں دشمنی اور جدائی کا عمل کیا جائے۔ چار برج ثور۔ اسد عقرب دلو ثابت ہیں۔ ان میں ترقی تجارت ملازمت کا عمل کیا جائے چار برج جوزا سنبلہ قوس۔ حوت ذوجسدین ہیں ان میں عمل کا تسخیر و محبت کیا جائے ان بروج کو عمل کرنے میں بڑا اثر ہے جب تک بروج کی پابندی نہ کی جائے کوئی عمل کام نہیں دیتا۔ بلکہ بعض اوقات نتیجہ برعکس نکلتا ہے اب بروج کی تو ساعت مقرر نہیں' تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ ستارہ کو دیکھنا ہے کہ کون ستارہ کس برج میں ہے ستارہ اور برج موافق ہیں تو پھر عمل تیر بہدف ہوتا ہے مثلاً عمل حب و تسخیر کرنا ہے اور اس کے واسطے مشتری اور زہرہ کار آمد ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ جب زہرہ یا مشتری برج جوزا سنبلہ قوس حوت میں ہوں اور عمل تسخیر کیا جائے تو فائدہ ہونا یقینی ہے جو صاحب اس عمل کو نہیں جانتے اور وہ قانون کے خلاف عمل کرتے ہیں اور ناکامی ہوتی ہے تو عمل کو بے اثر اور غلط مان لیتے ہیں حالانکہ کوئی عمل بے اثر نہیں ہوتا مگر قوانین عمل سے اکثر ناواقف ہوتے ہیں اور یہ بہت طویل داستان ہے ضرورت ہے کہ پہلے علم عملیات حاصل کیا جائے اور پھر عمل کیا جائے

علم النجوم

فلک الافلاک ۳۶۰ درجوں پر منقسم ہے چوں کہ برج ۱۲ ہیں اس لئے ہر برج کے حصہ میں ۳۰ درجے آتے ہیں ہر درجہ میں ۶۰ دقیقہ اور ہر دقیقہ میں ۶۰ ثانیہ اور ثانیہ میں ۶۰ ثالث ہیں جب ایک برج میں دو ستارے ایک درجہ ایک دقیقہ میں جمع ہو جائیں تو اسے قرآن یا مقارنہ کہتے ہیں اگر دونوں ستارے سعد ہیں مثلاً زہرہ مشتری تو اسے قرآن السعدین کہتے ہیں۔ اگر دونوں ستارے نحس ہوں مثلاً زحل و مریخ تو اسے قرآن النحسین کہتے ہیں

اگر ایک ستارہ سعد اور دوسرا نحس ہو تو اسے علویین کہتے ہیں اگر ایک مخروج الطبع اور ایک سعد مجمع ہو تو اسے قرآن السفلین کہتے ہیں اگر شمس و قمر ایک برج میں جمع ہوں تو اسے اجتماع نیرین کہتے ہیں اگر دو ستاروں کے درمیان فاصلہ ۶۰ درجہ کا ہو تو اسے نظر تسدیس کہتے ہیں اگر ۹۰ درجہ کا فاصلہ ہو تو نظر تربیع کہتے ہیں۔ اگر ۱۲۰ درجہ کا فاصلہ ہو تو نظر تثلیث کہتے ہیں۔ اگر ۱۸۰ درجہ کا فاصلہ ہو تو نظر مقابلہ کہتے ہیں مگر نیرین کے مقابلہ میں اصلاح نجوم میں استقبال کہتے ہیں اب معلوم کرو کہ نظر تسدیس نیم دوستی کا اثر پیدا کرتی ہے اور نظر تثلیث کامل دوستی کا اثر پیدا کرتی ہے۔ اس طرح نظر تربیع نیم دشمنی اور نظر مقابلہ کامل دشمنی کا مظاہرہ کرتی ہے۔

اب عملیات میں جو صاحب ناکام رہتے ہیں اس کی خاص وجہ یہ ہے مثلاً ایک شخص کی دوستی کا اور محبت کے لیے عمل کرتا ہے لیکن ستاروں میں حالت مقابلہ ہے تو عمل ہرگز اثر نہ کرے گا۔ محبت کا عمل جب کیا جائے جب دونوں کے ستارے نظر تثلیث یا کم سے کم نظر تسدیس ہو اسی طرح دشمن پر فتحیابی کے لئے نظر تربیع ہو یہ نظرات عملیات میں بمنزلہ اساس کے ہیں۔ جب تک ان قواعد سے پوری واقفیت نہ ہو عمل اثر نہیں کرتا۔ یہ ایک علم ہے اور قرآن پاک سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام واقع قرآن پاک میں صراحت سے موجود ہے جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہدہد نے ملکہ کی خبر دی تو آپ نے اہل دربار سے فرمایا کہ آپ میں کوئی ایسا ہے جو ملکہ کو یہاں لے آئے تو ایک جن نے عرض کیا کہ میں اسے اتنے وقت میں لے آؤں گا۔ جب تک آپ بات کر کے اٹھیں۔ دوسرے نے کہا کہ میں پلک مارتے اس کو یہاں حاضر کردوں گا۔ اس موقع پر قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے کہ اس کے پاس ایک کتاب کا علم تھا۔ یہ سب قرآن پاک کی آیات کا ترجمہ ہے۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں اول تو یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام پیغمبر ہیں جن و انس و حوش وطیور آگ پانی ہوا سب تابع ہیں مگر عملیات سے آپ کو تعلق نہیں تھا جب ہی تو فرمایا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم کہ یہ علم خاص تھا اور یہ کتاب بھی خاص تھی جو علم رسالت اور کتب سماوی میں نہ تھی۔ اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ دین علم کی کتاب میں ہے جس سے پلک مارتے ملکہ کا تخت معہ ملکہ کے آگیا یہ کتاب آسمانی تو تھی نہیں دنیوی علوم میں ایک علم کی کتاب تھی یہ

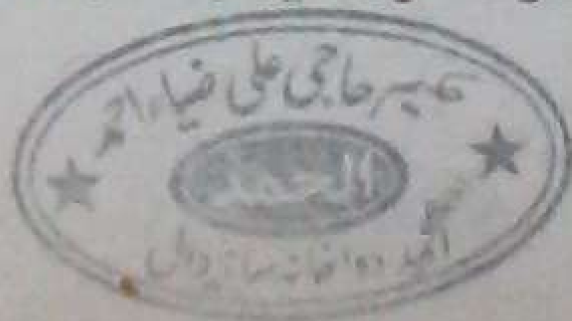
تقسیم ہے کہ اب بظاہر دنیا میں ایسا عامل نہیں ہے جو اس قدرت کا مالک اور عامل ہو مگر ایسا عمل ضرور ہے اور یہ سب باتیں اب بھی ہو سکتی ہیں مگر ایسی محنت کرنے والے نہیں ہیں اور نہ تلاش کرنے والے ہیں ماشاء اللہ مجھے ذرہ برابر دعویٰ نہیں کہ میں عامل یا علم عملیات کا عالم ہوں۔ ہاں مدت سے مجھے اس علم کا شوق ہے تلاش ہے۔ بعض وقت میرا عمل بھی تیر کی طرح کام کر جاتا ہے اور بعض وقت کوشش کے باوجود کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ وہ ہی ستاروں کا اثر ہوتا ہے جس کا ذکر اوپر ہو گیا اور حقیقت میں خاص مطلق تاثر دینے والا خدا ہی ہے۔

طبی چٹکلے

واعظ۔ قوال اور اسی قسم کے اصحاب جن کا شغل آواز سے پڑھنا یا گانا ہے مگر اس کی آواز کمزور بھونڈی اور کرخت ہے وہ یہ نسخہ استعمال کریں خدا چاہے تو آواز بلند پختہ خوبصورت اور دل کش ہو گی صبح نہار منہ ایک دانہ کشمش اور ایک مرچ سیاہ چبا کر نگل جائیں دوسرے دن دو دانہ کشمش اور دو دانہ مرچ سیاہ اسی طرح روزانہ ایک دانہ کشمش اور ایک دانہ مرچ سیاہ کا اضافہ کرتے جائیں۔ بیسویں دن بیس دانہ کشمش اور ۲۰ دانہ مرچ سیاہ ہو گی۔ اکیسویں دن انیس دانہ کشمش اور انیس دانہ مرچ سیاہ۔ یعنی جس طرح ایک دانہ کی تعداد روزانہ بڑھائی جاتی ہے اسی طرح کم کرتے جائیں آخر دن ایک ایک دانہ رہ جائے گا اور آواز پختہ خوبصورت اور سریلی ہو جائے گی۔

بعض اصحاب کو پیشاب سوزش سے آتا ہے یہ سوزاک تو نہیں ہوتا مگر ممکن ہے کہ یہ ہی سوزش بڑھتے بڑھتے سوزاک بن جائے آملہ خشک اور ہلدی دونوں ہمہ وزن پیس کر کپڑ چھان کر لیں۔ چھ ماشہ یہ سفوف نو ماشہ شہد میں ملا کر چاٹ لیں۔ تین دن کے استعمال سے سوزش جاتی رہے گی یہ دوا سوزاک کو بھی فائدہ دیتی ہے۔ گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔

پھٹکری باریک پیس کر پانی میں حل کر دیں پھر کپڑے دھونے کا صابن چاقو سے باریک باریک ورق کر کے اس میں ملا دیں۔ پھر بیج مرچ کو پیس کر اس میں ملا دیں یہ عرق تیار ہے جس چارپائی میں کھٹمل ہوں دو تین بوندیں چاروں پایوں کے سوراخ میں ڈال دیں



اور چند قطرے چارپائی پر بھی چھڑک دیں سارے کھٹمل مرجائیں گے۔

مرگی

یہ ایسا پلید اور آخر کار موت کا ہی مرض ہے کہ اس کا قطعی علاج اب تک دریافت ہو سکا اس کا مریض دفعتاً گر جاتا ہے منہ سے جھاگ نکلتی ہے اور خرخر کی آواز آتی ہے اور آخرکار اس کا انجام قضاہی ہے یہ نسخہ اس مرض میں مفید ثابت ہوا ہے خدا کو اختیار ہے کہ وہ کامل شفا عطا فرمادے مگر فائدہ ضرور ہوتا ہے اجوائن خراسانی ایک تولہ تخم خرفہ لونگ حرمل مالکنگنی بلیلہ سیاہ ہر ایک چھ ماشہ۔ ہلیلہ زرد پوست بہیڑہ اسطوخودوس برگ سنا ہر ایک نوماشہ۔ شہد اصلی تین چھٹانک۔ تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر شہد ڈال کر معجون بناؤ۔ خوراک روزانہ نو ماشہ صبح شام سرد اشیاء سے قطعی پرہیز خوراک روٹی کے ساتھ پرہیز گوشت کا بھی ہے۔

مرگی

بہت پلید اور لاعلاج مرض ہے ایک فقیر صورت بزرگ نے ایک چٹکلہ بتایا تھا ممکن ہے کہ اس کا اثر صحیح ہو بکری کے دل سے دو تین قطرے خون کے نکالیں ایک شیشی میں لے لیں اگر وہ خشک ہو جائے تو پانی کے قطرے سے نرم کرلیا کریں جس کو مرگی کے دورے پڑتے ہوں تو جب دورہ پڑے ایک سلائی اس خون کی دونوں آنکھوں میں مثل سرمہ کے لگادیا کریں دو چار مرتبہ یہ عمل کرنے سے مرگی کا دورہ جاتا رہے گا اور کم تو ہی ہو جائے گا۔

طبی چٹکلے

چاول عمدہ باریک چکی میں باریک پسوا کر رکھیں۔ چھ ماشہ یہ آٹا گھی اصلی میں خوب بھونیں جب آٹا سرخی پر آجائے تو اس میں بارہ عدد مغز بادام شیریں پیس کر ملادیں اور حسب ذائقہ چینی ملا کر اندر حسب ضرورت پانی ڈال کر پکائیں صبح بطور ناشتہ یہ فیرنی کھالیا کریں اس سے دماغ اور اعضائے رئیسہ قوی ہوں گے تجربہ کی چیز ہے۔

جن اصحاب کو نسیان کی شکایت ہو تو پستہ چار تولہ کندر ۲ تولہ ہلیلہ کابلی ۲ تولہ۔ دارچینی ۲ تولہ۔ مصطگی ایک تولہ۔ مغز بادام شیریں ۲ تولہ تمام ادویات کو کوٹ چھان کر شہد



خالص حسب ضرورت میں ڈالیں اور صبح و شام چھ چھ ماشہ کھایا کریں تو بھول جانے کی شکایت جاتی رہے گی ثابت سپاری (چھالیہ جو پان کے ساتھ کھاتے ہیں) آگ میں جلا کر کوئلہ بنالیں اسے تانبے کے پیسے یا کوئی شے تانبے کی ہو مثل سرمہ کے باریک پیس کر سوتے وقت ایک ایک سلائی آنکھوں میں لگائیں اگر خارش ہوتی ہو یا سرخی رہتی ہو یا قبل ازوقت بصارت میں کمی آگئی ہو تو اس سرمہ سے بہت فائدہ ہوگا۔ آنکھوں کی کئی بیماریوں کی دوا ہے۔

فتق برا مرض ہے اگر ابتدائی فتق ہو تو دال ماش ارد مع چھلکے کے پیس کر یہ آٹا ایک تولہ رسوت تین ماشہ دونوں کو گرم کر کے یہ آٹا رات کو سوتے وقت فوطے یا فوطوں پر لگا کر باندھیں۔ صبح کو کھول دیا کریں اس سے فوطے درست ہو جائیں گے۔

شیرہ اورک از شہد ہموزن لیکر اس میں ذرا سا نمک ملا کر نیم گرم کانوں میں ڈال دیا کریں او نچا سنائی دینا۔ کانوں میں درد کا ہونا کان کے کئی امراض کے لیے اچھی دوا ہے۔

قبض

بعض اصحاب کو قبض کی شکایت رہتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ پیٹ میں درد سا رہتا ہے۔ غرض کے پیٹ کی کوئی نہ کوئی شکایت رہتی ہے ایسے اصحاب یہ نسخہ تیار کریں اس سے تمام شکایتیں دور ہوں گی انشاء اللہ تعالے شکر تری تین ماشہ سوڈا خوردنی تین ماشہ۔ چونے کا پانی معطر بقدر ضرورت مصبر تین ماشہ۔ مصطگی تین ماشہ۔ مغز حب سلاطین مدبر ایک ماشہ پہلے ان بجھا چونہ بقدر پانچ تولہ پانی میں ڈال دیں اور تین دن یوں ہی رہے چوتھے دن آہستگی سے پانی اوپر کا نتھار لیں۔ احتیاط رہے کہ چونہ نہ آئے اسی طرح مغز حب السلاطین کو تین دن ریت میں گاڑدیں۔ ریت ہر وقت تر رہے اب ان تمام ادویات آب چونا میں کھرل کر کے گولیاں بقدر دانہ مونگ بنا کر رکھیں ایک گولی سوتے وقت کھالیا کریں۔

چٹکلے

سہاگہ خام سفوف کر کے جس جگہ چھڑکیں وہاں سے چیونٹیاں دور ہو جائیں گی۔
شورے کے تیزاب کے دو تین قطرے دودھ میں ڈالیے پانی اور دودھ الگ ہو جائے گا۔

جس طرح اشتہانہ ہونے پر زبردستی اور کھانا نقصان دہ ہے اسی طرح بھوک لگنے پر نہ کھانا بھی نقصان دہ ہے۔

جب بھوک معلوم ہو تھوڑا بہت کھانا ضروری ہے بھوک روکنے سے کئی ایک بیماریاں ہوتی ہیں۔



طبی چٹکلے

شیرہ ادرک اور شہد ہم وزن ملا کر اس میں قدرے نمک ڈال کر یہ دوا نیم گرم کان میں ایک ایک قطرہ ڈالو۔ صبح و شام تو کان کے بہت سے امراض کو مفید ہے۔ کان میں درد ہو آوازیں آتی ہوں۔ بہراپن۔ اونچا سنائی دینا ان سب عارضوں کے واسطے مفید ہے نشادر اور موصلی سفید دونوں ہم وزن لے کر سفوف بنالیں۔ یہ سفوف صبح و شام چار چار ماشہ کھاکر اوپر سے آدھ پاؤ دودھ نیم گرم و شیریں پی لیا کریں طاقت اور قوت کے واسطے بہترین چیز ہے قیمتی یا قوتی سے زیادہ فائدہ ہوگا ہاتھ پاؤں گھٹنے میں اور جسم کے جوڑوں میں درد ہو۔ یعنی وجع المفاصل اور گٹھیا کے مرض تک میں یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے۔ کچلہ ثابت آٹھ عدد لے کر دو سیر پانی میں جوش دیں ایک گھنٹہ تک اس کے بعد یہ پانی پھینک دیں دو سرا پانی ڈال کر ایک گھنٹہ تک جوش دیں اسی طرح چوبیس پانی بدلیں ہر مرتبہ ایک گھنٹہ جوش دیا کریں اب ان کچلوں کو کتر کر ۲ رتی صبح کو اور ۲ رتی شام کو کھایا کریں۔ تخم مالکنگنی لونگ مصطگی یہ تینوں ہم وزن لے کر السی کے تیل میں خوب جلالیں جب جل کر راکھ ہوجائیں تو اسی تیل میں گھونٹ کر درد کی جگہ مالش کریں کچلے والے نسخہ میں تو کسی حکیم سے بھی مشورہ کرلیں۔ اس میں عمر کی بھی قید ہے عمر کے لحاظ سے کمی کرسکتے ہیں۔

مجرب ادویات

کھانسی بہت تکلیف دہ مرض ہے یہ دوا تیار کرو خدا چاہے تو اس سے کھانسی کو بہت فائدہ ہوگا پرانی کھانسی اور ابتدائی تک میں یہ دوا مفید ہے۔

کوڑیہ لوبان کا کڑا سینگی' سہاگہ بریان ہر ایک پانچ تولہ سب کو باریک پیس کر پندرہ تولہ شہد خالص ملا کر کسی برتن میں رکھیں۔ دن رات میں چار مرتبہ ایک ایک انگلی چاٹ لیا کریں۔ ترش اشیاء سے پرہیز کریں۔ دوسرا نسخہ نرم مولیاں لیکر اسے کدوکش کر کے

آدھا پاؤ حاصل کریں اس برادہ کو آدھ سیر شہد خالص میں ملا کر اور کسی برتن میں رکھ کر دھوپ میں رکھ دیا کریں کئی دن کے بعد یہ مرکب لعوق کی شکل میں ہو جائے گا۔ صبح و شام ایک ایک انگلی چاٹ لیا کریں دمہ کے مریض کے لیے بہت اکسیر چیز ہے۔ رات کو آرام سے سلائے گا۔

نسخہ جات

موسم سرما میں ہاتھ پاؤں پھٹ جاتے ہیں اور بعض زخم ڈال دیتے ہیں یہ مرہم اس کے واسطے بہت مفید ہے موم سفید ایک تولہ گھی اصلی ۳ تولہ۔ کافور ۳ ماشہ۔ سفیدہ ۶ ماشہ۔ گھی گرم کر کے اس میں موم پگھلا لیا جائے بعد کافور اور سفیدہ ملا دیا جائے اس سے فائدہ ہو گا۔ دھنیا خشک ۶ تولہ جامن کے سرکہ میں بھگو کر خشک کریں اسی طرح دو تین مرتبہ ترا اور خشک کریں بعدہ دار چینی ایک تولہ۔ اصل سوس ایک تولہ سونف ایک تولہ۔ زیرہ سفید ایک تولہ۔ زیرہ سیاہ ایک تولہ۔ دانہ الائچی کوٹ پیس کر سفوف بنائیں اور مصری ۱۲ تولہ شامل کر کے بعد کھانے ایک تولہ کے تین ماشہ کھا لیا کریں تو ہاضم کا سریاح ہے۔

نوشادر ایک تولہ گل ارمنی ایک تولہ۔ مسکہ میں ملا کر صبح دوپہر شام دو دفعہ چاٹیں بواسیر کا خون بند ہو جائے گا۔



طبی چٹکلے

مردہ سانپ کا پیٹ چیر کر اس میں شاہترہ حسب گنجائش بھر کر اور پھر ٹانکے لگا کر اس سانپ کو آگ پر بھونو۔ جب سانپ بھن جائے تو شاہترہ نکال کر اس کا پانی برص کے سفید داغوں پر لگائیں دن رات میں ایک مرتبہ چار پانچ دن میں سفید داغ جاتا رہے گا۔ ابتدائی مرض میں یہ مجرب چیز ہے اگر شاہترہ خشک ہے تو پانی میں پیس کر بھریں۔

نمک سیاہ۔ نمک لاہوری۔ پودینہ خشک۔ فلفل سیاہ زیرہ سفید۔ زیرہ سیاہ۔ نوشادر۔ زرشک۔ تخم انار ترش۔ تمام ادویات چھ چھ ماشہ ان تمام ادویات کو کوٹ چھان کر سفوف بنا کر ایک شیشی میں رکھیں۔ کھانے کے بعد یہ سفوف کھا لیا کریں۔ اس سے پیٹ کی تمام بیماریاں دور ہوں گی۔ بھوک خوب لگے گی۔ کھانا جلد ہضم ہو گا۔ پیٹ کا درد

نہ ہوگی۔ اگر اجابت رقیق ہوئی ہو تو بستہ ہوگی۔ خوراک بڑے آدمی کی دوماشہ لڑکوں کی ایک ماشہ چھوٹے بچوں کی دو رتی امراض شکم کے لئے اکسیر چیز ہے۔

یرقان ایک مشہور بیماری ہے جس میں آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں اور پھر تمام جسم زرد ہو جاتا ہے اور کبھی مہلک بھی ہو جاتا ہے۔ اگر ابتدا ہی میں علاج کرلیا جائے تو یہ مرض جاتا رہتا ہے۔ سبز گھاس جسے دوب کہتے ہیں اور زمین میں خود پیدا ہوتی ہے اور چار پایہ شوق سے کھاتے ہیں اس گھاس کا عرق نکال کر سلائی سے سرمہ کی طرح آنکھوں میں لگانے سے اور یہ ہی عرق جسم پر ملنے سے یہ مرض قطعی جاتا رہتا ہے دس پندرہ دن روزانہ استعمال کریں۔

طبی چٹکلے

موسم سرد ہے اکثر نزلہ زکام کی شکایت رہتی ہے روزانہ رات کو سوتے وقت شہد خالص کی تین انگلیاں چاٹ لیا کریں۔ نزلہ زکام کی شکایت نہ ہوگی۔ اسی طرح اس موسم میں مچھر زیادہ ستاتے ہیں برادہ صندل کی دھونی مچھروں کے لیے پیغام قضا ہے جس کمرہ میں برادہ صندل کی دھونی دی جائے اس کمرے میں مچھر کا نام تک نہیں رہے گا۔ درخت املی کے پتے تھوڑے کوٹ کر اس میں پھٹکری بریاں اور قدرے افیون ملا کر اور کپڑے میں باندھ کر پوٹلی بنالیں گرم توے پر اس کی پوٹلی پر کو گرم کر کے سہتی سہتی آنکھوں پر ٹکور دیں اس سے دکھتی ہوئی آنکھ کو جلد آرام ہو جاتا ہے اور سرخی بھی جاتی رہتی ہے۔

نسخہ خاص۔ دانہ الائچی سفید ۲ تولہ۔ سونٹھ ایک تولہ دار چینی ایک تولہ لونگ ایک تولہ زیرہ کشمیری چھ ماشہ ان سب کو ہاون دستہ میں کوٹ کر سفوف بنالیں۔ معمولی قبض میں ایک ماشہ خوراک ہے اور قبض شدید میں دوماشہ رات کو سوتے وقت کھا کر اوپر سے دو گھونٹ نیم گرم یا تازہ پانی کے پی لیا کریں قبض رفع کرنے کا مجرب علاج ہے۔

بعض عورتوں کے دودھ کم ہوتا ہے بچہ کا پیٹ نہیں بھرتا ستاور ایک تولہ کوٹ چھان کر کھالیں اور اوپر سے عرق بادیاں چار تولہ پینے سے دودھ زیادہ ہوگا نخود بریان چار تولہ کھا کر اوپر سے تقریباً ڈیڑھ پاؤ نیم گرم و شیریں دودھ پینے سے بھی دودھ زیادہ ہوتا ہے۔



طبی چٹکلے

بواسیر ایک عسیر العلاج مرض ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس مرض کی جڑ نہیں جاتی علاج سے مرض دبا ہوا رہتا ہے ایک مولی ذرا موٹی لے کر اس کے چار ٹکڑے کرو اور دو تولہ باریک نمک پیس کر سب چاروں ٹکڑوں پر مل دو اور دھاگے سے باندھ کر رات بھر شبنم میں لٹکا رہنے دو صبح کو یہ چاروں ٹکڑے کھالو تین دن ایسا عمل کرو بہت دنوں تک بواسیر کی تکلیف نہ رہے گی بادی اور خونی دونوں کے واسطے یہ علاج مفید ہوگا۔ کاکڑا سنگی پیپل کلاں پوست انار ولائتی ہر ایک کا سفوف چھ چھ ماشہ جدا جدا تیار کریں پھر سب کو ملا کر ادرک کا خالص پانی لے کر اور شہد خالص دو تولہ ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں ایک گولی بوقت ضرورت منہ میں ڈال کر چوستے رہیں تر یا خشک کھانسی کے واسطے مفید ہے۔

بعض مفرد اشیاء اپنی تاثیر میں اس قدر سریع الاثر ہوتی ہیں کہ منٹ بھر میں اثر کردیتی ہیں مثلاً سنکھیا۔ افیون وغیرہ جن کا اثر فوری موت کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے اسی طرح بعض معمولی اشیاء بہت مفید ثابت ہوتی ہیں آدھا سیر چونا ان بجھا لے کر اور اس کو صاف برتن میں ڈال کر اوپر سے دس سیر پانی ڈال کر رکھ دو۔ دوسرے دن چونہ تہ نشین ہو جائے گا اور صاف پانی اوپر ہوگا۔ یہ ہی پانی کام کا ہے۔ اس صاف پانی کو ایک بوتل میں بھر کر رکھو یہ پانی کم سے کم پچیس مرضوں کے واسطے مفید ہوگا۔ دو تولہ چونہ کا پانی آدھا پاؤ دودھ میں ڈال کر دن میں چار مرتبہ پئیں ہڈیوں تک کا بخار نکل جائے گا ابتدائی تپدق میں بھی مفید ہے آدھا پاؤ پانی اور اڑھائی تولہ چونہ کا پانی ملا کر دن میں چار مرتبہ پیو بواسیر کا خون بند ہوگا اور چند روز استعمال کرنے سے بواسیر قطعی جاتی رہتی ہے اور اس سے ہڈیاں بھی مضبوط ہوتی ہیں صبح و شام چونے کے پانی سے غرارے کرنے سے دانتوں کے مرض سے نجات ملتی ہے۔

طبی چٹکلے

مرگی عسیر العلاج مرض ہے اور جب پرانا ہو جاتا ہے تو پھر لاعلاج ہے نمک سیندھا اور پیپل پیس کر بکری کے دودھ میں ملا کر ناک سے سونگھنے سے اس سے یہ مرض جاتا

رہتا ہے۔ اگر پسلی میں درد ہو تو گلابی پھٹکری چھ ماشہ گرم پانی سے پھانک لیں اس سے درد جاتا رہے گا۔

اگر کسی کو ہچکیاں آتی ہوں تو ارد کی دال بجائے تمباکو کے حقے میں رکھ کر پئیں ہچکی بند ہو جائے گی۔

اگر کسی نے افیون کھالی ہو تو کپاس کے ہوئے کا دودھ گائے کے دودھ میں ملا کر پلائیں یا ارہر کے پتے پیس کر اور پانی میں ملا کر پلائیں یا سرکہ مقطر تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ یہ سب چیزیں افیون کے نشہ کو دور کرتی ہیں۔ نسخہ چمن' ست گلو' دانہ الائچی خورد۔ حب السوس ہر ایک دو دو تولہ سب کو سفوف کر کے شہد خالص سے بقدر دانہ نخود گولیاں بنائیں ایک گولی شام کو ہمراہ آب تازہ کھائیں اس سے بیس سال کی پرانی کھانسی کو آرام ہوتا ہے معمولی پرہیز کے علاوہ چاول مطلق نہ کھایا جائے۔ اگر بہت پرانی کھانسی ہے تو کاکڑا سنگی دو تولہ کا اضافہ کریں۔

طبی چٹکلے

منہ میں چھالے ہوں حلق میں پھوڑا ہو جسے خناق کہتے ہیں منہ اس قدر پکا ہو گیا ہو کہ مرچ کیا نمک بھی کھانا دشوار ہے۔ ریٹھا کا چھلکا تولہ بھر کے قریب دو گلاس پانی میں خوب جوش دو تقریباً آدھا پانی خشک ہو جائے اس پانی کو ٹھنڈا کر کے اس سے غرارہ کرو چند مرتبہ غرارہ اور کلیاں کرنے سے بھی آپ کو آرام ملے گا اسی طرح تین دن متواتر صبح دوپہر شام تین مرتبہ غرارہ اور کلیاں کرنے سے منہ کے چھالے جاتے رہیں گے اور خناق کی تکلیف بھی جاتی رہے گی۔

پودینہ کاست صابن کے پانی میں حل کر کے سر میں ڈالو اور پندرہ بیس منٹ کے بعد خوب مل کر سر کو دھو ڈالو۔ دو تین دفعہ یہ عمل کرنے میں سر کی تمام جوئیں مر جائیں گی اور مدت تک پیدا نہ ہوں گی۔ کبھی دودھ پیتے بچہ کے سر مار دینے سے یا کسی وجہ سے عورتوں کی پستانوں میں درد اور ورم آجاتا ہے اسے تھنیلہ کہتے ہیں عورت کو اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے بعض دفعہ جاڑا بخار آجاتا ہے یہ نسخہ اس کے واسطے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ کشمش پانچ تولہ مغز بادام پانچ تولہ منقی صاف کردہ پانچ تولہ سب کو باریک



پیس کر نیم گرم پستانوں پر لیپ کریں۔ دو چار مرتبہ لگانے سے آرام ہو گا۔ ہر چیز دو دو تولہ بھی لے سکتے ہیں۔ کریلے کے پتوں کا عرق ایک تولہ۔ مرچ سیاہ ۳۔۴ عدد لسن کی دو قاشیں یہ خوب پیس کر عرق میں ڈال دیں۔ مرگی کا جب دورہ پڑے تو ایک ایک قطرہ دونوں نتھنوں میں ڈال دیا کریں۔ چار پانچ دونوں تک یہی عمل کریں خدا چاہے تو مرگی جاتی رہے گی۔

بند پانی پر اور اس کے کناروں ہری ہری ایک شے جم جاتی ہے ہمارے یہاں اسے کائی کہتے ہیں۔ پانچ تولہ اور قند سیاہ (گڑ) پانچ تولہ دونوں کو خوب ملا کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں ایک گولی صبح ایک گولی شام وہ عورت کھائے جس کے ایام ماہواری میں کوئی خرابی ہو۔ ہر قسم کی خرابی........کم و بیشی کی شکایت غرض کہ ہر قسم کی شکایت رفع ہو گی۔

طبی چٹکلے

اپنے بچہ کو صبح کو دو مغز بادام پیس کر اور خفیف شکر ڈال کر چٹا دیا کرو۔ نزلہ زکام کھانسی اور پیٹ کی سب شکایتیں جاتی رہیں گی اور اس قسم کے عارضے پیدا نہ ہوں گے۔ اگر پیٹ میں درد ہو ریاح بند ہوں تو چار پانچ رتی ہینگ حلق میں ڈال کر دو گھونٹ پانی کے پی لو اس سے قبض اور ریاحی تکلیف دور ہو گی۔ اگر اتفاق سے کتا کاٹ لے تو اور علاج بھی جو ممکن ہو کرو مگر یہ علاج بھی بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ آک کا دودھ ایک تولہ تل کا تیل ایک تولہ گڑ قند سیاہ ایک تولہ تینوں کو خوب آمیز کر کے مرہم سا بناؤ اور دو گھنٹے بعد زخم پر لگاتے رہو۔ لقوہ اور فالج اگر منہ ٹیڑھا ہو گیا ہے تو یہ تقریباً لاعلاج مرض ہے تاہم انسان مایوس نہ ہو۔ کبوتر کی بیٹھ (فضلہ) سفیدہ (جو دھتی آنکھوں میں لگایا جاتا ہے) اور مصطگی یہ تینوں چیزیں ہموزن لے کر سبز مکو کے عرق میں گھیپ کر مرہم بنالیں اور یہ مرہم منہ پر لیپ کر لیا کریں چند روز میں خدا چاہے تو منہ سیدھا ہو جائے گا۔ پوست انار ترش پیس کر نو ماشہ چاٹ لیں اور اوپر سے گائے کے دہی کی لسی ایک گلاس پی لیں۔ دو تین دفعہ پینے میں بواسیر کا خون قطعی بند ہو گا۔ درمیان میں آٹھ گھنٹہ کے فرق سے دوبارہ پیئیں۔



خاص نسخہ

اب سردی کا موسم شروع ہے۔ گھٹیا والے درد کے شاکی رہیں گے۔ یوں بھی اکثر جوڑوں میں درد رہتا ہے۔ یہ نسخہ تیار کریں۔ رعشہ کو بھی یہ فائدہ دیتا ہے۔ دائمی نزلہ کو بھی مفید ہے۔ کچلہ مدبر ایک تولہ۔ دارچینی ایک تولہ عود صلیب ایک تولہ لونگ ایک تولہ ان چاروں چیزوں کو باریک پیس کر رکھیں۔ خوراک ایک چاول صبح نہار منہ رکھ کر کھایا کریں یہ واضح ہو کہ کچلا مشکل سے سفوف کی صورت میں آتا ہے کسی خاص ترکیب سے اسے پیسیں۔ اگر کوئی صاحب یہ درد سری نہ کر سکیں تو ہمارے یہاں سے معجون الٰہی منگا کر استعمال کریں معجون الٰہی اپنے فوائد میں اس سے بھی بالا تر ہے اس کا اشتہار اسی رسالہ میں کسی دوسری جگہ ہے۔

طبی چٹکلے

لسن مقشر تین ماشہ پیس کر ایک تولہ شراب خالص میں ملا کر دو دو گھنٹے کے بعد سانپ کے کاٹے ہوئے کو تین تین ماشہ پلانے پر سانپ کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور اکثر فائدہ دیتا ہے۔

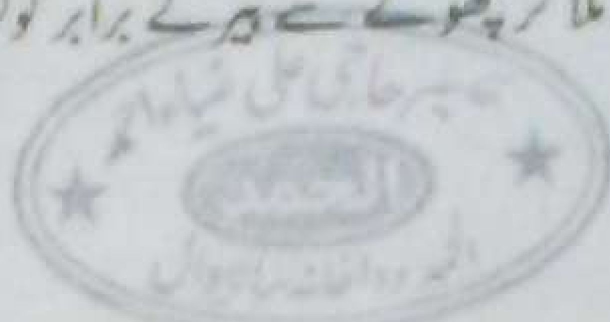
شیرہ ادرک اور شہد بھوزن اور قدرے نمک ملا کر یہ دوا نیم گرم ایک ایک قطرہ صبح و شام کان میں ڈالا کریں تو کان کا درد اور ثقل سماعت کے واسطے بہترین چیز ہے اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

سکھے کا بنک پتھر پر گھس کر اگر برص کے ابتدائی داغ اور سفیدی پر روزانہ لگایا جائے تو سپید داغ ختم ہو جاتا ہے ابتدا ہی میں لگایا جائے پرانا ہو کر یہ مرض لاعلاج ہو جاتا ہے۔

بعض بچوں کو کالی کھانسی بہت تکلیف دیتی ہے یہ مرض بہت مشکل سے جاتا ہے۔ بچے کھانستے کھانستے بیدم ہو جاتا ہے اور بعض تو مر جاتے ہیں۔ اس کے علاج بھی بے شمار ہیں۔ یہ نسخہ اس کھانسی میں مفید ثابت ہوا ہے۔ اجوائن دیسی چار تولہ چار تولہ پانی میں خوب جوش دیں جب ایک تولہ پانی رہ جائے تو پھٹکری کی کھیل اس پانی میں پیس کر یہ دوا بڑے بچے کو دو رتی اور چھوٹے بچے کو ایک رتی صبح و شام دیں تو کالی کھانسی کے واسطے

بہت فائدہ دیتی ہے۔

آملہ خشک باریک پیس کر اور نمک ملا کر چھوٹے سے بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ یہ پیچش کے واسطے مجرب دوا ہے۔



طبی چٹکلے

عشق و محبت بھی ایک مرض ہے اور اس کا علاج ممکن ہے اگر کوئی محبت میں مبتلا ہے تو یہ نسخہ مجرب ہے گاؤ زباں۔ مروارید۔ پودینہ خشک۔ اگر بیج مرجاں یہ پانچ چیزیں ہر ایک ساڑھے چار ماشہ لیں ان سب کو کوٹ کر پیس کر۔ شہد میں گوندھ کر معجون کیطرح بنالیں روزانہ صبح کو تین ماشہ کھالیں محبت کی آگ سرد ہو جائے گی۔

دانہ انار ترش' سونٹھ' زیرہ سفید زیرہ سیاہ ترید سفید پوست ہلیلہ زرد دو تولہ یا تین تولہ سب ادویات کو کوٹ چھان کر حفاظت سے ایک شیشی میں رکھیں۔ دونوں وقت کھانے کے بعد ایک ایک ماشہ کھالیا کریں۔ پیٹ کی ہر شکایت اس سے دور ہوگی اور چند روز میں آپ کی خوراک ڈیڑھ گنا ہو جائے گی۔

نسخہ

دانہ الائچی سفید ۳ تولہ۔ سونٹھ ۲ تولہ۔ دار چینی لونگ ڈیڑھ تولہ۔ زیرہ کشمیری ۶ ماشہ۔ ان سب ادویات کو باریک پیس کر ایک شیشی میں رکھیں کھانے کے بعد صبح و شام ایک ایک ماشہ کھالیا کریں۔ سو ہضم درد شکم ضعف معدہ قے غرضیکہ جملہ امراض شکم کے واسطے اکسیری شے ہے اسے کھائیے اور مفید نتیجہ حاصل کیجئے'

خونی بواسیر

یہ ایسا خراب مرض ہے کہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے کمزور بھی کر دیتا ہے اندھا بھی کر دیتا ہے اور پھر ناپاک ہے اس کے علاج بے شمار رہیں مگر یہ نسخہ تجربہ میں آچکا ہے بہت مفید ہے شہتوت کی کونپل ایک پاؤ بغیر پانی کی مدد کے پتھر پر باریک پیس لیں اس میں تین چھٹانک شہد خالص ملا کر کسی چینی کے برتن میں حفاظت سے رکھیں۔ یہ چٹنی ہے' دو تولہ صبح نہار منہ چٹنی چاٹ لیا کریں ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز کریں رات کو سوتے وقت ایک پاؤ گائے کا دودھ لے کر اس میں پانچ انجیر ولایتی اور نو دانہ منقے ڈال کر اوپر سے دودھ

پی لیس اور مسوں کے واسطے یہ مرہم تیار کریں آدھا پاؤ دیسی گھی خالص لے کر ایک سو ایک مرتبہ پانی میں دھوئیں سرمہ سیاہ چھ ماشہ باریک پیس کر اس میں ملالیں انگلی پر مرہم لگا کر مسوں پر لیپ کر مبرز کے اندر تک جہاں تک انگلی جاسکے لیپ کر کے لنگوٹ باندھ لیں یہ مرہم روزانہ لگائیں ایک دن درمیان دے کر لگایا کریں پورا علاج ۲۱ دن کا ہے خدا چاہے تو بواسیر کی شکایت ختم ہو جائے گی۔



درد

بعض اصحاب کے ہاتھ یا پاؤں میں درد ہے اور اس کو آرام نہیں ہوتا بہت سے علاج کئے۔ وہ صاحب یہ دوا بھی استعمال کریں شاید خدا اس سے فائدہ دے یہ ایک فقیری چٹکلہ ہے عاقرقرحا پانچ تولہ ایک سیر پانی میں ڈال کر اس قدر پکائیں کہ تقریباً آدھ پاؤ رہ جائے۔ اب اس پانی کو چھان کر روغن کنجد (تل کا تیل) آدھ پاؤ لے کر اس میں یہ پانی ڈال کر پکائیں یہاں تک کہ سب پانی جل جائے صرف تیل رہ جائے اس کو ایک شیشی میں محفوظ کر کے رکھیں صبح و شام اس تیل کی مالش کیا کریں۔ انشاء اللہ تعالے درد جاتا رہے گا۔

دیگر

لقوہ کی بیماری سے منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور اس کا علاج مشکل ہے۔ کبوتر کی بیٹھ سفیدہ مصطگی رومی ان تینوں کو ہموزن لے کر سبز مکو کے پانی میں حل کریں اس کا لیپ منہ پر کیا کریں چند روز میں خدا چاہے تو اس کی کجی کا فائدہ ہو گا۔ اور منہ سیدھا ہو جائے گا۔"

کایا پلٹ

یہ نسخہ گویا کایا پلٹ ہے آپ اسے بنا کر استعمال کریں بھنے ہوئے چنے جن کا چھلکا اتار دیا ہو۔ بیس تولہ۔ مرچ سیاہ دکھنی پانچ تولہ۔ دونوں کو خوب باریک پیس لیں۔ مرچ سیاہ دکھنی ہو۔ مرچ سیاہ تو سیاہ ہوتی ہے اور دکھنی مرچ سفیدی مائل ہوتی ہے۔ اس میں مرچ سیاہ دکھنی کام دے گی دونوں کو پیس کر ذرا سے گھی اصلی میں بھون لیں۔ گھی زیادہ نہ ڈالیے کہ وہ حلوا ہو جائے۔ بلکہ اتنا ڈالیے کہ بھربھرا رہے اس میں اتنی شکر ڈالیے کہ ذرا مٹھاس کا مزہ آجائے۔ زیادہ شکر نہ ڈالیے۔ روزانہ صبح نہار منہ دو چمچے چائے کے کھایا

کریں یہ عجیب فائدہ دے گی۔ نزلہ زکام کھانسی کتنا ہی شدید ہو قطعی جاتا رہے گا اور نزلہ تو قریب نہ آئے گا۔ دانت دماغ آنکھیں سب کو ہی فائدہ ہو گا۔ صرف پندرہ سولہ دن اسے کھائیے آپ کو اس سے کئی فائدے ہوں گے زیادہ مقدار میں نہ بنائیے دیر تک رہنے سے یہ خراب ہو جائے گا۔

نسخہ جات

دو پتے تمباکو کے ڈیڑھ سیر پانی میں خوب جوش دیں پھر کپڑ چھن کر کے دو تین گھونٹ اس کو پلا دیں جس کو سانپ نے کاٹا ہو۔ خدا چاہے تو زہر کا اثر جاتا رہے گا۔ اگر وہ بہوش بھی ہو گیا ہے تو جس طرح ہو سکے اور تین گھونٹ پانی کے اتار دیں ہوش آجائے گا۔ یہ تجربہ میں آیا ہوا ہے داد کتنا ہی پرانا ہو اور کسی جگہ ہو تو درخت ڈھاک کے بیج لیمو کے عرق میں خوب باریک پیس کر اوپر مرہم کی طرح لگا دیں دوا لگانے سے قبل داد کو کسی موٹے کپڑے سے خوب صاف کر دیں کپڑا پانی میں تر کر کے صاف کریں چار پانچ منٹ تک جلن معلوم ہو گی۔ بعد میں جلن جاتی رہے گی۔ اور جڑ سے جاتا رہے گا۔

دیگر

کیسا ہی زہریلا بچھو کاٹے چرچرا بوٹی کی جڑ کو اکھیڑ کر سایہ میں خشک کر کے رکھیں جس کے بچھو کاٹے اس بوٹی کو پانی میں تر کر کے گھس کر جس مقام پر زخم ہو مل دیں فوراً آرام ہو گا۔

ریح البواسیر

یہ موذی مرض ہے انسان کی زندگی نرگ بنا دیتا ہے۔ یہ نسخہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ نرکچور دو تین تولہ لے کر اور باریک کر کے کھرل میں ڈال کر پیس کر اوپر تھوڑا تھوڑا سونف کا عرق ڈالتے جائیں یہاں تک کے گولیاں بننے کے قابل ہو جائے۔ اس کی گولیاں بقدر دانہ نخود چنا بنا کر حفاظت سے رکھیں ایک گولی صبح اور ایک گولی شام و حاید کریں چند روز میں مکمل صحت ہو گی۔

طبی دستور عمل ستمبر میں

سورج نکلنے سے پہلے اٹھو۔ نماز پڑھ کر یا اپنے مذہب کے مطابق خدا کی عبادت کرو

تھوڑی دیر ٹہلو غذا ہلکی اور زود ہضم کھاؤ! اگر ممکن ہو تو صبح کو نیم گرم دودھ تھوڑا سا پی سکتے ہو۔ اگر عادت نہیں ہے تو چائے نہ پیو رات کو جلد سو جایا کرو۔ بے سبب زیادہ رات گئے تک جاگنا مضر صحت ہے۔ باسی اور ٹھنڈی غذا نہ کھاؤ۔ بھیگے کپڑے نہ پہنو زیادہ محنت کا کام نہ کرو سب سے بہتر تازہ پانی ہے۔ برف سے کیا ہوا ٹھنڈا بہت تیز نہ ہو۔ اگر عادت نہیں ہے تو دوپہر کو نہ سو۔

نصیحت

عرب کے ایک فاضل طبیب کا قول آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اس طبیب نے فرمایا کہ اگر کوئی مجھ سے دریافت کرے کہ حکمت کیا ہے تو میں ایک مختصر جواب دوں گا کہ پرہیز حقیقت یہ ہے کہ معدہ سب بیماریاں کی بنیاد ہے اور پرہیز اس کا واحد علاج ہے۔ حضور علیہ السلام صحابہ کرام کو ہدایت فرماتے تھے کہ جب بھوک لگے تو کھانا کھاؤ اور ابھی اشتہار باقی ہو تو کھانا بند کرو زیادہ کھانا معدہ کے ساتھ ظلم کرنا ہے۔ زیادہ گرم کھانا بھی معدہ کے ساتھ ظلم کرنا ہے بھوک سے زیادہ کھانا بھی نقصان دہ ہوتا ہے جن اصحاب کو کمی بھوک کی شکایت ہو۔ ریاحی شکایات ہوں تو یہ نسخہ تیار کر کے رکھیں۔ کھانے کے بعد ایک چٹکی اس کی کھائیں۔ پیٹ کے جملہ امراض کا اکسیری علاج ہے مرچ سیاہ ایک تولہ۔ پیپلی ۲ ماشہ۔ نمک سیاہ ۲ ماشہ۔ نوشادر ایک تولہ۔ نمک خوردنی ایک تولہ۔ سہاگہ بریان ۳ ماشہ۔ ہینگ بریاں سب کو پیس کر ایک شیشی میں رکھیں۔

علم الرمل

اگر کوئی واقعہ آپ کے سامنے ہے جس سے خطرہ ہو سکتا ہے خطرہ اپنی جان کا ہے۔ مال کا ہے اولاد کا ہے گھر کا ہے تجارت کا ہے غرض کہ کوئی خطرہ پیش نظر ہے۔ اب یہ معلوم کرنا ہے کہ اس خطرے میں واقعی کوئی حقیقت ہے اور اس سے نقصان پہنچنے کا واقعی کوئی اندیشہ ہے اگر دو شکلیں نحس ہیں تو خطرہ صحیح ہے مگر زیادہ نقصان نہیں ہو گا اگر زائچہ کی شکل اول (طالع) اور سات ۷ اور نو ۹ اور دس ۱۰ میں شکل سعد ہے تو خطرہ میں کوئی حقیقت نہیں ہے اور کوئی نقصان پہنچنے والا نہیں ہے اگر آٹھویں خانے میں شکل یا ہو تو خطرہ ہے اور نقصان کا اندیشہ ہے اگر زائچہ میں دو تین



جگہ تکرار کرے (یہ بھی اس میں شامل ہے) تب تو خطرہ ہے اگر طالع میں یا آئے تب بھی خطرہ ہے۔ اگر ان دونوں شکلوں میں سے کوئی میزان الرمل میں آجائے یا تکرار کرے تو جلد خطرہ ہے اور خطرہ بھی شدید ہے اگر خانہ ہشتم میں نو ۹ یا ۱۲ میں تو جان کا خطرہ تو نہیں ہے ہاں مالی نقصان کا خطرہ ہے اور مجموعی حیثیت سے دیکھو کہ اگر زائچہ میں اشکال سعد زیادہ ہیں تو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے فائدہ کی بھی امید ہے اگر سب زائچہ میں اشکال نحس زیادہ ہیں تو پھر نقصان کا اندیشہ ہے باقی حقیقی عالم الغیب خدا ہے۔

علم الرمل

اکثر احباب کوئی کام کرتے ہیں یا سفر کرتے ہیں یا کسی مقدمہ میں الجھے ہوئے ہیں یا امتحان کا نتیجہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی تجارت شروع کرتے ہیں تو نفع نقصان کے متعلق معلوم کرتے ہیں۔ غرض کسی کام کا انجام معلوم کرنا چاہتے ہیں تو پہلے یہ اقرار کرو کہ عالم الغیب خدا ہے۔ یہ دنیا والوں کے بنائے ہوئے علم ہیں کبھی صحیح ہو جاتے ہیں کبھی غلط۔ آپ خود اپنا یا دوسرے کے کام کا نتیجہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اور علوم کے مقابلہ میں رمل کچھ زیادہ صحیح ہے۔ اس نیت سے زائچہ کشید کرو۔ اگر زائچہ میں شکل ۴ یا ۶ یا ۸ نحس ہو تو نتیجہ خلاف ہو سکتا ہے مجموعی طریق پر زائچہ کی ۱۶ شکلوں کی سعد اور نحس شکلوں کو شمار کرو۔ اگر سعد زیادہ ہیں تو فائدہ نحس زیادہ ہیں تو نقصان۔ ایک صاحب تجربہ کیا ہوا جواب زائچہ آپ نے بنایا ہے اس کی شکل طالع کو شکل ہفتم میں ضرب دو اور شکل نہم اور دہم کو ضرب دو۔ اب دونوں کو باہمی ضرب دو جو شکل برآمد ہو رہی جواب ہے۔ لا یعلم الغیب الا ھو۔

علم الرمل

پہلا قدم رمل کا یہ ہے کہ آپ زائچہ بنانا سیکھیں۔ جب زائچہ بنانا آجائے گا تو احکام بھی لگا سکیں گے گوا حکام لگانا ہی اصل علم ہے مگر وہ کثرت تجربے سے حاصل ہوتا جاتا ہے۔ استادان رمل کا اختلاف بھی عجیب ہے جس سے میں نے تو یہ ہی نتیجہ نکالا ہے کہ آپ اپنی تحقیق پر حل کریں دوسروں کی تحقیق بیکار ہے۔ مثلاً ایک استاد کا قول ہے کہ اگر شکل فلاں خانے میں ہو تو موت ہے دوسرا کہتا ہے یہ زندگی کا نشان ہے۔ ایسا گہرا

اختلاف قابل عمل نہیں ہے آپ نے زائچہ بنایا شکل اول کے نقاط شمار کرو (زوج کے دو نقطہ) جس قدر نقطے شمار میں آئیں ان کو اول پر قسمت کرو۔ جس شکل پر منتہی ہوں وہی شکل جواب کی ہے۔ اگر یہاں جواب صاف نہیں ملتا تو شکل آخر کے اسی طرح نقطے شمار کر کے شکل آخر ہی سے قسمت کرو جس جگہ منتہی ہوں وہاں جواب صاف ملے گا۔ اب اتفاق ہے کہ یہاں بھی جواب صاف نہیں ملتا تو اب یہ عمل کرو کہ شکل یعنی شکل مستخرجہ از نقاط اول نہ تخن مستخرجہ از شکل آخر ان دونوں کو باہمی ضرب دو یہ شکل صاف جواب دے گی اور یہ تیسرا طریق میرے تجربے میں بہت صحیح ثابت ہوا ہے۔ علم رمل بہت صحیح علم ہے اور اہل رمل نے اس کو علم وحی قرار دیا ہے۔ ان اصحاب کا قول یہ کہ علم قدرت نے حضرت دانیال علیہ السلام کو مرحمت فرمایا تھا۔ یہ صحیح قول ہو یا غلط مگر حقیقت یہ ہے کہ دیگر عام علوم سے علم رمل بہت قوی ہے اور اس سے مستخرجہ جواب اکثر صحیح ہوتا ہے۔

علم الرمل

اگر کوئی صاحب دریافت کریں کہ میں سفر کرنا چاہتا ہوں کس طرف کا سفر کروں جس میں کامیابی ہو۔ یا کوئی گم شدہ ہو تو اتنا معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کس طرف ہے اس کے واسطے زائچہ بناؤ۔ اور زائچہ کی شکل ہفتم و نہم کو ضرب دو۔ شکل مستخرجہ جس سمت سے منسوب ہوگی اسی طرف سفر کرنے سے فائدہ اور کامیابی ہوگی یا گم شدہ شخص اسی طرف ہے اب اسمات چار ہیں مشرق مغرب۔ جنوب۔ شمال رمل کی سولہ شکلیں چاروں پر تقسیم ہیں اس سے آپ کو سمت معلوم ہوگی

اس سے طرف ہی معلوم ہوگی۔ اس سے زیادہ غپ گپ ہے بعض اصحاب دریافت کرتے ہیں کہ کون جگہ ہے یہ علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں ہے۔ اب بعض اصحاب نے ان شکلوں کو حروف پر تقسیم کیا ہے رمل کی سولہ شکلیں ہیں اور حرف اٹھائیس ہیں۔ کسی شکل کو دو حروف دے گئے ہیں کسی کو ایک اب فرض کرو کہ ایک حرف آیا تو اس سے شہر کے نام کا حرف اول ملا کر نام بنایا۔ مثلاً لام آیا تو اس سے لکھو مان لیا۔ لیکن اس سے کیا کام چلے اب ضرور ہے کہ معلوم ہو پھر محلّہ میں سینکڑوں گھر ہوتے ہیں تو کس گھر میں ہے یہ سب باتیں انسانی علم سے باہر ہیں مگر لوگوں نے کتابوں میں قواعد

لکھے ہیں لیکن یہ سب تفصیل غلط ہے۔ بس اتنا تو معلوم ہو سکتا ہے کہ سمت سفر کرنے سے فائدہ ہوگا یا گم شدہ انسان اسطرف ہے اس سے زیادہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور جو اس سے زیادہ بتائے وہ جھوٹ ہے۔ نہ جاننے والا ان کو عالم سمجھ لے مگر سب جھوٹ خبر رمل میں اتنی قوت نہیں کہ وہ تفصیل سے بتائے۔ لوگ دوسروں کو فریب دینے کے لیے یا پیسہ لینے کے لیے سب جھوٹ بتا دیتے ہیں حقیقت میں علم رمل میں اس سے زیادہ طاقت نہیں ہے کہ صحیح بتا دے۔



علم الرمل

ضمیر کا دریافت کرنا ایک عام قاعدہ ہے۔ اکثر اصحاب کسی کی لیاقت اور ہمہ دانی کا یہی ثبوت جانتے ہیں کہ اس نے دل کی بات بتادی۔ میں کسی کو ضمیر کا جواب نہیں دیتا اور لکھ دیتا ہوں کہ میں عالم الغیب نہیں ہوں میں ضمیر کا سوال کرنے والے اور جواب دینے والے دونوں کو گناہگار جانتا ہوں۔ کسی کو رمال جفار نجومی کو غیب داں نہ سمجھو۔ یہ تمام علم ظنی ہیں یہ ایک دنیا والوں کا حساب ہے کبھی غلط ہو جاتا ہے کبھی صحیح۔ تاہم رمل کی کتابوں میں ضمیر بتانے کے بہت سے قواعد ہیں۔ قاعدہ اول زائچہ بناؤ اور اس کے تمام نقاط بادی کو شمار کرو۔ اس میں سولہ کا اضافہ کر کے نو (۹) پر تقسیم کرو جو باقی رہے اسی کے منسوبات سے ضمیر بیان کرو یہ قاعدہ کچھ زیادہ صحیح ہے آبی نقاط کو جمع کرو اس کو نو سے ضرب دو حاصل ضرب کو ۱۲ پر تقسیم کرو جو باقی رہے اس شکل منسوبات سے ضمیر بیان کرو۔ زائچہ کے تمام نقاط کو جمع کرو اور اول سے ہر خانہ کو چار چار دیتے جاؤ جس جگہ چار سے کم رہیں بس وہ ہی شکل ضمیر کی ہے۔ زائچہ کی شکل ششم یعنی چھ کو شکل دہم میں ضرب دو حاصل ضرب کو شکل چار دہم میں ضرب دو بس یہاں ہی ضمیر ہے اور یہ آخری قاعدہ زیادہ مستند ہے۔ اکثر جواب صحیح برآمد ہوتا ہے۔ لیکن منسوبات ہر شکل کے متعدد ہیں۔ اب جواب مجیب کی عقل و دانش اور تجربے پر موقوف ہے اور اصلی یہ ہی ہے جو بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یک من علم رادہ من عقل باید اس میں زیادہ حصہ قیافہ اور تدبر و دانش کا ہے۔ نیز سائل کے حالات پر غور کرنا ہے۔ مثلاً ایک غریب سائل ہے دوسرا امیر سائل ہے تو دونوں کے ماحول پر نظر کر کے جواب دینا ہوگا۔

علم الرمل

آپ کا کوئی کام کسی شخص سے متعلق ہے مگر آپ تشویش میں ہیں کہ اس سے ملاقات ہوگی یا نہیں وہ کام ہوگا یا نہیں تو اس نیت سے زائچہ کشید کرو اور زائچہ پر نظر کرو اگر خانہ اول اور ۱۵ میں اشکال سعد ہیں تو اس سے ملاقات بھی ہوگی اور کام بھی کرے گا۔ اگر یہ اشکال سعد منقلب ہیں تو کام کرے گا مگر تمام و کمال نہیں بعض کام پورے ہوں گے بعض نہیں اگر طالع میں لحیان ہے تو وہ شخص گھر میں ہوگا۔ مگر قصداً پوشیدہ ہو جائے گا۔ اگر عقل ہے تو راستہ میں ملاقات ہوگی گھر میں نہیں ملے گا اور تمہارے کام کے واسطے اقرار تو کرے گا مگر وعدہ وفا ہو یہ امید نہیں ہے اگر انکیس تو وہ شخص خود مجبور ہے وہ کام کرنے کے قابل نہیں ہے اگر بیاض ہے تو وہ گھر پر ہی نہیں ہے اگر عتبۃ الخارج ہے تو وہ شخص خود ہی مصیبت میں گرفتار رہے آپ اس سے کوئی امید نہ رکھیں۔ اگر طریق ہے تو اس وقت تو نہ اس سے ملاقات ہوگی نہ کام ہوگا۔ ہاں چند دن کے بعد ملاقات بھی ہوگی اور کام بھی کرے گا۔ یاد رکھو کہ یہ سوال خانہ اول اور پندرہ کا ہے اس میں ایک اصل دو گواہ ہیں گواہوں پر جواب موقوف ہے۔

علم الرمل

علم الرمل کا ایک خاص قاعدہ اور طریقہ بیان کرتا ہوں یہ ایک نکتہ ہے نکات رمل کا مگر یہ قاعدہ عام نہیں ہے خاص بزرگوں کو ہی معلوم ہے رمل کی سولہ اشکال ہیں اور ان میں چار آتشی چار بادی چار آبی چار خاکی ہیں۔ آتشی آتشی توجہ اور مہربانی پر ہیں' بادی نطق گفتگو پر آبی اتصال اور موانست پر خاکی تفریق و مہاجرت پر دنیا کا کائی کام ان چار سے باہر نہیں ہے اب آپ کو اپنے سوال کا جواب حاصل کرنا ہے تو اس نیت سے زائچہ بناؤ اور دیکھو کہ آپ کے سوال سے متعلقہ شکل کونسے خانے میں ہے اور اس کا کیا مزاج ہے بس اگر موافق ہیں تو جواب موفق ہے یعنی کامیابی ہے اگر مخالف ہے تو جواب بھی مخالف ہے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ آپ اپنے مقصد سے متعلقہ شکل پر نظر نہ ڈالیں بلکہ تمام زائچہ میں چاروں مزاج کی شکلوں کو شمار کریں جس مزاج کی شکلیں زیادہ ہوں گی وہ ہی جواب ہوگا اور یہ قاعدہ استاد رمل میں معمول ہیں مثال نوکری ملے گی یا نہیں اس کا تعلق

آبی اشکال سے ہے یعنی نوکری سے اتصال مقصد ہے بس اگر زائچہ میں آبی اشکال زیادہ ہیں تو نوکری ملے گی۔ اگر اشکال اتصال زیادہ نہیں ہیں تب بھی جواب نفی میں ہوگا۔ یہ قاعدہ بہت معتبر ہے اور مستند ہے یہ قاعدہ آسان بھی ہے اور معتبر بھی ہے۔ الغیب عنداللہ۔

علم الرمل

کوئی بیمار ہے۔ علاج سے فائدہ نہیں ہوتا۔ یا مرض سمجھ میں نہیں آتا اور معلوم کرنا ہے کہ مرض جسمانی ہے یا کوئی اثر ہے تو اس نیت سے زائچہ بناؤ۔ اگر خانہ ششم میں اجتماع ہے (…) تو آسیب ہے اگر جماعت ہے (…) تو سحر یا جادو ہے اگر خانہ ششم میں علاوہ اس کے کوئی اور شکل ہے تو جسمانی مرض ہے۔ دوسرا قاعدہ بیماری معلوم کرنے کا بعض اساتذہ کے نزدیک یہ ہے کہ زائچہ کے خانہ نہم میں اگر شکل سعد خارج (…) یا نقرہ الخارج ہے تو سحر جادو یا کسی کرتب شیطانی اور پلید روح کا اثر نہیں ہے بلکہ جسمانی مرض ہے اگر شکل نحس خارج ہے تو بیماری جسمانی نہیں ہے بلکہ کسی باہری کرتب کا اثر ہے اور سخت ہے اگر قبض الخارج ہے تو باہری شے کا کرتب ہے مگر کمزور ہے کوئی خطرہ نہیں ہے اور یہ کرتب کسی عزیز کی طرف سے کیا گیا ہے اگر شکل نہم قبض الداخل (…) یا نقرہ الداخل (…) یا حبہ الداخل (…) ہے تو کوئی کرتب تو کیا گیا ہے مگر بہت معمولی محض ڈرانے کے واسطے کیا گیا ہے اگر انکیس (…) ہے تو سخت مشکل سے صحت ہوگی اگر طریق (…) یا فرح (…) ہے تو اس کا اثر معمولی ہے مگر کرتب ضرور ہے اگر عقلہ (…) یا نقی الحد (…) ہے تو مریض کبھی ہوش میں آجاتا ہے کبھی بے ہوش ہو جاتا ہے تو اثر سخت ہے کلام آلہی سے شفاء ہوگی۔ واللہ اعظم بحقیقتہ۔

علم الرمل

ضمیر کا دریافت کرنا ایک عام قاعدہ ہے اکثر اصحاب دریافت کرتے ہیں کہ ہمارا حال اور سوال خود بتائیے میں کبھی دل کی بات نہیں بتاتا کیوں کہ میں مسلمان ہوں اور میرا عقیدہ ہے کہ عالم الغیب خدا ہی ہے لیکن جس کو چاہے غیب کی بعض باتوں کا علم بھی دے دیتا ہے عالمان علم الرمل اس علم کو پیغمبروں کا علم مانتے ہیں اگر یہ صحیح ہے تو ان بزرگوں

کو خدائے پاک نے وہ قاعدہ تعلیم فرمادیا ہو جس سے وہ دل کی بات بتادیں بہرحال صحیح اور غلط تو خدا ہی جانتا ہے میں چند قواعد ضمیر معلوم کرنے کے لکھتا ہوں جن کو بزرگوں نے اپنے تجربے سے صحیح مانا ہے اور میں نے بطور تفریح طبع بعض قاعدوں سے دیکھا تو اکثر صحیح پایا لیکن باوجود اس تحقیق کے بھی عالم الغیب خدا ہی کو مانتا ہوں قاعدہ اول زائچہ کے نقاط بادی کو شمار کرو جس قدر بادی ہوں ان میں سولہ ۱۶ عدد زیادہ کر کے نو ۹ پر تقسیم کرو۔ جو باقی رہے اس کے منسوبات سے ضمیر بیان کرو۔ دوم نقاط آتشی کو جمع کرو جس قدر نقاط ہوں ان کو سولہ ۱۶ میں ضرب دو حاصل کو نو پر تقسیم کرو جو باقی رہے وہ ہی ضمیر ہے یہ قاعدہ اکثر صحیح پایا ہے سوم آبی نقاط کو جمع کرو اور نو ۹ سے ضرب دو حاصل ضرب کو بارہ پر تقسیم کرو جو باقی رہے وہ ہی ضمیر ہے۔ چہارم زائچہ کے تمام نقاط کو شمار کرو اور اول سے ہر خانہ کو چار چار دیتے جاؤ جس جگہ چار سے کم رہیں وہاں ہی ضمیر ہے زائچہ کی شکل ششم کو دسویں شکل سے ضرب دو حاصل ضرب کو ہفتم سے ضرب دو بس یہی ضمیر ہے اور یہ قاعدہ بہت صحیح اور مستند ہے اور یہ مجیب کی عقل و دانش پر ہی موقوف ہے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ایک من علم را دہ من عقل باید۔

علم الرمل

بہت وسیع علم ہے سالہا سال کی کوشش اور دماغ سوزی سے اس میں کچھ اور سمجھ پیدا ہوتی ہے لیکن بعض قاعدے بزرگوں نے آسان بھی بتائے ہیں واضح ہو کہ رمل کی سولہ اشکال میں چار آتشی چار آبی چار بادی چار خاکی ہیں۔

آتشی منظر بھر توجہ و عنایت کی ہے بادی نفی و کلام پر رال ہے۔ آبی اتصال۔ موانست اور وصلت ہے خاکی اتصال تفریق ہجرو مہاجرت پر گواہ ہے دنیا کا کوئی کام ان چار نظرات سے جدا نہیں ہے اب آپ کو اپنے کسی سوال کا جواب حاصل کرنا ہے تو اس نیت سے زائچہ کشید کرو اب دیکھو کہ آپ کے سوال کا تعلق کونسی شکل سے ہے اور اس کا کیا مزاج ہے بس اگر موافق ہے تو جواب بھی موافق ہے اگر مخالف ہے تو جواب بھی مخالف ہے دوسرا طریق جو اس سے آسان مگر بہت صحیح ہے۔ یہ ہے کہ زائچہ کے چاروں مزاج کی شکلوں کو شمار کرو جس مزاج کی اشکال زیادہ ہیں وہی جواب ہے اور یہ قاعدہ استادوں



میں مستقد ہے مثلاً سوال ہے نوکری ملنے کا شادی ہونے کا کسی دوست سے ملنے کا تو اب زائچہ میں آبی اشکال زیادہ ہیں تو جواب کامیابی کا ہے کیوں کہ آبی اشکال اتصال میں ہیں اگر خاکی اشکال زیادہ ہیں تو جواب نفی میں ہے کیونکہ خاکی اشکال اتصال پر دال ہیں اب اتفاق ایسا ہے کہ زائچہ میں مطلوبہ شکل نہیں ہے تب بھی جواب نفی میں ہے۔ واللہ اعلم۔

علم الرمل

اگر کوئی سوال کرے کہ میں ملازمت کے لیے پریشان ہوں کوشش کر رہا ہوں دیکھئے کہ نوکری کب ملے گی تو اس نیت سے زائچہ کشید کرو۔ اگر خانہ دوم میں داخل شکل ہے تو ملازمت ملنے میں دیر نہیں ہے اگر خارج شکل ہے تو ابھی ملازمت ملنے میں دیر ہے اگر ثابت شکل ہے تو متوقع ملازمت ضرور ملے مگر ذرا دیر ہے اگر منقلب شکل ہے تو نوکری دیر میں ملے اور کم تنخواہ کی ملے گی۔ اسی طرح اگر کوئی سوال کرے کہ میرا روپیہ قرض میں ہے وہ وصول ہوگا یا نہیں تو اس نیت سے زائچہ کشید کرو۔ اگر زائچہ کی پہلی دوسری اور گیارھویں سعد داخل ہیں تو قرضہ وصول ہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اگر اشکال ملی جلی ہیں تو قرضہ کا کچھ حصہ وصول ہوگا اور دیر میں وصول ہوگا تمام قرضہ وصول ہونے کی امید نہیں ہے۔

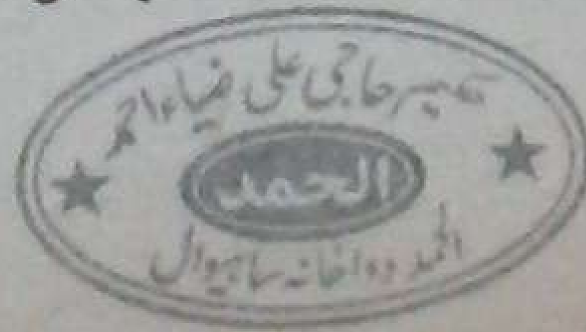
اسرار تصوف

اس دور فتن اور قرب قیامت میں اسلام پارہ پارہ ہوگیا۔ جو جماعت اٹھتی ہے وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اور محسن اسلام بن کر سامنے آتی ہے۔ مگر جب وہ لبادہ اسلام کے نام کا اتار کر دیکھا جائے تو تمام جسم مبروص ہوگا۔ آج کل ایک جماعت فقراء اور تصوف کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑی ہوئی اور تصوف کو خطرناک بتارہی ہے اور یہاں تک مبالغہ کیا جارہا ہے کہ تصوف والے گویا مسلمان ہی نہیں ہیں۔اس قدر تو میں مانتا ہوں کہ آج کل جاہلوں اور بناوٹی پیروں نے تصوف کو ذلیل کردیا ہے۔ یہ جاہل اور بناوٹی فقیر واقعی تصوف کے دامن پر داغ ہیں۔ ان کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے مگر ان کی بیہودگی والے تصوف کی مخالفت کرنا بڑا دلیرانہ قدم ہے۔ مولانائے روم فاضل اجل تھے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اس عالم بے بدل کو کس نے مجبور کیا کہ اس نے نعرہ مارا غلام شمس تبریزم تصوف

کوئی میستاں نہیں معمہ نہیں' عقدہ لاینحل نہیں بلکہ تصوف فطرت انسانی ہے۔ حضرت شیخ سعدی اپنے بچپن کا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ عید کے روز میں دوگانہ پڑھنے کے واسطے اپنے باپ کے ساتھ جارہا تھا مخلوق کا ہجوم تھا کھوے سے کھوا مل رہا تھا۔ راستہ چلنا دشوار تھا۔ میرے باپ نے اپنی عبا کا دامن میرے ہاتھ میں دے دیا کہ اسے مظبوطی سے پکڑے رہو۔ چھوڑنا نہیں ورنہ اس بھیڑ میں گم ہو جاؤ گے۔ میں باپ کا دامن پکڑے جارہا تھا۔ راستے میں ایک تماشا ہورہا تھا دنیا اسے دیکھ رہی تھی میں بچہ ہی تو تھا۔ دامن چھوڑ کر تماشہ دیکھنے لگا۔ دو چار منٹ گزرے ہوں گے کہ مجھے باپ یاد آگئے مگر باپ کہاں اب میں ہائے ہائے کرنے لگا۔ ابا ابا کہتا ہوا ادھر جاتا ادھر بھاگتا مگر باپ کہاں۔ آگے بڑھ کر باپ نے دیکھا کہ میں ساتھ میں نہیں ہوں اب وہ میری تلاش میں چلنے۔ ادھر وہ مجھے آواز پر آواز دے رہے ہیں ادھر میں میں روتے روتے ہلاک ہوئے جاتا ہوں۔ آخر بڑی دیر کے بعد باپ نے مجھے پالیا کان پکڑے اور دو تین طمانچے اور کہا میں نے سمجھایا تھا کہ میرا دامن نہ چھوڑنا۔ آخر خود بھی حیران ہوا اور مجھے بھی پریشان کیا۔ بس دنیا بھی ایک تماشا گاہ ہے قدم قدم پر تماشے ہیں۔ اب میدان محشر کا ہجوم وہ ہو گا جس کے ادراک سے ہمارے ادراک قاصر ہیں مجمع اولیں آخر میں ہو گا۔ میدان محشر میں بھٹک جانا بعید نہیں اس لیے کسی بزرگ کا دامن پکڑلو تو گم ہونے کا خطرہ جاتا رہے گا۔ اب یہ پہچان بڑی مشکل ہے کہ اصلی رہنما کون ہے ایک مثل ہے کہ پسی ہوئی دوا اور لباس فقر میں مصنوعی اور حقیقی بزرگ کی پہچان بڑی مشکل ہے اس کے واسطے صرف کسوٹی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو سنت اسلام کا پیرو ہے وہ اس قابل ہے کہ اس کے ساتھی بن جاؤ۔ جو سنت رسول کا پیرو ہے حقیقی فقیر ہے اگرچہ لباس شاہانہ پہنے ہوئے ہے اور جو سنت اسلام کے خلاف ہے مصنوعی فقیر ہے اگرچہ لباس فقر پہنے ہوئے ہے۔

اسرار تصوف

اسی مہینہ میں ایک بزرگ نے مجھ سے دریافت کیا کہ ایک شخص کا دو تین خاندانوں میں بعیت کرنا جائز ہے یا نہیں میں نے ان کو جواب مختصر دے دیا مگر اب تفصیل سے اس مسئلہ کو بیان کرتا ہوں شاید دوسرے اصحاب کوئی فائدہ پاسکیں۔ تصوف کا ایک



کھلا ہوا مسئلہ ہے کہ بعیت یکجا وارادات صدجاتعین۔ یعنی بعیت تو اول ہی رہے گی ارادات محض حصول نعمت کے لیے ہے۔ بعیت اور ارادت میں فرق ہے جب ہم کسی خاندان میں بعیت کرتے ہیں تو ہمیں اس خاندان کا شجرہ بھی دیا جاتا ہے اور اس سلسلہ کے تمام بزرگ پیر ہی شمار کئے جاتے ہیں حالانکہ بظاہر نہ ہم نے ان کے ہاتھ پر بعیت کی نہ انھوں نے ہمارا ہاتھ پکڑا ہے اور یہ ہی معنی ہیں اس آیت مبارکہ کے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق ایدیھم ہے۔ دو جگہ یا اس سے زیادہ جگہ بعیت کرنا دو قسم پر منقسم ہے ایک کا نام فسخ بعیت ہے دوسری کا نام ارادت ہے اور حصول نعمت فسخ ارادت کی صورت میں شیخ اول کا وجود ہی قائم نہیں رہتا اور یہ فسخ اگر حقیقت پر مبنی ہو تو مستحسن ہے مثلاً ایک شخص نے کسی کو رہنما جان کو بعیت کی لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ یہ رہنمائی کے قابل نہیں ہیں اور ان سے نعمت حاصل نہیں ہو سکتی اس لیے اس بعیت کو فسخ کر دینا ہی ہے جس طرح حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ھذا ربی کہہ کر پھر فسخ کر دیا حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عرفت ربی انفسخ الارادہ فسخ بعیت کے بعد پیر کا وجود قائم نہیں رہتا پھر دوسرے شیخ کے یقین اور متصور میں شیخ اول کی طرح سید راہ نہیں ہو سکتا کیونکہ سننے میں کوئی شے ہوتی ہے اور جب شے کا وجود ہی ہم نے فسخ سے کالعدم دیا پھر اس کا سید راہ ہونا محال ہے اب رہی دوسری صورت ارادت میں جاؤ تو اس کا بعیت اولیٰ میں کوئی نقصان نہیں آتا ہے پہلے بزرگوں کی بعیت ثانی ارادت کے ہی ماتحت تھی بعیت ثانی بعیت اولیٰ کی فسخ ہے مگر ارادت فسخ بعیت نہیں ہے بلکہ ارادت صدجا حصول نعمت کا بڑا ذریعہ ہے ارادت صد جا کا حلقہ جس قدر وسیع ہوگا اسی قدر مدارج روحانی جلد اور آسانی سے طے ہونگے اطمینان قلب تصوف میں بمنزلہ مرکز کے ہے اسی ارادت صدجا سے حاصل ہوتا ہے۔

اسرار تصوف

خلوت درانجمن بظاہر ہر اجتماع ضدین ہے مگر قانون تصوف میں ایوان تصوف کی خشت اول ہے حب دنیا اور معاشقہ احوال و بتوں کی باریک بلکہ غیر احساس رگیں بطون قلب میں ایسی پوشیدہ ہیں کہ بعض وقت دقیقہ رس نگاہیں بھی معلوم نہیں کرسکتیں یہ

فلسفہ مشہور بھی اور صحیح بھی ہے کہ جو دل میں ہوتا ہے زبان پر آ ہی جاتا ہے زبان دل کی ترجمان ہے مگر تصوف نے زبان اور دل کو متفاتر مانا ہے اور باب تصوف کا مسئلہ یہ ہے کہ دل بیار دوست بکار۔

از دروں شو آشنا وز بروں و بیگانہ وش
ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

اور اسی مسئلے کو قرآن پاک بیان فرماتا ہے۔ وہ لوگ خرید و فرخت میں بھی خدا کو نہیں بھولتے اور اسی مسئلہ کو شریعت مطہرہ نے بھی اپنایا ہے فرمایا حضور پر نور علیہ السلام نے کہ جو شخص یہ نیت کر کے سوتا ہے کہ الٰہی میں اس لیے سوتا ہوں کہ صبح اٹھ کر بال بچوں کے واسطے معاش پیدا کروں تاکہ وہ امانت (اولاد وغیرہ) جو تو نے میرے سپرد کی ہے ان کو آرام پہنچا سکوں تو اس کی تمام رات عبادت میں لکھی جاتی ہے حالانکہ وہ سوتا ہے۔ خلوت در انجمن کی دو قسمیں ہیں مقام خاص و مقام عام۔ مقام خاص یہ ہے کہ دنیا کے معاملات کو سرانجام دیتے ہوئے بھی ذکر قلب میں سکون نہ پیدا ہو۔ دیکھو دیوار میں لگا ہوا کلاک (گھنٹہ کا لنگر چل رہا ہے یعنی ادھر ادھر گردش کر رہا ہے اب ذلت آتا ہے گھنٹہ بجتا ہے چابی دی جاتی ہے مگر لنگر کو کوئی سکون نہیں ہوتا وہ گردش کرتا ہی رہتا ہے۔ یا ہاتھ کی نبض چلتی ہی رہتی ہے اور دل کی دھڑکن قائم نہیں ہوتی چاہے تم کوئی کام کرو۔ اسی طرح سانس چلتی ہی رہے گی۔ خلوت در انجمن قسم اول یہ ہے کہ ہاتھ سے کام کرو دنیا کے دل سے یہ نام جیوری ذکر قلب ہر حال میں جاری رہے۔ ہر رگ من تار گشتہ حاجت مضراب نیست مقام عام یہ ہے کہ دنیوی کاموں میں قانون شریعت کا لحاظ رہے حلال و حرام کی تمیز باقی رہے اور ہر کام توجہ اللہ چاہے ہو بقدر ضرورت ہو۔ اور یہ ہی وہ مقدس مقام ہے جس کے متعلق خدائے کریم ارشاد فرماتا ہے (تم جس جگہ بھی ہو خدا تمہارے ساتھ ہے۔ ترجمہ آیت پاک اور یہی نکتہ متعاد عمل کرتا ہے ان دو متضاد احادیث مبارکہ کو یعنی الدنیا جفتہ و طالبا کلاب (دنیا مردار ہے اور اس کا طالب کتا ہے) اور لا رھبانیتہ فی الا سلام ترک دینا۔



اسرار تصوف

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ ہر جمعہ کو وعظ فرماتے تھے اور خلق خدا کا ہجوم ہوتا تھا۔ ایک جمعہ میں بہت کم آدمی تھے اور زیادہ تر بوڑھے ہی تھے جوان کم تھے آپ نے اس کمی کو اتفاق جانا مگر دوسرے جمعہ میں بھی چند ضعیف العمر ہی تھے آپ نے فرمایا گزشتہ جمعہ میں بہت کم لوگ تھے جس کو میں نے اتفاق پر معمول کیا تھا لیکن آج پہلے سے بھی کم ہیں اور کسی جوان کا تو نشان ہی نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا کہ حضور ہم سب لوگ بہت پریشان ہیں ایک حسین و جمیل دوشیزہ نے زناکاری کا ایک مرکز بنایا ہے وہ فتانہ عالم علاوہ جوان اور حسین و جمیل ہونے کی بلا کی مغنیہ ہے قدرت نے اسے گلا بھی نور کا عطا فرمایا ہے اس کی سحر آفریں صورت اور دل ہلا دینے والی آواز نوجوانوں کو وارفتہ بنائے ہوئے ہے ہم بہت سرزنش اور روک تھام کر رہے ہیں مگر کسی پر اثر نہیں ہوتا اس نے تمام شہر کو مسحور کر رکھا ہے آپ بھی دعا کریں کہ خدا اس آفت کو دور کرے اور مخلوق گناہ سے بچے آپ نے اسی وقت وعظ ختم کردیا اور فرمایا کہ جب وہ ایسی حسین اور مغنیہ ہے تو میں بھی اسے دیکھوں گا اور گا سنوں گا غرضیکہ آپ اپنی ہیت اور لباس تبدیل کر کے اس کے یہاں پہنچے اور ادھر ادھر کی باتیں کر کے آپ نے پوچھا کہ اگر رات بھر آپ کے پاس رہے تو کیا دینا ہوگا۔ اس نے اپنی قیمت بتائی آپ نے اس کی فیس ادا کردی اور فرمایا کہ آج کی رات میری ہے جب رات کو آپ اس کے مکان پر پہنچے تو کمبل اوڑھے ہوئے تھے وہ حسینہ آراستہ ہوکر خود بھی منتظر تھی آپ نے فرمایا کہ تم کو اتنی بات میری ماننا ہوگی کہ تم اس کمبل میں میرے ساتھ سوؤ گی اس نے اپنی زریں چادر علیحدہ کردی اور وہ کمبل اوڑھ لیا آپ فوراً سجدے میں گر گئے اور عرض کیا کہ بایزید کی اتنی ہی طاقت تھی کہ اس کی ظاہری حالت تبدیل کردی زریں پوش کی جگہ کمبل پوش تو میں نے کردیا اب تو مقلب القلوب ہے اس کے دل کو بھی کمبل پوش کردے۔ آپ کی دعا قبول ہوگئی اسی وقت کسی تاخیر کے اس نے کاربد سے توبہ کرلی اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔

دوسرے جمعہ میں آپ نے فرمایا کہ شکر پر مکھیاں جمع ہوتی ہیں تم ان کو اڑا دو اور مگر وہ پھر آجائیں گی۔ وہ بے وقوف ہے جو مکھیاں اڑانے کی کوشش کرتا ہے۔ قرین دانش

یہ ہے کہ شکر کو ہی ڈھک دو یا علیحدہ کردو پھر آپ نے فرمایا کہ لوگ گناہ چھوڑنے کی کوشش کرتے ہیں مگر دل صاف نہیں کرتے یعنی مکھیاں اڑاتے ہیں شکر علیحدہ نہیں کرتے اپنا دل اور خیال پاکیزہ بناؤ۔ گناہ تو برگ ثمر ہیں اس کا تخم تو دل کی کثافت ہے جب تک درخت کی جڑ نہ نکلے برگ دوبارہ نکلنا بند نہ ہوں گے پھر فرمایا کہ تصوف ایک بیلچہ ہے جو گناہوں کی جڑوں سے نکال دیتا ہے اور جب درخت کی جڑ ہی دل سے نکال دی گئی تو ثمرو شاخ کہاں سے پیدا ہوں گے اپنا دل خیال۔ عزم پاک کرو۔ پھر گناہ کا اندیشہ نہ رہے گا۔

اسرار تصوف

ذکر جلی و خفی مثبت و منفی اس قسم کے واقعات قال سے متعلق ہوتے ہیں حال سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اور میں تو تصوف کو سراپا حال ہی تصور کرتا ہوں۔ کتابوں میں لکھا جاتا ہے وہ منقولات ہیں۔ وقوع واقعہ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ وقوع واقعہ کے آلات اور اسباب کتابوں میں ہوتے ہیں اہل حال واقعہ کو قول میں بیان نہیں کرسکتے ہیں جو تصوف میں سمجھ سکا ہوں اس کا قیام نورانیت جمال جلال حضور سردار عالم کی ہے اور جس نے حضور انور کو خواب میں دیکھا سچ دیکھا اس لئے کہ شیاطین تمثل حضور علیہ السلام سے مجبور و مجہول ہیں۔ جس نے دیکھا عالم رویاء میں حضور پر نور کو اس نے نجات پائی دین اور دنیا میں اس نے حقیقت میں تصوف کو پالیا اب عالم شعور نہیں ہے کہ نیک و بد کافر و مومن سب جمال مصطفائی ہے کو دیکھ سکیں اب عالم باطن ہے اب کامل الایمان ہی اس تجلی قدس سے مستفید ہوسکتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ جس پر خدائے پاک نوازش فرمائے عالمین و محدثین نے اور اولیائے کرام و فقرائے غلام نے بہت سے عمل اور وظائف تعلیم فرمائے ہیں جو کتابوں میں درج ہیں اور ستارہ میں بھی بیان کیے جاچکے ہیں۔

زیارت حضور علیہ السلام تصوف کا حاصل ہے اس سے زیادہ بلند مقام تصوف میں نہیں ہے سب کے ارشادات تفصیل اور تفسیر ہیں مقصد خاص کی۔ میں کامل عقیدے اور پختہ تجربے سے کہتا ہوں کہ یہ عمل بہت ہی عالی مقام ہے۔ بس ضرورت ہے۔ عاشق کی فریاد نے تن تنہا ایک پہاڑ کاٹ کر نہر نکال دی نہ اس کے پاس ڈائنامیٹ تھا نہ ایٹم بم تھا نہ مشین تھی۔ صرف جذبہ عشق تھا۔ اور اسی جذبہ کی ضرورت ہے فقیر کی محبت نے

سالہاسال فرہاد کو محنت و مشقت میں ڈالے رکھا خیریں دنیا کی ایک عورت تھی مگر فرہاد کی نگاہ میں وہ حسین تھی۔ ساری دنیا کے نزدیک وہ حسین نہ تھی لیکن حضور علیہ السلام تو دنیا کے مانے ہوئے حسین جمیل ہیں یہاں تک کہ مشرکین عرب بھی حضور کو حسین و جمیل مانتے تھے۔ بہرحال اب عمل یہ ہے کہ آپ جمعہ کے دن غسل کریں۔ لباس پاکیزہ پہنیں عطر بھی لگائیں اور آپ کے شہر میں (وطن میں) جو سب سے بڑی مسجد ہو اس میں جاؤ۔ بعض جگہ ایک ہی مسجد ہے تو اس میں بڑی چھوٹی کی قید نہیں ہے بعض معمولی بستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ ان میں مسجد نہیں ہوتی تو اپنے گھر کے ایک پاک صاف گوشہ میں بیٹھ کر (بعد نماز) ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھو۔ یا نور صل علیہ انور و علے آلہ و اصحاب وسلم بعد ختم دنیا کے کام کرو۔ اسی طرح پانچ جمعہ کرو۔ انشاء اللہ تعالے زیارت پاک صاحب لولاک سے مشرف ہوگے اسی کا نام تصوف ہے فقیری یہ کرامت ہے۔ دین بھی ہے دنیا بھی ہے۔

اسرار تصوف

آسمان سے بارش ہوتی ہے لیکن جس درخت میں جو فطرتی جذب ہے بارش اسی کو زیادہ کرتی ہے۔ نیم اور حنظل میں تلخی زیادہ ہوتی ہے انگور آم نیشکر میں شیرینی زیادہ ہوتی ہے۔ حالاں کہ بارش ایک ہی ہے۔ اسی طرح قرآن پاک کا اثر ایک ہے۔ مگر حسب قانون فطرت قرآن پاک کی آیات اصحاب کے دل میں جوش ایمان پیدا کرتی تھیں۔ اور ابولہب اور ابوجہل کے دل میں نفرت اور حقارت بلال حبشی اور سلمان فارسی کی روح مطہرہ آیات قرآنی سے منجلی ہوتی تھی اور ابوجہل اور ابولہب کی روح میں کدورت اور زیادہ ہوتی تھی۔ اگر کوئی تامل کرے تو یہی جواب ہے نیمکولی (نیم کا پھول) میں تلخی کیوں پیدا ہوتی ہے اور انگور میں شیرینی کیوں؟ حالانکہ بارش ایک ہی قرآن پاک اور اس سے انجلا پانے والوں کی صحبت اور مجاورت قلب سلیم کو منجلی اور روشن کر دیتی ہے۔ لسان الغیب حافظ شیرازی فرماتے ہیں۔

آسماں سجدہ کند سوئے زمینے کہ براؤ
یک دو کس یک دو نفس بہرا خدا بنشیند

فرمایا حضور علیہ السلام نے کہ کسی کو حقیر و ذلیل جاننا گناہ ہے۔ خلافت اللہ تعالے۔ اور فرمایا کہ اپنے بھائی سے برکت (دعا) لو۔ حضرت حذیفہ نے ایک مرتبہ نماز پڑھائی۔ دوسرے وقت فرمایا کہ کوئی اور صاحب نماز پڑھائیں مجھے خوف ہے کہ میرے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو جائے کہ میں تم سے بہتر ہوں جب ہی تو تم مجھے امام بناتے ہو۔ خطرات سیہ سے دل کو صاف کرنا یہ ہی اصل تصوف ہے تزکیۂ نفس اور تزکیہ قلب بزرگان باصفاکی صحبت اور ہم نشینی سے پیدا ہوتا ہے لیکن صحبت کا اثر جب ہی ہوتا ہے جب ہم میں جذب فطرت حسنات ہو اور یہ حسن ظن اور اعتقاد کامل سے پیدا ہوتا ہے ہر شے آپ قیمت دے کر خرید سکتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس قیمت نہیں ہے تو وہ شے نہ ملے گی۔ خدا کے پاک کلام سے کامیابی حاصل کرنے کی قیمت حسن ظن اور اعتقاد کامل ہے۔ قیمت دو اور خدا کے کلام سے برکت لو۔



اسرار تصوف

اہل طریقت میں ایک خاص لباس بھی ہوتا ہے جس سے شناخت ہو جاتا ہے کہ یہ فلاں خاندان کا پیرو ہے اس زمانہ میں چند بزرگ ہیں جن کا لباس ممیز ہے مثلاً خاندان وارثیہ میں احرام (اب وارثی احرام نہیں باندھتے ایک خاص طبقہ ہے جو احرام پوش ہے۔ باقی وارثی اپنے لباس میں رہتے ہیں احرام ہر وارثی کے واسطے نہیں ہے۔ برخوردار واجد علی وارثی خاندان میں بعیت ہیں (ایڈیٹر رسالہ ستارہ) مگر احرام نہیں باندھتے نہ ان کو اجازت ہے۔ میاں محمد شیر صاحب پیلی بھیت والے ان کے یہاں سیاہ لباس ہے مگر وہاں عام ہے جو مرید ہوگا وہ سیاہ لباس پہنے گا۔ باقی بہت سے گروہ صوفیائے کرام کے ہیں جو مخصوص لباس پہنتے ہیں اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ لباس مخصوص کوئی شرعی حکم تو نہیں ہے۔ حضور علیہ السلام نے مخصوص لباس نہیں پہنا صحابہ نے نہیں پہنا۔ حضور علیہ السلام کا لباس صرف ایک رہا۔ تہمد (تہہ بند) کرتہ۔ عامہ۔ پاجامہ کبھی آپ نے نہیں پہنا۔ سفید رنگ اکثر ہوتا تو کبھی کبھی زرد رنگ پہنا ہے۔ ہاں صوفیائے کرام نے ایک مخصوص رنگ اور وضع کا لباس پہنا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ لباس کا اثر انسان کی طبیعت اور معاشرت پر ضرور ہوتا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ایک نور آدمی اور رستہ

نور کپڑا اچھا لباس اور برا لباس اپنا اپنا اثر انسان پر ضرور ڈالتا ہے۔ یعنی لباس کی نوعیت انسان کی سیرت بلکہ صورت پر اثر انداز ہوتی ہے ایک غریب جو ہمیشہ گندے اور ٹوٹے پھٹے میلے لباس میں زندگی جی رہا ہو اب اس کو نہلا دھلا کر لباس فاخرہ پہنا دیا جائے تو اس کی صورت ہی تبدیل ہو جائے گی اور ساتھ ہی سیرت بھی فی زمانہ مصنوعی فقرائے دنیا کمانے کو لباس فقر پہن کر لوگوں کو بدظن کر دیا ہے اب تعلیم یافتہ طبقہ اسے مشتبہ نگاہوں سے دیکھتا ہے مگر لباس روحانی تموج ضرور پیدا کرتا ہے۔ میں اس لباس کو دو قسم پر تقسیم کرتا ہوں۔ ایک خرقہ تبرک دوم خرقہ ارادت وضع کوئی ہو۔ خرقہ تبرک یہ ہے کہ کسی لباس کو محض برکت، سعادت نام و نمود یا اکتساب دنیا کے لیے کوئی پہن لے۔ خرقہ ارادت یہ ہے کہ شیخ نور بصیرت اور حسن فراست سے مرید کے صدق ارادت کو دیکھ کر محض تکمیل ذوق روحانی اور تعلیم علم ربانی کے عطا فرماتا ہے یہ خرقہ حصول مقصود کے لیے خضر راہ ہوتا ہے اور جس طرح دنیا کے لیے یہ سب کچھ ہے۔

اسرار تصوف

خلوت و انجمن بظاہر اجتماع ضدین ہے مگر قانون تصوف میں خلوت در انجمن ایوان روحانیت کی نشست اول ہے۔ حب دنیا اور معاشقہ اموال کی باریک بلکہ نامعلوم رگیں بطون قلب میں ایسی پوشیدہ ہیں کہ بعض وقت دقیقہ رس نگاہوں سے بھی پوشیدہ رہتی ہیں مشہور فلسفہ ہے کہ انسان کے دل میں جو ہوتا ہے وہ زبان پر آ ہی جاتا ہے۔ یعنی زبان خود کچھ نہیں ہے ترجمان قلب ہے مگر تصوف نے زبان اور قلب کو بالکل منقلب مانا ہے۔ ارباب تصوف فرماتے ہیں کہ دل بہ یار دوست بکار

از دروں شو آشنا و ز بروں بیگانہ وش
ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

اور تغیر کو قرآن پاک میں بھی بیان فرمایا گیا ہے۔ "وہ لوگ یعنی متصوفین خرید و فروخت میں بھی خدا سے غافل نہیں رہتے۔ اس مسئلہ کو شریعت مطہرہ نے بھی مانا ہے۔

فرمایا حضور علیہ السلام نے کہ جو شخص اس نیت سے سوتا ہے کہ صبح اٹھ کر میں دنیوی کام میں اطمینان اور سکون سے لگا رہوں اور اس کے ساتھ اپنے اور اپنے بال بچوں

کے واسطے رزق حلال پیدا کروں تو اس کی تمام رات عبادت میں ہی محسوب ہوتی ہے حالانکہ وہ سوتا ہوتا ہے خلوت در انجمن کی دو قسمیں ہیں۔ قسم اول مقام خاص۔ قسم دوم مقام عام۔ مقام خاص یہ ہے کہ دنیوی معاملات کو سرانجام دیتے ہوئے بھی ذکر قلب میں سکون پیدا نہ ہو۔ دیکھو دیوار میں لگا ہوا کلاک کا لنگر چل رہا ہے اب وقت آتا ہے تو کلاک گھنٹہ بجاتا ہے مگر گھنٹہ بجاتے وقت بھی اس کے لنگر میں سکون پیدا نہیں ہوتا وہ ہر حال میں میں چلتا ہی رہتا ہے اور دیگر اسی طرح انسانی ہاتھ میں نبض کی حرکت دل کی دھڑکن برابر جاری رہتی ہے چاہے آپ کسی کام میں کیسے ہی مشغول ہوں۔

پس خلوت در انجمن کی قسم خاص یہ ہے کہ دنیوی مہمات کو سرانجام دیتے ہوئے ذکر قلب جاری رہے "ہر رگ میں تار گشتہ حاجت مضراب نیست" یہ مقام صادقین کا ہے۔ مقام عام یہ ہے کہ دنیوی امور میں بھی شریعت مطہرہ کا پاس کیا جائے حرام و حلال کی تمیز باقی رہے' دنیا کا ہر کام توجیہہ اللہ ہو بقدر ضرورت ہی دنیا میں حصہ لیا جائے یہ بھی خلوت در انجمن ہے (اگر عام) اور یہ ہی مقدس مقام ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔ وھو معکم این ما کنتم (تم جس جگہ بھی ہو خدا تمہارے ساتھ ہے) قرآن پاک کی فصاحت و بلاغت پر دل لوٹ جاتا ہے این ما کا جملہ کس قدر ہمہ گیر اور وسیع المعنی ہے کہ اس کی تفصیل دفتروں میں بھی نہیں آسکتی۔ ہر انسان پر فرض ہے کہ وہ مقام خاص حاصل کرنے کی کوشش کرے ورنہ مقام عام تو لازمہ انسانیت ہے۔ جس کو مقام عام حاصل نہیں اس کی انسانیت میں بھی شبہ ہے اسلام کے دو متضاد احکام اگر متضاد وصل ہو سکتے ہیں تو اس میں مقامات کا بیان ہے۔ پہلا حکم "الدنیا جیفتہ و طالبھا کلاب" یعنی دنیا مردار ہے اور اس کا طالب کتا ہے۔ دوسرا حکم "لا رھبانیتہ فی الاسلام" دنیا کا ترک کر دینا اسلام میں نہیں ہے یہ دونوں بظاہر متضاد ہیں یعنی دنیا کے کام تو خدا سے غافل کر دیں تو یہ کام حرام ہیں اگر دنیا کے کام ذکر خدا کو نہ بھلائیں تو یہ دنیاداری جائز ہے فرمایا حضور علیہ السلام نے کہ تم ہر کام میں ہر وقت خدا کو دیکھتے رہو اگر یہ مقام حاصل نہیں تو کم از کم اس قدر احساس تو ضرور ہو کہ خدا تو دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ مقام عام بھی حاصل نہیں تو پھر وہ انسان بظاہر انسان ہے مگر حقیقتاً انسانی زمرہ میں شامل نہیں۔

علم النفس

طبی اصول کے ماتحت ہر انسان کو کم سے کم چھ گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ آٹھ گھنٹے روزانہ سونا چاہیے اس سے کم یا زیادہ سونا بیماری کی دلیل ہے اگر نیند کم آتی ہے یا زیادہ آتی ہے تو اس کا علاج کریں نیند کو طبعی اور فطری حالت پر لانے کے لیے طب میں موثر ادویات ہیں نیند کم آتی ہے یا زیادہ آتی ہے اس کا اچھا برا اثر صحت پر جلد نہیں ہوتا مگر کسی نہ کسی وقت صحت پر اس کا اثر ہوتا ہے کم نیند کا آنا یا زیادہ آنا علم النفس میں اس کا مجرب اور بہت جلد اثر کرنے والا بہترین علاج ہے اور بے قیمت کے ہے اس میں کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ وہ ابعض خارجی حادثات کی وجہ سے اثر نہیں کرتی مگر علاج بالنفس کبھی بے اثر نہیں ہوتا۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر آپ کو نیند کم آتی ہے تو سوتے وقت دیکھیے کہ کون سا سُر چل رہا ہے اگر الٹا نتھنا یعنی قمری سُر چل رہا ہے تو بہت خوب ہے اگر سیدھا نتھنا یعنی شمسی سر چل رہا ہے تو انتظار کرو کہ قمری سر چل جائے یا داہنا نتھنا روئی سے بند کردو اس سے بایاں نتھنا خود جاری ہو جائے گا۔ جب الٹا (قمری) سر چل جائے تو چت لیٹ جاؤ یا الٹی کروٹ پر لیٹو اور زور زور سے سانس لو اور تصور کرو کہ چاند میرے سامنے ہے۔ چاند کا تصور کرتے رہو چند منٹ میں نیند آجائے گی اور گہری نیند آئے گی اور طبعی نیند پر ختم ہوگی یہ واضح رہے کہ داہنا (شمسی) سر چلنے میں نیند نہیں آتی۔ نیند جب آئے گی جب قمری نتھنا چلتا ہو۔ جب کسی وجہ سے نیند اچاٹ ہو جائے تو اس طریق پر عمل کرو نیند آجائے گی۔ واللہ اعلم۔

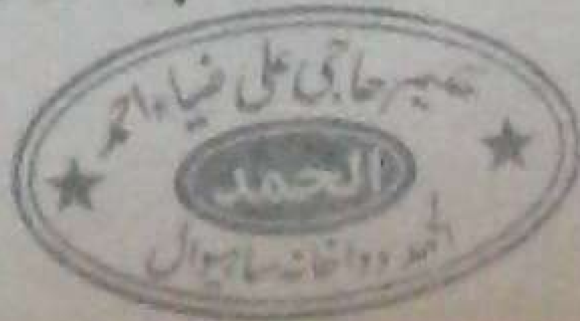
علم النفس

یہ علم تمام علوم کا سرتاج ہے حدیث شریف میں ہے من عرف نفسہ قد عرف ربہ یعنی جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا خدا کو پہچان لیا۔ علم النفس کے بعد پھر کسی علم ظاہر کی ضرورت نہیں رہتی۔ (علم دینی) اور قدرت کی فراخی دیکھیے کہ علم النفس جہاں تمام علوم باطنی کا مخزن ہے وہاں آسان بھی اس قدر ہے کہ تعلیم و تعلّم کی شدید ضرورت نہیں رہتی یعنی جب قلب میں روشنی پیدا ہو جاتی ہے تو وہ خود مشعل راہ بن کر رہنمائی کرتی جاتی ہے اور منزل روحانی کی تاریکی دور ہو جاتی ہے اور آخر معرفت کامل سے ہمکنار کر

دیتی ہے اس میں صرف مراقبہ کی ضرورت ہے اور مراقبہ سے مکاشفہ کا ڈانڈا ملا ہوا ہے۔
بظاہر نفس ایک ہوا ہے۔ جس کا جزرو مد حیات انسانی کی بنیاد ہے لیکن اسی سانس کی آمدورفت میں علوم و فیوض باطنی کے لیے بناہ سمندر موجزن ہیں سانس کی آمدورفت کے دو راستے ہیں ایک عارضی ایک حقیقی عارضی تو منہ ہے اور حقیقی ناک کے دونوں نتھنے ہیں بہت سے رموز اور اسرار اس کے ستارے میں بیان ہو چکے ہیں دونوں نتھنے حقیقت میں چاند اور سورج ہیں اور چاند سورج پر دنیا کی بنیاد ہے ہم کو قدرت نے چاند سورج مفت میں دیدیے ہیں مگر ہزار میں ایک بھی اس خزانہ قدرت کی تلاش نہیں کرتا انسان خدا اور رسول تو نہیں بن سکتا مگر اس کے علاوہ سب کچھ بن سکتا ہے۔ یہاں تک کہ فرشتوں سے بھی افضل بن سکتا ہے غرضیکہ معرفت اور حقیقت کے تمام راز اس میں پوشیدہ رہیں اس کے اسباق ہر مہینہ ستارہ میں لکھے جاتے ہیں۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ ناظرین میں سے کوئی ایک ہی اسے شاید پڑھتا ہو ورنہ یہ چند سطریں بے کار ہی جاتی ہیں تاہم میں لکھتا رہتا ہوں شاید کوئی کسی سبق سے کوئی مقصد حاصل کر سکے۔

علم النفس

جو آپ کو معلوم ہے کہ سانس ایک خاص قانون قدرت کے ماتحت چلتی ہے اور جب اس قدرتی رفتار میں فرق آجائے تو یقیناً کوئی نیک یا بد انقلاب ہوگا۔ جب زندگی میں کوئی نیک یا بد انقلاب آنے والا ہوتا ہے تو قبل از وقت نفس کے قدرتی قانون میں فرق آجاتا ہے اب یہ شناخت کرنا کہ جو انقلاب آنے والا ہے اور اس کی خبر رفتار نفس نے دے دی ہے یہ انقلاب ترقی خوشی صحت کا ہے یا تنزل۔ رنج بیماری کا ہے یہ ایک طویل بحث ہے اور اس کے واسطے علم النفس کے گہرے مطالع کی ضرورت ہے مگر چند باتیں جستہ جستہ پیش کرتا ہوں۔ جو اس علم کے شائق ہیں وہ ان اشاروں سے بھی فائدہ حاصل کر سکیں گے اور یہ نتیجہ بہت تجربے کے بعد حاصل ہوا ہے اگر تین دن برابر برعکس سانس چلے تو کوئی بیماری ہونے والی ہے مگر کوئی خطرہ نہیں ہے جلد صحت ہو جائے گی۔ علاوہ صحت کے اور کوئی کام بگڑ جائے یا کوئی نقصان ہو جائے مگر یہ سب معمولی نوعیت کے ہوں گے۔ اگر ایک ہفتہ برابر قانون برعکس سانس چلے تو بیماری سخت ہو۔ نقصان زیادہ



ہو۔ کام زیادہ بگڑے۔ تاہم قابل اصلاح ضرور ہو گا اگر پندرہ دن برابر سانس چلے تو پھر معاملہ خطرناک حد تک پہنچے گا۔ بیماری لمبی ہو گی جس میں موت کا خطرہ بھی ہو سکتا ہے نقصان شدید ہو گا جس کی تلافی موت تک دشوار ہے۔ یہ بھی معلوم کرو کہ سورج نکلتے وقت ہی ترتیب برعکس ہے تو وہ شدید ہو گی مگر بعد طلوع بھی دن رات کے درمیان میں قانون کے خلاف سر چلے تو وہ بھی انقلاب کا الارم ہوتا ہے اگر طلوع آفتاب کے وقت سیدھا نتھنا چل رہا ہے اور غروب کے وقت الٹا چل رہا ہے تو قریب میں کوئی خوشی یا فائدہ ہونے والا ہے اگر چاند کی پہلی تاریخ کو بوقت طلوع سیدھا نتھنا چل رہا ہے تو کوئی خوشی یا فائدہ ہو گا ہر مہینہ کی پندرہ تاریخ بوقت غروب الٹا نتھنا چل رہا ہے تو کوئی خوشی یا فائدہ ہونے والا ہے۔ سنیچر کے دن خاص امتحان کرو اگر سنیچر کے دن طلوع کے وقت الٹا نتھنا چلا رہا ہے تو کوئی خوشی اور فائدہ ہو گا۔ اگر سیدھا چل رہا ہے تو رنج اور نقصان ہو گا یہ صرف سنیچر کے دن کے واسطے ہے۔ اس کی آزمائش کرو اس سے اس علم کی طاقت کا اندازہ ہو جائے گا۔

علم النفس

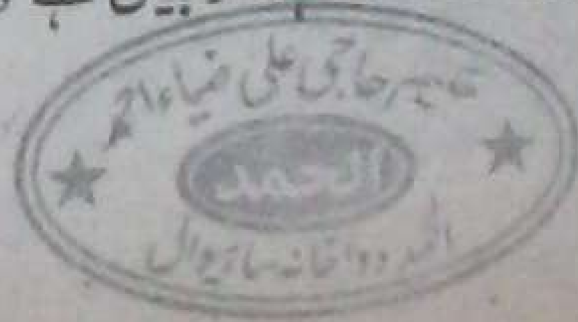
آفتاب روزانہ ایک ہی شان سے طلوع ہوتا ہے وہ ہی چمک دمک وہ ہی جسامت وہ ہی رنگ و روپ اس کی ہیئت اور شان میں فرق نہیں ہوتا اسی طرح چاند بھی اپنی روش اور طبع پر طلوع اور غروب ہوتا ہے مگر سورج اور چاند روزانہ اپنے اثرات میں تغیر اور تبدل لے کر طلوع و غروب ہوتے ہیں کبھی گرمی ہے کبھی سردی کبھی خزاں کبھی بہار اسی طرح ہماری سانس سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت ایک ہی رفتار سے چلتی رہتی ہے سانس کے زیر و بم میں کوئی فرق بظاہر نہیں ہوتا۔ اور ہم کوئی تفاوت محسوس نہیں کرتے مگر حقیقتاً سانس کا ہر زیر و بم اپنے نشان اور اثر میں متغیر اور متبدل ہے۔ (ہر نفسے کہ فرد میرد و ممد حیات است وچوں برمی آید مفرح ذات) ہر سانس میں واقعات اور حادثات پوشیدہ ہوتے ہیں اگر آپ اس علم میں مہارت پیدا کریں تو معلوم ہو گا کہ یہ قدرتی مشین کس قدر حیرت انگیز اور تنوعات اپنے دامن میں بھرے ہوئے ہے آپ کسی خاص اور اہم مقصد میں کامیابی کے واسطے نکلیں تو گھر کے دروازے سے پہلا وہ قدم



نکالیں جس طرف کا نتھنا صاف اور زور سے چل رہا ہو۔ خدا چاہے تو اس مقصد میں کم و بیش کامیابی ہوگی دور اور نزدیک کا کوئی سوال اس میں نہیں ہے آپ کا کام چاہے دو قدم پر ہو یا ہزار کوس پر۔ جو نتھنا صاف ہو اُسی کی طرف کا پہلا قدم گھر سے نکالو۔ بعض اساتذہ نے اس میں یہ شرط لگائی ہے کہ اگر مقصد اہم ہے اور دور بھی ہے تو سات قدم تک پہلے وہی قدم اٹھاؤ جس طرف کا نتھنا چل رہا ہو اگر کام قریب کا ہے اور چنداں اہم بھی نہیں ہے تو پہلا قدم گھر سے نکالنا کافی ہے۔ دنیا کا کوئی علم ہو وہ محنت اور کوشش کے بعد ہی آتا ہے اور اس میں سمجھ اور بوجھ پیدا ہوتی ہے علم النفس بھی مدت کی مداومت اور مہارت اور کوشش ہی سے آتا ہے علم النفس بہت عظیم الشان اور کارآمد علم ہے بشرطیکہ اسے صحیح طریق پر حاصل کیا جائے۔

علم النفس

علم النجوم میں ستاروں کا شب و روز یہ اور ہے کہ ہر گھنٹہ کے بعد ستارہ تبدیل ہوتا رہتا ہے اسی طرح سر بھی اس نتھنے سے اور اس نتھنے میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ یہ قدرتی تقسیم ہے اور اسی تقسیم سے سیارگان کی تقسیم بنائی گئی اور اس بنیاد پر ستاروں کو تقسیم قدرتی تقسیم پر رکھی گئی ہے ہم سیارگان کی تقسیم کو ہی قدرتی تقسیم کہہ سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کا سوال کرے کہ مسافر سفر سے وطن کب تک آئے گا اور اس وقت کس حال میں ہے اگر سوال کرنے والا وہاں موجود ہے تو دیکھو کہ اس کا کون سا سر چل رہا ہے اگر وہ داہنا سر چل رہا ہے تو اسے بے خطر جواب دو کہ وہ جلد آرہا ہے اور بخیریت ہے اگر الٹا سر چل رہا ہے تو ابھی آنے میں دیر ہے مگر خیریت سے اگر دونوں سر برابر چل رہے ہیں تو آنے میں دیر ہے اور مسافر پریشانی میں ہے اس جگہ کا عامل اپنا سر بھی دیکھے یعنی جواب کے وقت اپنا سر بھی دیکھے اگر سائل اور عامل دونوں کے سروں میں یکسانیت ہے تو موافق جواب میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اگر دونوں کو تفریق ہے سائل اور عامل میں تو آنے میں کچھ دیر سمجھو۔ اب سائل تو ہے نہیں آپ جو کسی کے متعلق تحقیق کرنا چاہتے ہیں یعنی آپ ہی سائل اور سب ہی مسئول ہیں تو پہلے سوال کاغذ پر لکھو بعد میں اپنا سر دیکھو اگر داہنا چل رہا ہے تو جلد آنے والا ہے اگر بایاں ہے تو آنے میں دیر ہے مگر خیریت سے



ہے کوئی تکلیف نہیں ہے اگر دونوں چل رہے ہیں (اسے ہندی میں لکھنا ہیں) تو آنے میں دیر ہے اور پریشان حال بھی ہے۔ سراصطلاح میں اس ہوا کو کہتے ہیں جو ناک کے نتھنوں سے نکلتی ہے جس نتھنے سے ہوا کسی رکاوٹ سے نکلتی ہے اسے چلتا سر کہتے ہیں اور جس نتھنے سے ہوا رک رک کہ خارج ہوتی ہے اسے بند سر کہتے ہیں۔ اگر دونوں نتھنے ایک حالت میں ہوں تو اسے جمع یعنی سکھنا کہتے ہیں داہنا نتھنا شمسی کہلاتا ہے۔ بایاں قمری اور جمع تقریباً نحس ہے (الغیب عنداللہ)۔

علم النفس

ستارہ کی ساعت دن رات میں ہر گھنٹہ تبدیل ہوتی رہتی ہے یہ کوئی ذہنی اپج نہیں ہے۔ بلکہ قانون قدرت کے موافق ہے اس کا ثبوت آپ کو علم النفس سے ملے گا۔ علم النفس اور سیارگان کا تعلق جس قدر عمیق ہے اس قدر گہرا تعلق شاید دنیا میں کسی چیز سے نہ ہو۔ جس طرح چاند کے اثر سے سمندر میں مدوجزر ہے اسی طرح ستاروں کا تعلق علم النفس سے ہے آپ تجربہ کریں کہ ناک کے نتھنے خاص وقفہ کے بعد بدلتے رہتے ہیں۔ تھوڑی تھوڑی دیر میں ایک نتھنا بند ہوتا ہے اور کھلتا ہے اور یہ قانون قدرت کے ماتحت ہے اور اسی تغیر و تبدیل سے علم النفس کی بنیاد ڈالی گئی ہے علم النفس میں ناک کے دونتھنوں پر اعتبار کرتے ہوئے صرف شمس و قمر سے تعلق رکھا ہے بقایا پانچ ستاروں سے کوئی تعلق نہیں رکھا گیا ہے مگر میں اپنے عمیق مطالعہ پر نظر کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ علم النفس کا تعلق صرف شمس و قمر تک محدود نہیں ہے بلکہ بقایا پانچ ستاروں سے بھی اس کا تعلق ہے اور یہ بحث شفق صاحب کی مصنفہ کتاب علم النفس میں موجود ہے (اب یہ کتاب ختم ہو چکی ہے) اب معلوم کرو کہ اتوار کے دن طلوع آفتاب ہوتے وقت ہمیشہ سیدھا نتھنا چلتا ہوگا۔ اور پیر کے دن الٹا نتھنا چلتا ہوگا۔ یہ قدرتی چال ہے لیکن جب کوئی بڑا سانحہ اور واقعہ پیش آنے والا ہوتا ہے تو پہلے چال میں فرق ہوتا ہے مثلاً اتوار کے دن سورج نکلتے ہوئے سیدھا نتھنا چلتا تو قانون قدرت ہے اب اگر کسی دن اتوار کو سورج نکلتے اتفاقاً الٹا نتھنا چلے۔ یا پیر کے دن سورج نکلتے ہوئے اگر سیدھا نتھنا چلے تو سمجھو۔ کہ کوئی بڑا واقعہ پیش آنے والا ہے اور یہ قدرتی قانون ہے۔



علم النفس

یہ ہر مرتبہ لکھدیا جاتا ہے کہ سیدھا نتھنا ناک کا شمسی کہلاتا ہے اور بایاں نتھنا قمری کہلاتا ہے جس نتھنے سے صاف ہوا نکلے وہ کھلا سر کہلاتا ہے اگر دونوں نتھنوں سے صاف ہوا نکلتی ہو اور دونوں کی ہوا میں کمی بیشی نہ ہو تو یہ وقت علم النفس میں نحس مانا گیا ہے کوئی اہم کام اس وقت میں نہ کرنا چاہیے اس وقت میں جو کام کیا جائے گا وہ ناقص ہو گا۔ علم النفس میں یہ وقت عبادت کا رکھا گیا ہے اب معلوم کرو کہ آپ پڑھتے ہیں یاد نہیں رہتا کوئی حساب ہے مگر سمجھ کام نہیں کرتی اور حساب غلط ہو جاتا ہے کوئی اہم اور ضروری کام کرتے ہیں مگر وہ بگڑ جاتا ہے صحیح نہیں ہوتا غرضیکہ اس قسم کے کام آپ کسی عمر میں کیا کریں یعنی جب داہنا نتھنا چلتا ہو اس وقت کا پڑھا ہوا یاد رہے گا حساب درست ہو گا۔ جو بات سمجھ میں نہ آتی ہو وہ سمجھ میں آجائے گی اس وقت انسان کی یادداشت بہت قوی ہوتی ہے اور عقل بھی تیز ہوتی ہے مشکل نکتہ حل ہو جاتا ہے مگر اس وقت وہ ہی کام کریں جو وقتی ہوں اب ایسے کام ہیں جو پائدار اور مدت تک رہنے والے ہیں مثلاً مکان کی بنیاد رکھنا یا کنواں کھدوانا۔ یا کوئی بیوپار شروع کرنا۔ دوکان کا افتتاح کرنا اس قسم کے تمام کام قمری سر میں کرنا چاہیں اس سے وہ کام مستحکم ہو گا۔ اور مدت تک رہے گا۔ یہ بارہا لکھا جا چکا ہے کہ علم النفس ہمارے عمل میں نہیں ہے اور ہم اس سے ناآشنا ہیں اور ممکن ہے کہ ہم اسے وہم اور وسوسہ خیال کریں مگر یہ قدرتی علم ہے اگر اس پر عبور حاصل ہو جائے تو بہت مفید نتیجہ برآمد ہوتا ہے بہرحال جو کام اوپر بیان کیا گیا ہے یہ معمولی بات ہے اس کی آزمائش کرو خدا چاہے تو اسے سچ پائیں گے شمسی سر میں سفر کرنا ہے داخل کرنا۔ کشتی لڑنا اور اس قسم کے تمام کام کرنا کامیابی کے واسطے ہیں۔ باقی عالم الغیب خدائے پاک ہے۔

علم النفس

آفتاب روزانہ ایک ہی جسامت رنگ و روپ' چمک اور روشنی میں طلوع و غروب ہوتا ہے مگر ہم ہر روز اس کے اثرات کو متغیر اور متبدل پاتے ہیں کبھی گرمی کبھی سردی کبھی بہار کبھی خزاں اسی طرح ہماری سانس روزانہ ایک ہی طریق پر چلتی ہے بظاہر

اس کی رفتار میں ہم کوئی فرق نہیں پاتے لیکن حقیقتاً وہ قسم قسم کے حادثات اور رنگ رنگ کے واقعات اپنے بطن میں پوشیدہ کیے ہوئے ہوتی ہے ناک کے دو ہی نتھنے ہیں اور لوٹ پھیر کر یہ حساب میں آتے ہیں مگر ان دونوں کے اثرات اس قدر ہیں کہ ہماری زندگی ہی نہیں بلکہ دنیا کی زندگی ہی ختم ہو جائے گی لیکن اس کی تفصیل اور اس پر بحث ختم نہ ہوگی۔ سیدھی طرف کا نتھنا شمس سے متعلق ہے اور بایاں قمر سے منسوب ہے اب اس کا امتحان کرو کوشش کرو اس کے اثرات ہر لمحہ صحیح پاؤ گے داہنا نتھنا جنوب اور مغرب سے متعلق ہے بایاں شمال اور مشرق سے متعلق ہے آپ کسی اہم کام کے واسطے گھر سے نکل رہے ہیں تو معلوم کرو کہ آپ اپنے گھر سے کس طرف جانا چاہتے ہیں پھر اپنے نفس کو دیکھو کہ کونسا نتھنا چل رہا ہے اگر موافق چل رہا ہے تو بے ڈر جاؤ کامیابی ہوگی اگر برعکس چل رہا ہے تو کامیابی کی کوئی امید نہیں ہے اب یہ بات درمیان میں آجاتی ہے کہ ہم کو راستہ تبدیل کرنا اختیار میں نہیں ہے تو گھر سے نکل کر سات قدم نفس کے موافق چلو (جانا مخالف سمت ہے) اور لوٹ آؤ پھر مخالف سمت کو چلو اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر آسان صورت یہ ہے کہ مخالف نتھنے کو روئی سے بند کر لو اور چل دو۔ سات قدم چل کر روئی نکال لو یہ سب باتیں تجربے پر موقوف ہیں تجربہ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ قوانین نفس کس قدر صحیح اور مستحکم ہیں۔



فرمان مبارک

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور علیہ السلام نے کہ دو آدمی قابل رشک ہیں ایک وہ کہ جس کو خدا نے مال دیا اور وہ حق جگہ پر خرچ کر رہا ہے دوسرا وہ کہ جس کو خدا نے علم و حکمت عطا کی ہے وہ دوسروں کو سکھاتا ہے ایک مرتبہ فرمایا کہ وہ کون ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کو تو اپنا مال ہی عزیز ہے آپ نے فرمایا کہ تمہارا مال وہی ہے جس کو آپ نے آگے بھیج دیا اور جو باقی رہا وہ وارث کا ہے ایک مرتبہ فرمایا کہ ہر صبح کو دو فرشتے دنیا میں آتے ہیں ایک کہتا ہے کہ خدایا حق جگہ خرچ کرنے والے کے مال میں ترقی اور برکت فرما دوسرا کہتا ہے کہ جائز جگہ پر خرچ نہ کرنے والے کا مال برباد کر دے قرآن پاک

اس کی رفتار میں ہم کوئی فرق نہیں پاتے لیکن حقیقتاً وہ قسم قسم کے حادثات اور رنگ رنگ کے واقعات اپنے بطن میں پوشیدہ کیے ہوئے ہوتی ہے ناک کے دو ہی نتھنے ہیں اور لوٹ پھیر کر یہ حساب میں آتے ہیں مگر ان دونوں کے اثرات اس قدر ہیں کہ ہماری زندگی ہی نہیں بلکہ دنیا کی زندگی ہی ختم ہو جائے گی لیکن اس کی تفصیل اور اس پر بحث ختم نہ ہوگی۔ سیدھی طرف کا نتھنا شمس سے متعلق ہے اور بایاں قمر سے منسوب ہے اب اس کا امتحان کرو کوشش کرو اس کے اثرات ہر لمحہ صحیح پاؤ گے داہنا نتھنا جنوب اور مغرب سے متعلق ہے بایاں شمال اور مشرق سے متعلق ہے آپ کسی اہم کام کے واسطے گھر سے نکل رہے ہیں تو معلوم کرو کہ آپ اپنے گھر سے کس طرف جانا چاہتے ہیں پھر اپنے نفس کو دیکھو کہ کونسا نتھنا چل رہا ہے اگر موافق چل رہا ہے تو بے ڈر جاؤ کامیابی ہوگی اگر برعکس چل رہا ہے تو کامیابی کی کوئی امید نہیں ہے اب یہ بات درمیان میں آجاتی ہے کہ ہم کو راستہ تبدیل کرنا اختیار میں نہیں ہے تو گھر سے نکل کر سات قدم نفس کے موافق چلو (جانا مخالف سمت ہے) اور لوٹ آؤ پھر مخالف سمت کو چلو اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر آسان صورت یہ ہے کہ مخالف نتھنے کو روئی سے بند کرلو اور چلدو۔ سات قدم چل کر روئی نکال لو یہ سب باتیں تجربے پر موقوف ہیں تجربہ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ قوانین نفس کس قدر صحیح اور مستحکم ہیں۔



فرمان مبارک

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور علیہ السلام نے کہ دو آدمی قابل رشک ہیں ایک وہ کہ جس کو خدا نے مال دیا اور وہ حق جگہ پر خرچ کر رہا ہے دوسرا وہ کہ جس کو خدا نے علم و حکمت عطا کی ہے وہ دوسروں کو سکھاتا ہے ایک مرتبہ فرمایا کہ وہ کون ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کو تو اپنا مال ہی عزیز ہے آپ نے فرمایا کہ تمہارا مال وہی ہے جس کو آپ نے آگے بھیج دیا اور جو باقی رہا وہ وارث کا ہے ایک مرتبہ فرمایا کہ ہر صبح کو دو فرشتے دنیا میں آتے ہیں ایک کہتا ہے کہ خدایا حق جگہ خرچ کرنے والے کے مال میں ترقی اور برکت فرما دوسرا کہتا ہے کہ جائز جگہ پر خرچ نہ کرنے والے کا مال برباد کر دے قرآن پاک

میں ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ خرچ سے زیادہ غیب سے مل جائے گا۔ جائز جگہ پر خرچ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی جو کوئی خاص اللہ کے واسطے تواضع اور عاجزی اختیار کرتا ہے خدائے پاک اس کو سربلند اور معزز فرماتا ہے حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں زکواۃ مال بدر کن کہ فضلہ زرار کن چو باغباں بزند بیشتر وہد انگور جب درخت کی نیچے والی شاخیں کاٹ دی جائیں تو درخت اور تنومند ہوتا ہے اور زیادہ پھلتا ہے۔ اب معلوم کرو کہ زکواۃ شرعی دولت مند کے واسطے مخصوص ہے لیکن جو شخص اپنے خرچ میں سے کاٹ کر دو چار پیسے خدا کے واسطے محتاجوں کو دیتا ہے اس کے واسطے اور بھی خدائے پاک ترقی اور برکت عطا فرماتا ہے۔ جیسا اوپر ایک حدیث پاک کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہر روز صبح کو دو فرشتے آتے ہیں ایک دعا کرنیوالا ایک بددعا کرنے والا آپ کوشش کریں کہ ہر صبح کو آپ دعا کرنے والے فرشتے کے تحت میں ہوں اور یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ کچھ نہ کچھ خدا کے نام پر دیتے رہو۔ چاہے وہ بادام کا چھلکا ہی ہو۔

وفاداری

من جواہر الاخلاق مانی گئی ہے اور یہ فطرتاً پائی جاتی ہے۔ ہر کس و ناکس کا سہ نہیں ہے چاہے اونچا ہو یا نیچا۔ اور یہ جوہر خاصۂ ائمہ حق میں پایا جاتا ہے۔ فرمایا ہے کہ الکریم اذا فی وعدو۔ صاحب کرم اور شریف آدمی جب وعدہ کرے گا۔ تو ضرور وفا کرے گا اور یہ فطرت سے ہی تعلق رہے گا یہ تعلیم عادت سے وابستہ نہیں ہے۔ قدرت حقیقی کی بلاقیمت بخشش ہے۔ قرآن پاک بھی اس بات کی برجستہ دلیل پیش کرتا ہے کہ۔ ابراہیم الذی وفی یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انتہا وفاداری دکھادی۔

وفی وفاداری میں مبالغہ بتایا ہے۔ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یعنی وفاداری کی حد سے آگے نکل گئے۔ یہ کمال وفا ہے۔ بڑے جلیل القدر پیغمبر گذرے ہیں کہ آپ کا اوصاف اور مداح خود خدائے عزوجل ہے تو یہ عنصری اور فطرتی جوہر ہے جو عہد و پیماں خدائے برتر سے آپ نے کیا اس سے بڑھ کر وفا شعار بنا کر وفادرای کا نمونہ پیش کردیا۔ یہ کمال اخلاق و نبوت ہے اور اس عنصر کے انسان کم پائے جائیں گے۔ وفاداری بڑی اونچی اور کڑی منزل ہے وعدہ دے کر پھر گئے منحرف ہو کر رہے ثمہ نقلبتم علے اعقابکم کا یہی منشا

ہے کہ وفا کی منزل میں ٹھوکر کھا گئے۔ یہ صادقین متقین کا مقام ہے جیسے انسان میں باوفا اور بے وفا بھی ہوتے ہیں ایسا جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے جس سے درس عبرت حاصل کرنا ہے وفاداری نیک فطرت پر موقوف ہے اور یہ قدرت کی بیش بہا عطیہ اور اعلیٰ بخشش ہے وفاداری میں آب و ہوا اور زمین کی تاثیر کا بھی حصہ ہوتا ہے جو وفاداری اور بے وفائی کی تاثیر رکھتی ہے یہ ایک اعلیٰ کیریکٹر مانا گیا ہے اور یہ انسان کا پاکیزہ جوہر ہے۔

نصیحت

حضرت شیخ سعدی بچپن میں اپنے والد کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ کر چلے تو دیکھا کہ کئی آدمی سو رہے ہیں آپ نے کہا کہ کیسے غافل آدمی ہیں کہ اب تک پڑے سو رہے ہیں نہ نماز کا خیال نہ دن چڑھنے کی فکر آپ کے والد نے کہا جان پدر اگر تم بھی گھر میں سوتے رہتے تو اس سے بہتر ہوتا اس لئے کہ پھر دوسرے پر اعتراض کا موقع نہ ملتا۔ یعنی تم نے اپنے آپ کو بہتر جانا اور دوسرے کو حقیر جانا یہ شان تکبر اور غرور ہے۔

حکایت الصالحین

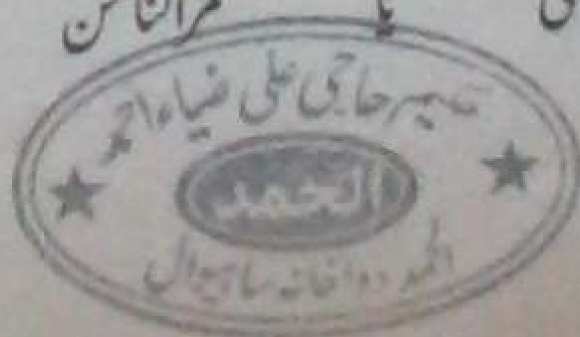
حضرت شیخ عثمان جری رحمتہ علیہ کی خدمت میں ایک سوداگر آیا' ایک حسین و جمیل لونڈی اس کے ساتھ تھی اور کہا کہ میں ایک سفر کو جارہا ہوں اور سفر ضروری ہے' اگر سفر نہ کروں تو نقصان ہو گا۔ میں بہت مجبوری سے سفر کررہا ہوں۔ آپ اس لونڈی کو میرے آنے تک امانت رکھیں اور اس کے اخراجات کے واسطے ایک رقم بھی پیش کی۔ آپ نے صاف انکار کردیا اس نے بہت منت و زاری سے کہا کہ اس سفر کو جانا مجھے بہت ضروری ہے نہ جانے سے میرا بہت نقصان ہو گا۔ آپ کے گھر کی عورتیں اس کا خیال رکھیں گی سوائے آپ کے نیشاپور میں مجھے کسی پر بھروسہ نہیں ہے۔ آپ نے مجبور ہو کر کنیز کو گھر میں بھیج دیا اور وہ سوداگر چلا گیا۔ ایک دن اتفاق سے آپ کی نظر اس کنیز پر پڑ گئی۔ وہ نہایت حسین و جمیل تھی دیکھتے ہی ہزار جان سے عاشق ہو گئے اور دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ اب دل بے چین تھا اور کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا تھا۔ مجبور ہو کر آپ نے یہ واقعہ اپنے پیر و مرشد شیخ ابو حداد سے کہا۔ شیخ نے کہا کہ آپ کو اس مسئلے میں شیخ یوسف حسین سے امداد لینا چاہیے وہی رہنمائی کریں گے۔



حضرت عثمان جری حسب ہدایت شیخ حداد۔ شیخ یوسف حسین کے گاؤں میں پہنچے اور لوگوں سے پتہ دریافت کیا چونکہ شیخ عثمان جری ایک باشوکت و شان بزرگ تھے اس لیے لوگوں نے کہا کہ آپ جیسے بزرگ کو زیبا نہیں ہے کہ آپ یوسف حسین سے ملیں وہ تو ایک رند مشرب اور زندیق انسان ہے۔ ہر وقت شراب میں مدہوش رہتا ہے اور ایک خوب صورت لڑکے سے اس کا تعلق ہے اس کی زندگی شراب اور اغلام پر ہے اس سے ملاقات کرنا آپ جیسے بزرگ کو زیبا نہیں آپ دل میں پشیمان ہوئے اور دل میں کہا کہ شیخ حداد نے میرے ساتھ مذاق کیا ہے۔ یہ بے ملاقات کیے ہی نیشاپور واپس ہو گئے۔ جب نیشا پور پہنچ کر شیخ حداد کے پاس پہنچے تو شیخ نے کہا کہ کیا تم یوسف حسین کے پاس پہنچے اور اس سے مشورہ کیا شیخ عثمان نے سارا حال بیان کیا کہ تمام بستی میں ان کے متعلق بہت برے خیالات پائے گئے شیخ حداد نے فرمایا کہ سوائے یوسف حسین اور کوئی آپ کی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ تم دنیا والوں کی باتوں پر نہ جاؤ ان سے ملاقات کرو۔ شیخ عثمان پھر وہاں پہنچے اور شیخ یوسف حسین کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ شراب کی صراحی سامنے رکھی ہے اور ایک حسین و جمیل لڑکا پاس بیٹھا ہے مگر چہرہ پر انوار ولایت نمایاں ہیں۔ شیخ عثمان پاس بیٹھ گئے۔ شیخ یوسف حسین نے اس قدر محیر العقول اور بلند پایہ باتیں کیں کہ شیخ عثمان حیران رہ گئے اور دل میں کہا کہ یہ شخص کس قدر مدارج عالیہ طے کر چکا ہے۔ شیخ عثمان نے عرض کیا کہ باوجود اس قدر مدارج عالیہ طے کرنے کے پھر یہ شراب اور طفل بازی کیوں ہے؟ شیخ نے کہا کہ اس صراحی میں پانی ہے جس سے میں وضو کرتا ہوں اور پیاس میں پانی پیتا ہوں۔ شیخ عثمان نے عرض کیا کہ یہ لڑکا کیا ہے؟ فرمایا یہ میرا بیٹا ہے اور میں اسے قرآن کی تعلیم دے رہا ہوں۔ اس بستی کے لوگ میری حالت سے ناواقف ہیں۔ شیخ عثمان نے کہا کہ پھر ظاہری حالت اس قدر بدتر کیوں بنائی ہے۔

شیخ یوسف نے کہا کہ یہ اس لیے ہے کہ کوئی مجھے بزرگ جان کر اپنی ترک کنیز کو میرے پاس امانت نہ رکھے اور میں امانت میں خیانت کرنے کا خیال نہ کروں۔ شیخ عثمان شیخ یوسف کے قدموں پر گر گئے اور کہا سچ ہے جو شخص اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔ اس کو ملامت خلق خدا سے کیا خوف ہے۔

وغیر تبتی یا مرالناس من بالتقی



طبیب یداوی الناس وھو مریض

یعنی جو شخص خود متقی نہیں ہے اور لوگوں کو تقویٰ کا وعظ کرتا ہے وہ ایک طبیب ہے جو دوسروں کا علاج کرتا ہے باوجودیکہ وہ خود سب سے زیادہ بیمار ہے۔ ''تم دوسروں کو نیک باتیں بتاتے ہو مگر خود اپنے آپ کو بھولے ہوئے ہو۔ (ترجمہ آیت پاک قرآن مجید)

جادو

نقش طلسم۔ تعویذ۔ سحر۔ کالا علم۔ سفلی یہ سب مترادف نام ہیں نتیجہ سب کا ایک ہی ہے یعنی صرف الفاظ کے ذریعہ دور دراز تک کسی کو متاثر کرنا اگر یہ پڑھنا ایسا ہے جس میں پاک روحوں اور پاک کلام سے امداد لی جائے تو اس کا نام عمل ہے اگر پلید روحوں اور شیطانوں سے مدد لی جائے تو اس کا نام سحر اور جادو ہے اور یہ قدیم زمانے سے ہمارے حضور علیہ السلام پر بھی ایک یہودی نے سحر کیا تھا جس کے اثر سے آپ چند روز علیل رہے۔ اور اسی اثر کو دور کرنے کے واسطے سورہ فلق اور ناس نازل ہوئی تھی یورپ نے تو اس کے اثرات کو یہاں تک تسلیم کیا ہے کہ ہزاروں جادوگروں کو تہ تیغ کروادیا اور اب بھی یورپ میں اس کے معتقد پائے جاتے ہیں۔ ۶۷۵ء میں صوبہ میو میں ستر جادوگرنیاں مار ڈالی گئیں فرانس میں ایک قانون تھا کہ جادوگروں کے خلاف استغاثہ دائر کیا جاسکتا ہے ۶۷۷۱ء میں ایک جادوگر جو جلا دیا گیا۔ ۱۳۸۴ اور ۱۵۲۳ء میں ایسے قوانین تمام یورپ میں موجود تھے جس سے جادو کی ہستی کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے روکنے کے قوانین موجود تھے اٹلی میں ایک ہزار جادوگروں کو قتل کیا گیا اور بہت سوں کو قانونی طریق پر پھانسیاں دی گئیں۔ موجودہ زمانے میں اکثر اسے موثر تسلیم کرتے ہیں اسلام نے بھی اس کے وجود کو تسلیم کیا ہے سورہ فلق اور ناس ہاروت و ماروت کے سحر کا تذکرہ۔ ملکہ بلقیس کو معہ تخت کے پلک مارتے ہزاروں کوس سے لے آنا جنوں اور شیاطین کا وجود غرضیکہ سفلی اور علوی عملیات کے اثر کو ہمیشہ تسلیم کیا گیا ہے اور اس کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا میری تو عمر کا بڑا حصہ اسی میں بسر ہوا اور ایسے ایسے عجائبات دیکھے کہ اب ان پر کوئی یقین بھی نہیں کرے گا۔ اصل میں قدرت نے حروف میں اثر رکھا ہے۔ ترتیب حروف سے نیک



کلمہ بھی بنتا ہے اور یہ کلمہ بھی دنیا کی کوئی زبان کوئی بات کوئی نام ان ۲۸ حرفوں سے باہر نہیں ہے ترتیب سے گندی سے گندی گالی بن سکتی ہے اور نیک سے نیک کلمہ بھی صرف حروف کی ترتیب اصل چیز ہے۔



منتر

سفلی عمل۔ سحر جادو اسلام میں پڑھنا جائز ہے یا نہیں ایک صاحب نے دریافت فرمایا ہے۔ میں عرض کرونگا کہ شرعی حیثیت سے اس کا جواب علماء ہی دے سکتے ہیں اپنی تحقیق پیش کرتا ہوں اگر علمائے کرام کی تحقیق میری تحقیق کے خلاف ہو تو میں اپنی تحقیق واپس لے لونگا طبرانی میں ایک واقعہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ مجھے منتر معلوم ہے جس سے بچھو کا زہر اتر جاتا ہے اور وہ منتر آپ کو سنایا آپ نے فرمایا کہ اس کے کرنے میں کوئی نقصان نہیں اور فرمایا کہ ایک عہد ہے جو جنات نے سلیمان علیہ السلام سے کیا تھا بعض علماء نے یہ شرط لگائی ہے کہ جن منتر سحر جادو کے معنی معلوم نہ ہوں وہ نہ پڑھو ممکن ہے کہ اس میں کلمات کفر ہوں۔ میں عرض کروں گا کہ یہ منتر ہی مجہوب المعنی ہے مگر حضور نے اجازت فرمادی جو منتر حضرت عبداللہ نے آپ کو سنایا تھا وہ یہ ہے۔ بسم اللہ شجنہ قرنیہ ملنحہ بحر قفطا (طبرانی) ممکن ہے کہ بطریق علم ذہین و علم رسالت حضور کو معنے معلوم ہوں مگر آپ نے اس پر کوئی تبصرہ نہیں فرمایا منتر سحر جادو۔ سفلی عمل میں اثر تو ہے قرآن پاک میں صاف بیان ہے کہ ساحران فرعون نے جب منتر پڑھا تو اس کے آثار ظاہر ہونے اور موسیٰ علیہ السلام ڈر گئے تو حکم آیا کہ خوف نہ کرو۔ میرا مذہب یہ ہے کہ جس منتر وغیرہ میں کفر و شرک کے الفاظ ہوں اس کو پڑھنا جائز نہیں۔ جو مجہوب المعنے ہوں کوئی جملہ شرک یا کفر کا نہ ہو محض اس شبہ اور گمان پر کہ شاید اس میں کلمات شرک و کفر ہوں اس کو ترک نہ کرو باقی علمائے کرام سے اس کے متعلق دریافت کریں۔

حکم و اخلاق

پیغمبر عرب صلی اللہ علیہ وسلم کا اب وہ زمانہ ہے کہ عرب میں آپ کی سعادت عظمت اور سرداری تسلیم کی جاچکی ہے اب مسلمانوں کی تعداد بھی نظر انداز کرنے کے

قابل نہیں ہے اب وہ زمانہ فراموش شدہ سبق ہے کہ مخالفین نے مکہ سے نکال دیا تھا۔ کسی کو بند کردیا۔ کسی کو ماردیا اب وہ زمانہ ہے کہ مخالفین خود ہی چھپتے پھرتے ہیں اور گردن ڈالے ہوئے ہیں۔ تاہم دنیا میں ہر قسم کے انسان ہر زمانے میں رہتے ہیں۔ ایسے زمانے میں حضور علیہ السلام کسی سواری پر ایک طرف جا رہے تھے اور آپ کی رکاب سعادت میں حضرت اسامہ بن زید تھے۔ راستے میں چند مخالفین بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ جب آپ کی سواری ان کے قریب پہنچی تو ایک مخالف نے کہا کہ محمد آپ سواری سے اتر جائیں آپ کی سواری سے گرد اڑ کر ہم پر پڑتی ہے۔ اگر آپ اشارہ فرمادیتے تو ان کی خاک بھی نظر نہ آتی مگر آپ فوراً سواری سے اتر پڑے اور فرمایا کہ میں اپنے نفس کے واسطے کسی کو تکلیف دینا پسند نہیں کرتا ہوں۔ میرا تو اتنا ہی کہنا ہے کہ سوائے خدا کے کسی کو معبود نہ جانو اس مخالف نے ترش رو ہو کر کہا کہ آپ کو اس نصیحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب آپ سے کوئی سوال کرنے جائے تو آپ اس کو جواب دیں۔ ہم آپ کی بات سننا ہی نہیں چاہتے۔ اتفاق سے عبداللہ بن رواحہ بھی وہاں موجود تھے انہوں نے آگے بڑھ کر کہا کہ اے محمد ہم آپ کی باتیں سننا چاہتے ہیں۔ ہمیں آپ کی باتیں پیاری معلوم ہوتی ہیں۔ خدائے پاک نے قرآن پاک میں اعلان فرمایا کہ تمہارا رسول تمہارے واسطے نمونہ ہے۔ اس واقعہ سے سبق حاصل کرو کہ آپ کس قدر حلیم الطبع اور بااخلاق تھے۔ زندگی بھر کسی نے آپ کی پیشانی پر بل نہیں دیکھا اچھا انسان اور علی الخصوص مسلمان وہ ہی ہے جس کی زبان قلم ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچے خواہ وہ کسی مذہب یا فرقے کا ہو۔

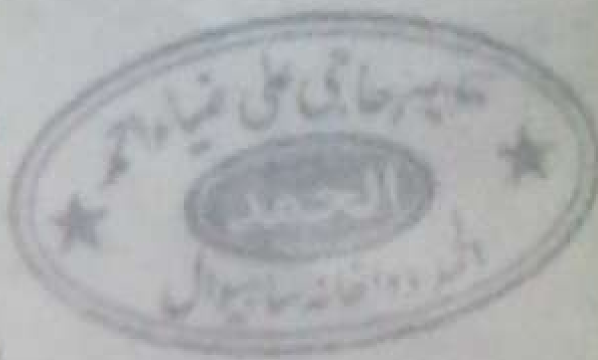
خیر عن الغیر

قدرت کے قانون بھی حیرت انگیز ہیں جو جس فن اور ہنر میں کامل ہوا اسی فن میں اسے محتاج اور دوسرے کا دست نگر بنادیا۔ حکیم جب بیمار پڑتا ہے تو دوسرے اس کا علاج کرتے ہیں خود اپنا علاج کرنے سے مجبور ہے وکیل جب خود کسی مقدمہ میں پھنس جاتا ہے تو دوسرے اس کی مدد کرتے ہیں بعض اصحاب مجھے چشم نماء کرتے ہیں کہ جب آپ دنیا بھر کے دکھوں مرضوں اور پریشانیوں کا علاج کرتے ہیں خود اپنا علاج کیوں نہیں کرتے برادرم میں خود بھی قدرت کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوں سنو؟ ارسطو نے تپ دق میں ایک



مہارت پیدا کی اور ایسے علاج دریافت کئے کہ ہزاروں مدقوق اس کے علاج سے موت کے چنگل سے بچ گئے اور دنیائے طب میں ہلچل ڈال دی۔ افلاطون نے فالج لقوہ اور گٹھیا کا علاج دریافت کیا۔ بقراط مرض سل میں حکیم کامل مان لیا گیا۔ جالینوس نے مرض شکم میں اپنا لوہا منوایا۔ لیکن قدرت کا قانون دیکھئے کہ ہر حکیم اسی مرض سے مرا جس میں اس نے کمال حاصل کیا تھا حکیم محمد یوسف بن الحروی ۔بحرالجواہر میں فرماتے ہیں۔

ارسطو مات مدقوقا ضئیلا
وافلاطون مفلوجا ضعیفا
مضی بقراط مسلولا ذمیلا
وجالینوس مبطونا نحیفا



یعنی ارسطو دق سے مرا اور افلاطون کو فالج نے فنا کر دیا بقراط مرض سل کا شکار ہوا اور جالینوس اسہال سے فوت ہوا۔ میں بھی عملیات کے شکنجہ میں گرفتار ہوں اور یہ ہی عمل عنقریب مجھے خاک میں ملا دے گا۔

منہ زوری

بطریق ظاہری آج دنیا میں روس اور امریکہ ہی پیش پیش ہیں باقی دنیا کچھ روس کی طرف ہے کچھ امریکہ کی طرف مملکت سعودیہ بظاہر امریکہ کی طرف ہے اس لئے روس کی نگاہوں میں معیوب ہے میں ایک گدائے بینوا ہوں سلطنتوں کے جھگڑوں سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ مگر حال ہی میں اس نے کسی بات پر ناراض ہو کر یہاں تک کہہ دیا کہ میں حجاز کی مقدس سرزمین کو بھی نعوذ باللہ تاراج کر دوں گا۔ یہ واقعہ آج میں نئی نہیں سن رہا ہوں کسی وقت میں فرعون نے بھی موسے علیہ السلام کے مقابلہ میں یہ ہی نعرہ بلند کیا تھا بعد ازاں بادشاہ یمن ابرہہ نے بھی یہ ہی کیا تھا بلکہ ہاتھیوں کی فوج لے کر حجاز مقدس پر چڑھ بھی آیا تھا۔ جن کا ذکر قرآن پاک کی سورہ فیل میں موجود ہے یزید اور حجاج نے بھی اسی مقصد کے پیش نظر یورش کی غرض کہ ایسی آواز ہم پہلے سن چکے ہیں اور یہ بھی دیکھ لیا کہ آواز لگانے والے ختم ہو گئے اور خدا اور اس کے مقدس رسول کا نام و گھر اسی شان و شوکت سے دنیا کو روشنی دے رہا ہے مگر اس بات کا افسوس بھی ہے اور رنج بھی کہ

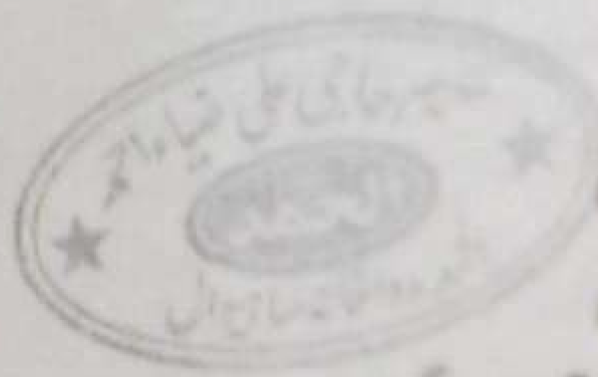
آپس کے جھگڑوں میں خدا اور رسول تک پہنچ جانا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ میرا ایمان بھی ہے یقین بھی ہے تجربہ بھی ہے کہ محشر تک خدا اور اس کے جاہ و جلال میں بال برابر فرق نہ آئے گا اس کے بننے والے خود ہی نہ رہیں گے۔ خدا کی بادشاہت ایک معمولی عمارت یا گنبد پر منحصر نہیں ہے یہ تو نشانیاں ہیں ذات نہیں ہے۔ حاکم بدہن اگر یہ نشانی ختم ہو جائے تو خدائے پاک اور اس کے رسول کی ذات میں کوئی فرق نہیں آئے گا ماننے والے بے ظاہری نشان کے یہی مانتے رہیں گے مگر اس قدر دلخراش بات سے کوئی فائدہ نہیں ہے خدا کی خدائی اور رسول کی بادشاہی عمارت پر موقوف نہیں ہر مسلمان کا دل خود ہی کعبہ اور مدینہ منورہ ہے۔ اور تقریباً ایک ارب دلوں کو جیت لینا یہ کسی کے بونے کا روگ نہیں ہے۔

مزدور بادشاہ

ابو عامر بصری فرماتے ہیں کہ برسات کے موسم میں میرے گھر کی ایک دیوار گر گئی۔ میں اس کے بنوانے کے واسطے اسی جگہ گیا جہاں مزدور جمع رہتے تھے ان مزدوروں کے گروہ میں ایک نہایت حسین و جمیل لڑکا بھی تھا جسکی عمر ۱۵-۱۶ سال سے زیادہ نہ تھی اور وہ قرآن پاک پڑھ رہا تھا میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کام کریں گے۔ فرمایا کہ میں تو کام کے لیے ہی پیدا کیا گیا ہوں۔ کہیے آپ کا کیا کام ہے ابو عامر نے کہا کہ میری ایک دیوار گر گئی ہے اسے بنوانا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہ میں موجود ہوں مگر میری دو شرطیں ہیں۔ نماز کے وقت نماز پڑھوں گا اور چار آنہ مزدوری کے لوں گا۔ ابو عامر دونوں شرطیں تسلیم کرکے ان کو اپنے گھر لائے اور سب کام سمجھا کر اپنے کام پر چلے گئے۔ شام کو آکر دیکھا تو اس لڑکے نے اس قدر کام کیا ہے کہ شاید دس آدمی بھی اتنا نہ کر پاتے ابو عامر نے خوش ہو کر مزدوری کچھ زیادہ دینا چاہی مگر انہوں نے چار آنہ ہی لیے اور چلے گئے۔ دوسرے دن ابو عامر پھر ان کو لینے گئے تو وہ مزدوروں میں نہ تھے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ صرف ہفتہ کے دن کام کرتے ہیں اور باقی دن اسی ایک دن کی مزدوری میں بسر کرتے ہیں۔ ابو عامر ہفتے کے دن پھر گئے تو وہ موجود تھے۔ میں ان کو لایا اور شام تک کام کرکے وہ ہی چار آنہ لے کر چلے گئے۔ تیسرے ہفتہ میں پھر گیا تو حسب عادت نہ تھے دریافت کرنے پر

معلوم ہوا کہ وہ کئی دن سے بیمار ہیں۔ ابو عامر نے دریافت کیا کہ آپ میں سے کوئی جانتا ہے کہ وہ کہاں رہتے ہیں میں ان تک پہنچانے کی اجرت دوں گا۔ ایک مزدور نے اثبات میں جواب دیا اور ابو عامر اس کی رہنمائی میں وہاں پہنچے دیکھا تو ایک پرانا کھنڈر ہے جو خس و خاشاک سے اٹا ہوا ہے وہ اس کوڑے پر بے ہوش پڑے ہیں اور بجائے تکیہ کے سر ایک پتھر سر کے نیچے رکھا ہوا ہے میں بیٹھ گیا اور ان کا سر اپنے زانو پر رکھ لیا آنکھیں کھولیں میں نے سلام پیش کیا جواب دے کر فرمایا کہ میرا سر پتھر پر ہی رہنے دو۔ پھر ایک شعر پڑھا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے میرے دوست دنیا کے قریب نہ آ اور اس کی لذتوں پر فریفتہ نہ ہو دنیا فانی ہے اور اس کی لذتیں بھی فنا ہونے والی ہیں اور تو جب کسی کے جنازے میں شریک ہو کر قبرستان میں جائے تو یہ خیال کرکے ایک دن تو بھی اسی طرح قبرستان میں آئے گا۔ اور فرمایا کہ جب میری روح پرواز کر جائے تو اسی پرانے کرتے میں مجھے دفن کر دینا میں نے عرض کیا کہ نیا کفن کیوں نہ دیا جائے۔ فرمایا کہ مردے کو نئے کپڑے کی کیا ضرورت ہے۔ فرمایا کہ نئے کپڑے تو زندوں کو زیبا ہیں اگر نیا ہو گا تو وہ بھی زمین میں گل جائے گا پھر فرمایا کہ زنبیل اور صمہ قبر کھودنے والے کو اجرت میں دے دینا اور یہ قرآن شریف اور انگوٹھی لے کر بغداد جانا اور خلیفہ ہارون الرشید کو دے دینا کہ یہ ایک جوان مسافر کی امانت ہے اور یہ بھی کہہ دینا کہ اے خلیفہ غلاظت کی موت نہ مرنا ابو عامر کہتے ہیں کہ یہ جوان کوئی شہزادہ تھا اس کے بعد ان کا انتقال ہو گیا میں حسب وصیت ان کو دفن کرکے بغداد آیا اور خلیفہ کے دربار میں پہنچ کر وہ قرآن شریف اور انگوٹھی پیش کرکے انکا پیغام دے دیا خلیفہ اس انگوٹھی اور قرآن شریف کو دیکھ کر چیخ مار کر رونے لگا۔ پھر دریافت کیا کہ کیا تم اس جوان کو جانتے ہو ابو عامر نے کہا۔ ہاں انہوں نے دو دن میرے یہاں مزدوری کی تھی اور وہ یہ ہی مزدوری کا کام کرتے تھے خلیفہ نے کہا کہ تو نے کس دل سے میرے فرزند اور حضور علیہ السلام کے رشتہ دار سے مزدوری کرائی ابو عامر نے عرض کیا کہ بخدا ان کو مطلق نہیں پہچانتا تھا۔ وہ مزدوروں کے گروہ میں بیٹھ جاتے تھے وفات سے کچھ قبل مجھے معلوم ہوا کہ یہ شہزادے ہیں۔ خلیفہ نے دریافت کیا کہ غسل میت کس نے دیا تھا میں نے عرض کیا کہ میں نے ہی غسل دیا۔ یہ سن کر خلیفہ نے میرے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور سینے سے لگایا پھر سفر کا حکم دیا اور بصرہ پہنچا۔ قبر پر پہنچ کر ایک چیخ ماری اور بے

ہوش ہو کر گر پڑا- زارو قطار روتا تھا اور قبہ کی مٹی منہ پر ملتا تھا ابو عامر کہتے ہیں کہ میں نے ان کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ایک نور کے قبر میں بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھے فرمایا کہ اے ابو عامر خدا تجھے جزائے خیر دے میں نے دریافت کیا کہ بعد وفات آپ کا کیا حال ہے فرمایا وہ حال ہے کہ جو نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کے کان نے سنا- جو دنیا کو چھوڑ کر خدا سے ملتا ہے اس کی ایسی قدر و منزلت ہوتی ہے کہ دنیا کی بادشاہت اس کے مقابلہ پر کوئی حقیقت نہیں رکھتی- اسلام نے ترک دنیا کی بہت ترغیب دی ہے مگر دنیا میں گزر کرنے کے واسطے منع نہیں فرمایا حضرت مولانا روم نے اس مسئلہ کو ایک شعر میں حل فرمادیا ہے فرماتے ہیں



چیست دنیا از خدا غافل بودن
نے قماش و نقرہ فرزند وزن

یعنی دنیا سامان دولت بی بی بچوں کا نام نہیں ہے دنیا وہ ہے جس کی تمنا اور لگن خدا کو فراموش کردے اسلام ترقی- کسب حلال کا مانع نہیں ہے دنیا اس کا نام ہے کہ کسب معاش میں حلال و حرام نیک و بد اور شرح کی حدود کا پاس رہے- اس میں تیزی اور جلد بازی کا مادہ ہوتا ہے- ہر کام میں جلدی کرنا گویا اس کی فطرت ہوتی ہے-

مکافات

شاید ہی کوئی شخص ہوگا جس نے خلیفہ ہارون الرشید کا نام نہ سنا ہو خاندان عباسیہ میں یہ نامور اور پرہیبت جلال بادشاہ ۱۷۰ میں سربراہ سلطنت اور چند ماہ ۳۰ سال عدل و انصاف سے حکومت کر کے ۶۰۱ء میں وفات پاگیا اس کے زمانہ میں بغداد کا وہ ہی مرتبہ تھا جو آج دنیا میں پیرس اور انگلینڈ کا ہے دنیا بھر کے آدمی اس مرکز اسلام میں جمع تھے بغداد کی گنجان آبادی کا سلسلہ میلوں تک چلا جاتا تھا- خلیفہ کا معمول تھا کہ اکثر راتوں میں یہ تبدیل صورت و لباس شہر کی گشت کرتا تھا- صرف جعفر و منصور اس کے ساتھ ہوتے تھے اور یہ خلیفہ کے راز دل اور معتمد علیہ تھے- مختلف زبانیں بھی یہ جانتے تھے یہ گشت اس ہوشیاری سے کی جاتی تھی کہ بجزان تین کے اور چوتھا واقف نہ تھا- اور نہ کبھی کسی نے پہچانا- باب المندب بغداد کا ایک گنجان متمول مشہور محلہ تھا اس میں اکثر سوداگروں کی

بڑی بڑی کوٹھیاں تھیں اور باہر سے آنے والے تمام بڑے بڑے تاجر یہاں ہی قیام کرتے تھے سردی کا موسم شباب پر ہے۔ اور آج آسمان پر سیہ بادلوں کی چادریں تنی ہوئی ہیں کبھی بارش تیز ہو جاتی ہے کبھی ترشح اور تقاطر کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ سارا شہر شہر خاموشاں بنا ہوا ہے سوائے ہوا کی سنسناہٹ یا بادل کی گرج اور بارش کی صدا کے کوئی آواز نہیں ہے خلیفہ گشت لگاتا ہوا باب المندب پہنچا۔ ایک عالیشان محل سے رقص و سرور کی آواز آرہی تھی۔ خلیفہ ٹھٹکا اور دیر تک ان دلربا نغموں کو سنتا رہا۔ قریب سے معلوم ہو رہا تھا کہ کوئی خاص محفل منعقد ہے دروازے چاروں طرف سے بند تھے اور کسی آنے جانے والے کا کوئی نشان نہ تھا۔ ابھی خلیفہ وہاں کھڑا تھا کہ ایک شخص باہر سے آیا اور بے تکلف اسی مکان میں جانے لگا۔ جس سے معلوم ہو کہ اس کا تعلق اس مکان سے ہے اس سے قبل کہ وہ اس مکان میں داخل ہو خلیفہ کے اشارے سے جعفر نے آگے بڑھکر کہا کہ ہم اصفہان سے آرہے ہیں اپنے مالک کو اطلاع کرو۔ یہ حقیقت تو معلوم ہی تھی کہ سوداگر یہاں قیام کرتے ہیں۔ اس بے تکلف گفتگو سے اس شخص نے پہچان لیا شاید کوئی سابقہ تعارف ہوگا۔ غلام نے فوراً کہا کہ آپ اندر آجایئے اور بھی چند مہمان تبریز سے آئے ہوئے ہیں اور اسی تقریب مہمان نوازی میں یہ جلسہ ہو رہا ہے خلیفہ۔ جعفر منصور سب اس شخص کے ساتھ اندر چلے گئے کئی مختلف دروازے جو مختلف سمتوں سے گزرتے تھے ان کو طے کرتے ہوئے ایک وسیع صحن میں پہنچے جس میں جابجا خوشنما پودے لگے ہوئے تھے یعنی یہ ایک مختصر سا باغ تھا اب جنوبی سمت سے یہ دوسری منزل میں پہنچے یہاں ایک کمرہ شاہانہ شوکت سے آراستہ تھا بڑے بڑے بیش قیمت قالین پا انداز تھے۔ کنولوں میں موم بتیاں محفل کو بقعہ نور بنائے ہوئے تھیں۔ ایک ماہرو کنیز بربط پر گارہی تھی جس کی صورت اور آواز دونوں دل انداز اور دل ربا تھی اس محفل میں صرف پانچ آدمی تھے تین گھر کے آدمی اور دو ہی تبریز سے آئے ہوئے تھے سوداگر ان اجنبی آنے والے کو صاحب خانہ نے بڑی حیرت سے دیکھا اور تھوڑی دیر کے لیے اس کمرہ میں خاموشی چھاگئی اس سے قبل کہ باہمی گفتگو ہو اس شخص نے جوان کو لے گیا تھا آگے بڑھ کر غلام نے کہا یہ اصفہان کے سوداگر ہیں آپ کے مہمان ہیں میزبان نے اٹھ کر پرتپاک خیر مقدم کیا مرحبا مرحبا صبحک اللہ بالخیر۔

معزز مہمانوں کو تعظیم سے بٹھایا گیا دریافت کیا کہ آپ لوگوں کا سامان کہاں ہے
فوراً جعفر نے کہا کہ اسباب سامان۔ ملازم بار برداری کے اونٹ فی الحال سب سرائے میں
ہیں ہم بے وقت شہر میں داخل ہوئے کچھ وقت حلال کی جستجو میں گزرا الحمد اللہ کہ آپ
سا بااخلاق میزبان مل گیا اب صبح کو سامان منگالیا جائے گا میزبان نے کھانے وغیرہ کے متعلق
دریافت کیا تو معذرت کر کے شکریہ ادا کیا اور تفریح کے لیے پھر گانا شروع ہو گیا تھوڑی
دیر کے بعد میزبان نے ان اصفہانی سوداگروں سے کہا کہ آپ لوگ سفر کے ماندے ہیں
رات بھی اب زیادہ گزر چکی ہے اس لیے آرام کریں۔ آقا کے حکم کے مطابق غلام نے
اس مکان کے نچلی حد میں ایک کمرہ میں پہنچا دیا جو ہر طرح کے سامان سے مکمل تھا۔ یہ
تینوں اس کمرہ میں چلے آئے اور وہ پہلے تبریزی مہمان وہاں ہی رہے اور پھر محفل نغمہ گرم
ہوئی خواب گاہ میں پہنچ کر کہا اب نکلنے کی تدبیر کرو۔ گانے والی کنیز کی آواز ایسی موثر اور
دل نواز تھی کہ زاہد صد سالہ بھی بے قراری پر مجبور ہو جاتا اور ہارون الرشید کو گانے سے
خاص تعلق تھا اور یہ ہی جذبہ تھا جو اسے مکان کے اندر لے آیا اڈے ہوئے بادل اس پر
تقاطر دو بجے رات کو سانا وقت کنیز نے جو چند اشعار پڑھے تو خلیفہ مضطرب ہو گیا شریک
محفل ہونا تو مناسب نہ تھا خلیفہ اسی راستہ سے جس سے آیا تھا دبے پاؤں جا کر ایک گوشہ
میں چھپ کر کھڑا ہو گیا خلیفہ نے دیکھا کہ دونوں سوداگر اپنی جگہ ایک دم نیچے گر گئے نہ
کوئی آواز پیدا ہوئی نہ خاص حرکت چشم زدن میں دونوں نیچے اتر گئے ساتھ ہی محفل
بند ہو گئی۔ کنیز اور صاحب خانہ ایک کمرہ میں چلے گئے۔ خلیفہ آہستہ سے اپنی جگہ آ گیا مگر
ماتھا ٹھنک گیا کہ ضرور کوئی بھید ہے یکایک دونوں کا غائب ہو جانا علت سے خالی کبھی نہیں
ہے خلیفہ نے جعفر و منصور سے یہ واقعہ بیان کیا کہ چشم زدن وہ دونوں اپنی جگہ سے زمین
کے اندر چلے گئے اور ساتھ ہی محفل ختم ہو گئی یقیناً یہ کوئی راز ہے جسے معلوم کرنا ضرور
ہے اب وہاں سے نکل جانے کی رائے منسوخ ہو گئی اور تہیہ کر لیا گیا کہ اس واقعہ کا
انکشاف ضرور ہے تھوڑی دیر میں صبح ہو گئی میزبانوں سے شکریہ کے بعد کہا گیا کہ اب ہم
دوپہر تک معہ سامان کے یہاں پہنچ جائیں گے اور یہاں ہی سامان فروخت ہونے تک قیام
رہے گا اور آپ کی رہنمائی میں سب سامان بھی فروخت ہو جائے گا۔
میزبان نے ہر طرح حفاظت امانت اور آسائش کا اطمینان دلایا۔ یہ رخصت ہو گئے

اب خلوت میں بیٹھ کر رائے زنی شروع ہوئی ہر چند فکر کی مگر کوئی عقدہ حل نہ ہو سکا۔ آخر بحث و تمیض کے بعد یہ رائے قرار پائی کہ پہلے یہ کھوج لگایا جائے کہ مالک مکان کون ہے کیا کرتا ہے۔ چال چلن کیسا ہے۔ جعفر اس جستجو پر مقرر کئے گئے ان کی تحقیقات یہ ہے کہ مالک مکان کا نام علی دلال ہے امانت داری حسن معاملہ اور صداقت میں مشہور ہے بہت بااخلاق اور مہمان نواز ہے اکثر بڑے بڑے سوداگر اس جگہ قیام کرتے ہیں اور اسی کی معرفت سب خرید و فروخت ہوتی ہے جعفر کی رائے تھی کہ آپ کا دھوکا ہوا کہ وہ یکدم زمین میں دھنس گئے وہ اپنے سونے والے کمرہ میں چلے گئے ہوں گے۔ خلیفہ نے تو بغور اس واقعہ کو دیکھا تھا وہ کسی توجیہہ پر راضی نہ ہوا۔ آخر یہ بات قرار پائی کہ حسب وعدہ دوپہر تک معہ سامان کے وہاں پہنچنا ہے اگر نگاہ کی غلطی ہے تو رات والے دونوں ملیں گے ورنہ تحقیق کی ضرورت ہے آخر جعفرو منصور نے تمام سامان مہیا کرلیا اونٹ ملازم غرض کہ خاص اصفہان کے سوداگر بن گئے اور دوپہر تک اس مکان پر پہنچ گئے۔ میزبان چشم براہ تھے۔ مرحبا قوال کہہ کر خیر مقدم کیا اور سب سامان مہمان نوازی موجود تھا۔ مگر ان کو خاص ان رات والوں کی تلاش تھی مگر وہ نہ تھے جس قدر تلاش اور تحقیق کی ان کا نشان نہ ملا دم بدم یہ ظن یقین تک پہنچ رہا تھا کہ یہ گمشدگی اور یہ سب ظاہری طمطراق مہمان نوازی کوئی اندرونی سازش ہے اب رات کو کھانے سے فارغ ہو کر پھر وہی محفل منعقد ہوئی اور کل والی جگہ پر ان کو بٹھایا گیا۔ مگر خلیفہ خود کو غلام بنائے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھنے سے انکار کر رہا تھا اور خود اس مقام سے علیحدہ بیٹھنا چاہتا تھا اور میزبان جدا بیٹھنے پر مانع تھا وہ ان تینوں کو ایک ہی جگہ بٹھانے پر اصرار کر رہا تھا اب جس قدر اصرار ہوتا تھا اسی قدر یہ لوگ تہہ تک پہنچ رہے تھے میزبان کا ضد کرنا کہ آپ سب ایک جگہ بیٹھیں اور انکار کہ غلام آقا کے برابر نہیں بیٹھ سکتا۔

آخر یہ اختلاف شکر رنجی تک پہنچ گیا اور یہاں تک بات پہنچی کہ اگر آپ تینوں آدمی ایک جگہ نہیں بیٹھ سکتے تو پھر آپ دوسری جگہ چلے جائیے۔ آخر یہ تینوں وہاں سے اٹھ آئے اور پھر یہ سوچنا شروع کیا اور اب یہ بات یقینی ہوگئی کہ اس جگہ پر بیٹھنے والے کو خطرہ ضرور ہے اور کہ اس مکان میں کوئی طلسم اور راز ہے ورنہ ایک جگہ بٹھانے اس قدر مبالغہ کرنا کہ قطع تعلق تک نوبت آجائے۔ یہ راز ہے آخرکار فیصلہ یہ ہوا کہ خلیفہ کو

جماعت سے خارج کیا جائے اور جعفر و منصور جا کر بیٹھیں لیکن پولیس کا ایک دستہ بھی خفیہ طریق پر منگا کر اس کو ایک کمین گاہ میں چھپا دیا اور حکم دیا کہ سیٹی کی آواز پر ہی وہ اس مکان میں داخل ہو جائیں اب جعفر و منصور تو علانیہ اور خلیفہ پوشیدہ اس مکان داخل ہو گئے جعفر نے میزبان سے کہا کہ غلام آخر غلام ہے وہ آپ سے محترمہ میزبان کی دل شکنی کو اہمیت نہ دے سکا اور ایک معمولی بات پر ضد پر اڑا رہا ہم نے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا گو میزبان اس بات سے چونک تو گیا مگر طمع نے اسے زیادہ سوچنے پر مجبور نہ کیا کیوں کہ ان لوگوں کے پاس کثیر دولت کا سامان شاہی تھا۔ علاوہ ازیں ایک مدت کی مشق نے ان ظالموں کو بے وقوف کر دیا تھا۔ جعفر و منصور اس معینہ پر بٹھائے گئے اور محفل رقص گرم ہو گئی یکایک وقت معینہ پر گانے کی آواز مسرور ہو گئی اور خلیفہ نے سمجھ لیا کہ اور طلسمی کاروائی ہو چکی۔ خلیفہ ایک جست میں اس کمرہ میں پہنچ گیا میزبان اور مغنیہ اپنے کمرے میں پہنچ گئے ہیں صرف غلام شمعیں بجھانے اور سامان سمیٹنے میں موجود ہے خلیفہ نے غلام سے دریافت کیا کہ اصفہان کے دونوں سوداگر جو ابھی بیٹھے تھے کہاں ہیں ابھی غلام ڈر کر کوئی جواب نہ دے سکا تھا کہ علی دلال کمرہ سے نکل آیا اور پہلی نظر میں پہچان لیا کہ یہ ان کا ہی ساتھی ہے۔ علی دلال جھجک تو گیا مگر آخر ہمت باندھ کر کہا کہ وہ سفر سے ماندہ تھکے ہوئے تھے اس لیے ان کو خواب گاہ میں پہنچا دیا گیا تاکہ آرام سے سو سکیں خلیفہ نے کہا کہ برائے نوازش مجھے ان کی خواب گاہ تک پہنچا دیجئے۔ ایک بہت ضروری کام ہے دلال نے کہا کہ یہ موقع ملاقات کا نہیں ہے نہ یہ ملاقات کا وقت ہے جائز ہے کہ آپ اجنبی ہوتے ہوئے بے اجازت کے کسی کے مکان میں گھس آؤ لہذا نہ تمہارے واسطے میں مہمانوں کو بے آرام کروں اور مجھے حیرت ہے کہ آپ بیاجازت اور بے اطلاع کے یہاں تک کس طرح پہنچے قریب تھا کہ خلیفہ کے ساتھ کوئی خون ریز کارروائی کی جائے خلیفہ نے وقت کی نذاکت کو محسوس کر لیا اور فوراً سیٹی بجادی اور پلک مارتے پولیس اس مکان میں داخل ہو گئی۔ علی دلال کنیز۔ غلام یہ تینوں گرفتار کر لیے گئے۔ خلیفہ نے فرمایا کہ اب میں راز داری سے کام لینا نہیں چاہتا کہ میں بتاتا ہوں کہ میں خلیفہ ہارون الرشید ہوں اور دونوں جعفر و منصور ہیں اگر تم سچائی سے تمام واقعہ اور راز بیان کرو نیز جعفر اور منصور کو میرے حوالے کر دو تو میں شاید تم پر کچھ آسان کروں۔ تمہاری حرکات مکان

فرش اور فرش کے اس حصہ پر جس پر مہمان بٹھائے جاتے ہیں مجھے کچھ شبہ ہے ورنہ میں تم کو زندہ گاڑ کر اور اس تمام مکان کو زمین کے برابر کردوں گا علی خاموش کھڑا تھا اور دل میں کہہ رہا تھا کہ آخر ہر عمل اجرے دہر کار سے جزا ورادہ سو دن چور کے ایک دن بادشاہ کا میری شامت اعمال کے قصاص کا وقت آگیا اب مکرو فریب سے کچھ فائدہ نہ ہوگا بلکہ نقصان ہی پہنچے گا۔ آخر علی دلال نے کانپتے ہوئے لہجہ میں بیان کیا کہ خود میں اور یہ غلام اور کنیز ہم تینوں براوران اور ملک الموت ہیں اور یہ مکان زندان بلا ہے۔ ان چوبی تختوں کے نیچے ایک عمیق اور تنگ و تاریک کنواں ہے اور لوہے اور پتھروں کے نوکیلے اور دھار دار آلات سے پر ہے۔ یہ تختہ لوہے کی سخت کمانیوں پر نصب ہیں میں تاجروں کا دلال ہوں اور........ لاکھوں روپے کی خرید و فروخت میرے ذریعے ہوتی ہے اکثر تاجر میرے یہاں ہی قیام کرتے ہیں۔ جب کوئی تاجر زیادہ مال والا آتا ہے اور دور دور سے آتا ہے میں جان لیتا ہوں کہ اس کے خون کا کوئی پتہ نہ چلے گا تو میں ان کو اسی جگہ بٹھاتا ہوں وقت پر یہ غلام اندر جاکر ان کمانیوں کو کھول دیتا ہی اور وہ اندر گر جاتے ہیں اول تو گرتے ہی زخموں سے مرجاتے ہیں۔ اور اگر کوئی سخت جان ہوتا ہے تو یہ غلام اسے موت کی گھاٹ اتار دیتا ہے پھر ہم تینوں اس مال کو تقسیم کرلیتے ہیں اس طرح بیس سال کا عرصہ گزر چکا اور ان کی کوئی گنتی یا تعداد ہمارے پاس نہیں جس قدر انسانوں کو ہم نے اس ظلم سے موت کی گھاٹ اتار دیا۔ ہم اس کام کو اس رازداری سے کرتے رہے کہ آج تک کسی کو شبہ نہیں ہوا۔ مرنے والوں کے عزیز و اقارب آخر وہ کہاں تلاش کرتے اور چند نے تلاش بھی کی تو ہم نے انکار کردیا۔ کیوں کہ یہاں اور بھی دلال ہیں اور دوسری جگہ بھی تاجر قیام کرتے ہیں ہم اسی پر ہاتھ مارتے تھے جو دور دراز کا ہو اور جن کے ساتھ زیادہ آدمی نہ ہوں دو چار کو تو ہم صاف ہی کر دیتے تھے۔ راستے میں بھی لٹتے ہیں لوگ سمجھ لیتے کے راستہ میں مارے گئے۔ آج جب قدرت کے انتقام کا وقت آگیا تو عقل پر پردے پڑ گئے اور میں دھوکا کھا گیا آپ کے دوبارہ آنے سے اور ایک شخص کے کم ہو جانے سے میرا ماتھا ٹھنکا تھا۔ لیکن چوں کہ آپ کے پاس بہت قیمتی سامان تھا اس حرص نے مجھے اندھا کردیا۔ اب سب واقعہ سچائی سے میں نے بیان کردیا اب جو آپ کا حکم ہو۔ خلیفہ نے کہا سب سے پہلے جعفر و منصور کو نکالو میں ان کے واسطے بہت بے چین ہوں اسی وقت

پولیس نے غلام کو لیکر اسی کنویں میں تلاشی کی۔

چوں کہ یہ ابھی گرے ہی تھے اس لیے زخمی تو ہوئے تھے مگر جان باقی تھی ان کے علاج کے لیے شاہی طبیب مقرر کیے گئے۔ یہ دونوں ارکان سلطنت تھے بڑی تندہی سے علاج کیا گیا۔ اور وہ صحت یاب ہو گئے اب تحقیقات شروع اس زندان بلا کو دیکھا گیا تو بہت سی ہڈیاں اور بھسیاں اندر سے برآمد ہوئیں کل والے تاجروں کی تازہ لاشیں برآمد ہوئیں اب نہ کوئی فہرست تھی نہ کوئی نشان تھا کہ یہ مرنے والے کون کون ہیں آخر اعلان کیا گیا کہ اس بیس سال کے عرصہ میں جن جن تاجروں کا پتہ نہیں چلا اگر ان کا کوئی عزیز زندہ ہو اور کچھ معلومات ہوں تو وہ آکر سب بیان کرے اس مکان میں اس قدر سامان اور زر نقد تھا کہ کئی سلطنتوں کو ملا کر بھی اس قدر دولت جمع نہ ہوتی بہت سے گم شدہ تاجروں کے وارث آئے اور نشان دہی پر وہ مال انکے عزیزوں کو دے دیا گیا۔ اور جس کا کوئی وارث نا ملا وہ سرکاری خزانے میں جمع کر دیا گیا۔ اب ان ملزمان کا فیصلہ ہوا خلیفہ نے فرمایا کہ موت کے گھاٹ اتار دینا تو معمولی بات ہے میں ان کو ایسی سزا دینا چاہتا ہوں کہ جو باعث عبرت بھی ہو اور اس گناہ کے لائق بھی ہو تین پنجرے لوہے کے بنوائے گئے اور ان کو شارع عام پر رکھوا دیا گیا روزانہ ایک ٹکڑا گوشت کا کاٹ کر اس پر تیز مرچیں بھر دی جاتی تھیں کوئی عضو ایسا نہیں کاٹا جاتا تھا جس سے موت ہو جائے تھوڑا تھوڑا گوشت کاٹا جاتا تھا اور مرچیں پیس کر تھوپ دی جاتی تھیں یہ ملزم اسی طرح نہ تو زندہ رہے اور آخر خدا خدا کر کے مدتوں کے بعد دنیا سے یکے بعد دیگرے سدھارے اب "عاقبت کی خبر خدا جانے"

شرح

رسالے میں ہر ماہ نظرات لکھے جاتے ہیں۔ لیکن عام طریق پر لوگ اسکو نہیں سمجھتے کہ آخر اس سے کیا فائدہ ہے اس لیے مختصر کیفیت یہ ہے کہ بارہ برج ہیں اور سات ستارے ان ہی بارہ برجوں میں یہ ستارے گردش کرتے رہتے ہیں تو ہر وقت ہر ستارہ ایک دوسرے کا شاہد ہو گا۔ مگر علم النجوم نے صرف پانچ نظرات سے کام لیا ہے۔ تثلیث۔ تربیع۔ تسدیس۔ مقابلہ۔ مقارنہ اس کی تفصیل کیفیت اور اثر یہ ہے۔ تثلیث جو ستارہ

طالع یعنی لگن میں ہو اور دوسرے ستارہ اس سے پانچویں یا نویں خانے میں ہو تو ان دونوں میں نظر تثلیث کہی جائے گی نظر تثلیث محبت اور دوستی میں تثلیث قوی ہوتی ہے۔ جن دو شخصوں میں بغض و عداوت ہو اور ان کے ستاروں میں نظر تثلیث ہو تو باہمی صلح ہو جائے گی اور اس نظر میں محبت کے اثرات بھرپور ہیں جو عمل محبت اس نظر کے ماتحت کیا جائے وہ بے اثر نہیں ہوتا اور اس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔

نظر تربیع

جب کوئی ستارہ طالع سے چوتھے یا دسویں خانے میں ہو تو اس کو نظر تربیع کہتے ہیں اور یہ دشمنی کی نظر ہے۔ مگر نظر مقابلہ سے اس کا اثر کچھ کم ہے چوں کہ نظر تربیع کچھ کمزور ہے اس لیے مکمل عداوت نہیں ہوتی بلکہ معمولی شکر رنجی ہو جاتی ہے۔ اس نظر میں ایسے عملیات کئے جاتے ہیں جن میں صرف معمولی رنجش ہو جائے۔

نظر تسدیس

جب کوئی ستارہ طالع کے ستارے سے تیسرے یا گیارھویں خانہ میں ہو تو اس کو نظر تسدیس کہتے ہیں یہ نظر بھی دوستی کی ہے مگر تثلیث سے کم ہے جن دو شخصوں کے ستاروں میں نظر تسدیس ہوتی ہے تو معمولی رنجش دور ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کی لڑائی یہ نظر دور کر دیتی ہے دلوں کی عداوت اس سے دور نہیں ہوتی۔

نظر مقابلہ

جب کوئی ستارہ طالع کے ستارے سے خانہ سات میں ہو تو اس کو نظر مقابلہ کہتے ہیں۔ یہ نظر تمام عداوت اور دشمنی کی ہوتی ہے۔ جن دو شخصوں میں نظر مقابلہ ہو تو ان دونوں میں فساد اور خون ریزی ہو جاتی ہے عداوت اور بغض کے عملیات اس نظر میں کامل اثر کرتے ہیں اور جو عمل اس نظر میں کیا جائے وہ ضرور اثر کرتا ہے۔

نظر مقارنہ

جب دو ستارے ایک برج میں ایک درجہ اور دقیقہ میں ہوں تو اس کو مقارنہ یا قران کہتے ہیں۔ سعد سیارگان کا قران سعد اور نحس سیارگان کا نحس ہوتا ہے اگر ایک سعد اور ایک نحس ہے تو جس ستارے کی قوت اس گھر میں قوی ہوگی اسی ستارے کا اثر

غالب ہوگا یہ علم النجوم کا قانون ہے جو تجربے سے صحیح ثابت ہوا ہے۔ حقیقی عالم الغیب خدائے قدوس ہے۔

پیر کامل

ایک صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ میں اب تک کسی کا مرید نہیں ہوں اگر کوئی پیر کامل آپ کی نگاہ میں ہو تو بتایئے میں ان کا مرید ہو جاؤں گا۔ ان صاحب کو معلوم ہو کہ سید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے عرض کیا کہ بعض بزرگوں کے متعلق سنا ہے کہ وہ دریا میں مثل کشتی کے چلتے تھے اور فضاؤں میں پرندوں کی طرح اڑتے تھے اور جہاں چاہتے تھے بے تھکاوٹ کے دم بھر میں پہنچ جاتے تھے کیا اب بھی کوئی ایسا بزرگ ہے آپ نے فرمایا کیوں نہیں گھاس تنکے لکڑی دریا میں یہی چلی جاتی ہے۔ چیل کوے فضاؤں میں اڑتے ہیں۔ مکھیاں پھر جہاں چاہیں پہنچ جاتے ہیں۔ اگر کوئی انسان بھی ہوا میں اڑے پانی پر چلے تو کوئی فخر ہے۔ ولایت اور فقیری کو اس قسم کے مزخرفات سے کوئی کام نہیں۔ میرے دوست نے یہ نہیں بتایا کہ پیر کامل کی کیا پہچان ہے اور آپ کے پیر کامل کیسے ہیں گے۔ اگر پیر کامل سے مراد کرامت دکھانا ہے تو تصوف نے کرامت کو شعبدہ سے زیادہ وقعت نہیں دی اور فرض کیا کہ کامل مل بھی گیا تو آپ کو اس کے کمال سے کیا فائدہ ہوگا۔ حضور علیہ السلام سے زیادہ کون کامل ہوگا۔ مگر حضور کی اکملیت نے اور محبت نے ابولہب اور ابو جہل کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا اور اویس قرنی ندیدہ سب کچھ بن گئے۔ بھائی ہر شخص کے واسطے اس کا پیر کامل ہے۔ آپ میں جذبہ صادق کی ضرورت ہے اگر خود آپ میں جذب کامل ہے تو ہر شخص سے آپ فائدہ پا سکتے ہیں اگر آپ میں جذب اور کشش نہیں ہے تو کوئی کامل آپ کو کامل نہیں بنا سکتا اس قسم کا سوال اور خیال بالکل بے کار ہے اس قسم کے سودے کسی کے کہنے سننے پر نہیں ہوا کرتے۔ یہ تجارت نظری اور اعتقادی ہے جس پر آپ کا اعتقاد ہو جائے پس آپ کے واسطے وہ ہی پیر کامل ہے' کرامت کا دکھانا شرعاً جائز نہیں ہاں مبلغ اسلام کے واسطے جائز ہے مقبولان بارگاہ کو طرح طرح کے مصائب پیش آئے مگر کسی کرامت سے کام نہیں لیا۔ اگر مانو تو دیوتا اور نہ مانوں تو پتھر آپ کی نظر جسے بہتر جانے اس کے مرید ہو جائیں میری نظر میرا انتخاب آپ کو کوئی فائدہ نہ





دے گی۔

مجنوں و قیس

یہ دونوں علیحدہ ذاتیں ہیں مجنوں کا زمانہ رسالت سے قبل ہے مگر قیس زمانہ رسالت میں تھے اور سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام کے رضائی بھائی ہیں قیس کی محبوبہ کا نام لبنیٰ تھا (مجنوں کی محبوبہ کا نام لیلیٰ تھا) قیس کی والدہ لبنیٰ سے ناراض تھیں اور قیس کو طلاق دینے پر زور دیتی تھیں۔ مگر قیس طلاق نہیں دیتے تھے قیس کی ماں اظہار ملال کے واسطے دن بھر دھوپ میں بیٹھی رہتی تھیں اور قیس دن بھر چھتری لگائے کھڑے رہتے تھے آخر قیس نے تنگ آکر لبنیٰ کو طلاق دے دی لبنیٰ کے والد نے ان کا عقد دوسری جگہ کردیا جب قیس کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو پھر لبنیٰ کو لینا چاہا۔ یعنی دوسرے شوہر کے ساتھ مدینہ منورہ سے دور رہتی تھی قیس نے حضرت امام حسن کو راضی کیا کہ وہ اپنی کوشش سے لبنیٰ کو نکاح سے آزاد کرادیں قیس اور امام دونوں اس جگہ پہنچے جہاں لبنیٰ رہتی تھی۔ قیس کے پاس خرچ نہیں رہا تو اس نے اپنا اونٹ فروخت کردیا۔ اور اتفاق سے قیس کا اونٹ لینے والا وہی تھا جس کا نکاح لبنیٰ سے ہو چکا تھا آپ نے ان سے دریافت کیا کہ لبنیٰ کے ساتھ آپ کی زندگی کیسی بسر ہوتی ہے۔ اس نے کہا میں لبنیٰ سے ناراض ہوں۔ میں نے اب تک اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا ہے نہ مجھے اس سے کچھ دلچسپی ہے آپ نے فرمایا کہ پھر اس درد سر کو رکھنے سے کیا فائدہ ہے طلاق دے کر جھگڑا پاک کرو۔ اس نے اسی وقت طلاق دے دی اور جو اونٹ لیا تھا وہ بھی واپس کردیا کم زیادہ ستر سال کی بات ہے کہ زمانہ طالب علمی میں یہ تاریخی واقعہ کسی کتاب میں پڑھا تھا بہت حصہ بھول چکا کچھ یاد ہے اس کے متعلق بھی صحیح یا غلط کو نہیں بتا سکتا اگر کسی صاحب کو یہ واقعہ معلوم ہو تو لکھیں۔

صغیرہ کبیرہ

ایک شخص نے کسی بزرگ سے پوچھا کہ تصویر کا رکھنا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ ان بزرگ نے فرمایا کہ کیا تم آگ چنگاری اپنے کپڑوں کے بکس میں اس خیال سے رکھ دو گے کہ یہ ننھی سی چنگاری کیا کرے گی۔ ان بزرگ کے اس فلسفیانہ جواب سے مجھے تو ایک جوش پیدا ہو گیا۔ بہت سے اصحاب جن میں خود میں شامل ہوں کسی گناہ کو معمولی سمجھتے

ہوئے چنداں وزن نہیں دیتے اور دن رات ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں بے خطرہ کر لیتے ہیں جو شرعاً گناہ ہیں مگر حقیر جان کر ان کی پرواہ نہیں کی جاتی مگر کوئی شخص آگ ننھی سی چنگاری کپڑوں کے بکس میں رکھنے کو تیار نہ ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ یہ ننھی سی چنگاری بھی سب کپڑوں کو خاکستر بنا سکتی ہے مگر بہت سے کام گناہ کے محض اس لیے کر جاتا ہوں کہ وہ میری نظر میں معمولی ہوتے ہیں آگ آخر آگ ہے چاہے وہ بڑا سا انگار ہو یا بے حقیقت چنگاری اپنی ذات صفات میں دونوں برابر ہیں اسی طرح گناہ آخر گناہ ہے چاہے وہ معمولی ہو یا بڑا ہو۔ بعض چھوٹا سا گناہ بھی خدا کے غصہ کو تیز کر دیتا ہے آگ کی ایک ننھی سی چنگاری بعض دفعہ بجھ کر رہ جاتی ہے اور بعض دفعہ بھڑک کر بستی تک کو ویران کر دیتی ہے گناہ سے بچو چاہے وہ معمولی ہو۔

مساوات

اجسر کے مقام پر جو تاریخی جنگ مسلمانوں اور ایرانیوں میں ہوئی اس جنگ میں چار ہزار مسلمان شہید ہوئے اور اسی معرکہ میں حضرت مثنے بن حارث رضی اللہ تعالے عنہ سپہ سالار لشکر اسلام شہید ہوئے اور حضرت سعد بن ابی وقاص سپہ سالار بنائے گئے آپ نے قادسیہ پہنچ کر ایک سفارت شاہ ویز کے پاس بھیجی کہ جنگ سے اسلام میں آجائے یا جزیہ دینا منظور کرے۔ یزدجرد نے بڑی حقارت سے عربوں کو دیکھا اور کہا کہ میں نے رسم "سپہ سالار ایران کو دو لاکھ فوج دے کر بھیج دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو قادسیہ کی خندقوں میں دفن کر دے۔ رستم ساباط میں پہنچا اور عرصہ تک جنگ کو ٹالتا رہا۔ حقیقت یہ تھی کہ رستم مسلمانوں سے جنگ کرنا نہیں چاہتا تھا اور اس کا رجحان بھی اسلام کی طرف تھا مگر لشکر اور یزدجرد کے خوف سے ظاہر نہ کرتا تھا آخر رستم کو قادسیہ آنا پڑا۔ حضرت سعد نے زہرہ بن حویہ کو بطور سفیر روانہ کیا کہ رستم کو جنگ سے باز رہنے کا مشورہ دے رستم نے شرائط صلح کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ اسلام میں آکر ہمارے بھائی بن جاؤ یا رعایا بن کر رہنا منظور کرو رستم نے کہا کہ آپ کسی اور کو میرے پاس روانہ کریں۔ حضرت سعد نے ربعی بن عامر کو بھیجا رستم نے اپنے خیمہ کو شاہانہ طریق پر آراستہ کیا تھا۔ پاانداز میں ریشمی فرش اور بیٹھنے کو زریں قالین بچھے ہوئے تھے

حضرت ربعی گھوڑے پر سوار ہی فرش سے گذرے اور رستم کے قریب پہنچ کر اپنے
جوتے کی نوک سے ان زریں قالینوں کو ادھر ادھر کر کے زمین پر بیٹھ گئے رستم نے کہا کہ
آپ نے اس زریں فرش کی قدر نہ کی اور اپنی عادت کے موافق ہی زمین پر بیٹھے۔ آپ
نے فرمایا کہ دنیا کی زریں قالینوں پر وہی بیٹھتا ہے جس کو عاقبت میں آگ سے جلنا ہے
ہمارے واسطے جنت میں قدرت نے زریں قالین بچھا رکھے ہیں ہم ان قالینوں کو جوتے کی
نوک سے زیادہ قدر نہیں دیتے علاوہ ازیں بہادر سپاہی عورت کی طرح زریں قالین پر
نہیں بیٹھتا اس کا فرش زمین ہی ہے۔ رستم شرمندہ ہوگیا اور کہا کہ آپ کس طرح صلح
کرسکتے ہیں آپ نے فرمایا کہ بھائی بن جاؤ یا رعایا۔ رستم نے کہا کیا تم اسلام کے سپہ سالار
ہو۔ آپ نے فرمایا نہیں میں تو ایک ادنیٰ سپاہی ہوں ہمارے یہاں کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہوتا
اسلام کی صف میں سب برابر ہیں اور دشمن کے مقابلہ پر ہر سپاہی سپہ سالار ہے اس مرتبہ
بھی صلح کی کوئی بات طے نہ ہوئی۔ ایک مرتبہ حذیفہ بن محض گئے مگر آپ بھی صلح میں
ناکام آئے اس لیے کہ اسلام کی طرف سے دو شرطیں ہی پیش ہوتی رہیں کسی شرط میں
ذرہ برابر کمی بیشی نہیں تھی۔ چوتھی مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ گئے آپ جا کر رستم کے
پہلو میں بیٹھ گئے۔ ایک چوبدار نے کہا کہ یہ تخت شاہی ہے اس پر بادشاہ یا اس کے نائب
کے سوا دوسرا نہیں بیٹھ سکتا آپ نے فرمایا کہ اسلام میں یہ تفریق نہیں ہے ہمارے پیغمبر
بھی سب کے ساتھ تشریف فرما ہوتے تھے آپ کوئی ممیز جگہ پسند نہیں فرماتے تھے خدا کی
مخلوق میں سب برابر ہیں ایک پیدا ہوتا ہے ایک مرتا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ کے
مذہب میں دو خدا ہوتے ہیں ایک اعلیٰ ایک ادنیٰ ہمارا تو ایک خدا ہے اور ہم سب اس کے
بندے ہیں۔ رستم ٹال مٹول کرتا تھا اور کسی طرح مسلمانوں سے جنگ کرنا نہیں چاہتا تھا مگر
ایرانی جنگ کرنا چاہتے تھے اور یزدجرد کا حکم پر حکم پہنچ رہا تھا کہ فوراً حملہ کردو اس زمانے
میں حضرت سعد خلیل تھے آپ کے ایک پھوڑا نکلا تھا جس کی وجہ سے آپ بیٹھ بھی نہیں
سکتے تھے آخر آپ نے لیٹے لیٹے احکام جنگ صادر فرمائے۔ ایرانیوں کی فوج میں بہت سے
ہاتھی بھی تھے۔ جب دونوں طرف سے صف جنگ بچھ گئی تو مسلمانوں نے حسب عادت
اللہ اکبر کا نعرہ مارا اس آواز سے ہاتھی ڈر گئے اور اپنی ہی فوج کو روندتے ہوئے بھاگے
تیسرے دن سخت آندھی آئی ایسی سخت کہ ایرانیوں کا لشکر ابتر ہوگیا۔ خیمے پتوں کی طرح اڑ

کر دور جا کر گر رہے تھے اس طوفان میں رستم کا خیمہ بھی اڑ گیا۔ رستم ایک طرف کھڑا تھا اور چاروں طرف تاریکی تھی اتفاق سے حضرت ہلال بن علقمہ بطور جاسوسی ایرانیوں میں ملے ہوئے تھے رستم کو جو ایک طرف کھڑا دیکھا تو بے تامل قتل کر دیا اور اس کا سر کاٹ کر لشکر میں پھرایا اس واقعہ سے مجھے تاریخی جنگ کا بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ اسلام کا قانون دکھانا مقصود ہے۔ مسلمان جو دنیا میں فاتح بن کر پھیلے اور باوجود اقلیت کے دنیا میں اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے وہ طاقت اور قوت کے بل پر نہیں تھے بلکہ اپنے اخلاق اور اسلامی طریق کو اپنانے سے وہ بام عروج پر پہنچے آج عام طریق پر مسلمان اپنی اسلامی روایات سے ہٹ کر غیر شرع بلکہ خلق شرافت انسانیت کے چھوڑ دینے سے گمنام اور بدنام ہیں اگر آج بھی وہ اسلامی قانون پر چلیں تو دنیا میں سربلندی حاصل کر سکتے ہیں اور اب کہ ان کو ایک جمہوری حکومت میں ہر طرح کی آسانیاں حاصل ہیں اب بھی پستی سے نکل کر بلندی پر پہنچ سکتے ہیں۔



روٹی یا مذہب

ایک شخص کہتا ہے کہ دنیا میں روٹی اساس ہے جس کے بغیر نہ مذہب قائم رہتا ہے نہ عزت و عصمت دوسرا شخص یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ روٹی بقایا ہے حیات کا ایک جز ہے مذہب کا مرتبہ اس سے بلند تر ہے مذہب کا تعلق روح سے ہے اور روٹی کا تعلق جسم سے ہے اور روح کا تفوق جسم پر ظاہر ہے دونوں اپنے اپنے نظریے پر دلائل پیش کرتے ہیں مگر سطحی نظر سے دنیوی زندگی میں روٹی بڑی گرانمایہ قوت ہے خود حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ الفقر سوا الوجہ فی الدارین۔ یعنی فقیری (غربت) دنیا اور عقبیٰ کی رو سیاہی ہے جب انسان کو بھوک غالب ہوتی ہے تو قوت جو انسانی احساسات کو کمزور کر دیتی ہے پھر انسان کو نیک و بد کی تمیز نہیں رہتی۔ عبادت جب ہی ہوتی ہے جب پیٹ بھرا ہو خالی پیٹ والا عبادت ہی کیا کر سکتا ہے۔

شب جو عقد نماز بندم
چہ خورد با مدار فرزندم

دنیوی کاروبار ہوں یا خودی اشغال داز کار ہوں سب پیٹ بھرنے کی باتیں ہیں کس

نے بھوکے سے دریافت کیا دو ۲ اور دو ۲ کتنے ہوتے ہیں اس نے کہا چار روٹیاں۔ گرسنگی کی حالت میں انسان انسان نہیں رہتا بلکہ اوصاف انسانیت کے خلاف بھی کام کرنے کو تیار ہو جاتا ہے غرضیکہ دنیوی زندگی میں روٹی بڑی چیز ہے اور آج کیمونسٹ بھی خدا کے اور مذہب کے منکر اور دنیوی ترقی کے خواہاں ہیں۔ مگر روٹی کو روحانیت پر ترجیح دینے والے یہ تفریق نہ کرسکے کہ روٹی کے معنی کیا ہیں اگر روٹی سے مراد بقائے حیات انسانی ہے تو اس کے واسطے رزاق مطلق نے گیہوں' چاول' انڈا' گھی' وغیرہ مخصوص نہیں کیا بلکہ انسان نے جدوجہد اور بے مشقت و محنت کے بھی صرف قدرتی خوراک یعنی نباتات خود رود پر انسانی زندگی قائم رکھ سکتا ہے خود میں نے ایک نوجوان ہندو سادھو کو دیکھا تھا کہ وہ صرف جانوروں کی طرح گھاس کھا کر اپنی زندگی قائم کئے ہوئے تھا اور نہایت سرخ و سفید تھا اور ہم بے شمار و حیوانات کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ صرف نباتات پر زندگی قائم کئے ہوئے ہیں اگر ہمیں صرف زندگی قائم رکھنا ہے تو ہم جنگل کی قدرتی پیداوار پر بھی حیات قائم رکھ سکتے ہیں اگر روٹی کے معنی عیش و تنعم اور لذت نفس ہے تو بیشک اس کے واسطے جدوجہد کی ضرورت ہے اس تقسیم کے بعد جو نتیجہ ہے وہ آپ کے سامنے ہے یعنی اگر روٹی سے مراد جسد بقائے ہے تو پھر بے سی بھی انسان اپنی ہستی کو قائم رکھ سکتا ہے اگر نازو نعمت دنیا مراد ہے تو پھر اسے عقل سلیم تسلیم نہیں کرتی اور یہاں دو نظریے پیدا ہو جاتے ہیں ایک دنیوی زندگی دوم آخروی حیات' مذہب کا نظریہ یہ ہے کہ حیات دنیا فانی ہے اور حیات آخری باقی ہے لہٰذا فانی کو باقی پر ترجیح دو لیکن دہریہ (کیمونسٹ) کہتے ہیں کہ اس دنیاوی زندگی کے بعد کوئی اور دنیا نہیں یہ صرف وہم خیال اور انسان نے اپنی برتری اور عظمت بڑھانے کے یہ ڈھکوسلہ بنایا ہے چنانچہ ۲ جنوری ۱۹۶۰ کو ماسکو ریڈیو سے ایک تقریر شائع ہوئی ہے (نعوذ باللہ) روس کے رہنے والوں کو اپنی تعمیرات (عزت و بقا) کے واسطے خدا کی مہربانیوں کی ضرورت نہیں ہے نہ روس کو مذہبی کتابوں کی قصہ اور کہانیوں کی۔ مگر اس تقریر کرنے والے نے مذہب کا مطالعہ نہیں کیا۔ مذہب نے کبھی بھی یہ کہا کہ انسان اپنے ہاتھ پاؤں توڑ کر قسمت پر صابر شاکر بنا بیٹھا رہے اور جانوروں کی طرح زندگی بسر کرے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب کوئی شخص کوئی چیز پیش کرتا تو آپ فرماتے کہ یہ کیا ہے وہ عرض کرتا کہ صدقہ اور خیرات ہے تو آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا

اور فرماتے کہ میرا رزق میرے بازوؤں میں ہے میں صدقہ اور خیرات نہیں کھاتا ہوں۔

حضور علیہ السلام کی زندگی میں آپ کو ملے گا کہ حضور نے محنت مشقت مزدوری اور ملازمت تک کی ہے۔ مذہب دنیا کو منع نہیں کرتا عزت اور آبرو کے برباد کرنے کی تعلیم نہیں دیتا مذہب کی تعلیم صرف اس قدر ہے اس دنیا اور دنیا کی زندگی فانی ہے اس کی جدوجہد میں آخری زندگی کو برباد نہ کرو مارکس اور لینن بھی آخر اس دنیا کو چھوڑ گئے اگر مذہب کا یہ نظریہ صحیح ہے کہ اس دنیوی زندگی کے بعد ایک اور زندگی بھی ہے جس کو بقا ہے فنا نہیں ہے تو یقیناً مذہب کی تبلیغ صحیح ہے اور جس کا نظریہ یہ ہے کہ دنیوی زندگی کے بعد اور کوئی زندگی نہیں ہے یعنی نہ خدا ہے نہ محشر ہے نہ جنت ہے دوزخ ہے تو پھر جو جی چاہے کرے اور اس طرح حیوان اور انسان میں کوئی فرق نہیں رہتا مذہبی تعلیم کا خلاصہ صرف اس قدر ہے کہ دنیوی ترقی میں جدوجہد کرتے ہوئے اتنا خیال رکھو کہ مذہب کو ٹھیس نہ لگے اور مذہب کے نہ ماننے والوں کو تعلیم یہ ہے کہ دنیا میں سربلندی حاصل کرو چاہے وہ کسی طریق پر مذہب کی حدوں کی پرواز نہ کرو اب دونوں تصویریں آپ کے سامنے ہیں آپ پسند کریں میرا مذہب تو یہ ہے کہ یقیناً اس دنیوی زندگی کے بعد اور ایک زندگی جو دائمی ہے تو اس فانی زندگی کو اس طرح گزارو کہ وہ دائمی زندگی برباد نہ کرے کھانے کے بعد برتن نہ چھوڑ دو۔ ورنہ برتنوں کی پھر ضرورت پیش آئے گی۔

